عمران سیریز
ہینگنگ ڈیتھ
مظہر کلیم
ایم اے

عمران سیریز

ہینگنگ ڈیتھ

مکمل ناول

مظہر کلیم ایم اے

یوسف برادرز
پاک گیٹ
مُلتان

اس ناول کے تمام نام' مقام' کردار' واقعات اور پیش کردہ سچوئیشنز قطعی فرضی ہیں۔ کسی قسم کی جزوی یا کلی مطابقت محض اتفاقیہ ہو گی جس کے لئے پبلشرز' مصنف' پرنٹرز قطعی ذمہ دار نہیں ہونگے۔

ناشران ------ اشرف قریشی
--------- یوسف قریشی
پرنٹر ------- محمد یونس
طابع ------ ندیم یونس پرنٹرز لاہور
قیمت ------ 90/- روپے

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ نیا ناول "ہینگنگ ڈیتھ" آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ روزافزوں مہنگائی کے اثرات اب کتاب کی قیمت پر بھی نمایاں ہونے لگے ہیں اور کمپوزنگ، طباعت، کاغذ اور دیگر اخراجات میں مسلسل اور بے پناہ اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ ظاہر ہے کہ لوگوں کی قوت خرید بھی اسی تناسب سے کم ہوتی جا رہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اب ضخیم اور کئی حصوں پر مشتمل ناول کی اشاعت روز بروز مسئلہ بنتی جا رہی ہے۔ اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ کم ضخامت اور مکمل ناول تحریر کئے جائیں تاکہ ان کی قیمت قارئین کی قوت خرید کے دائرے میں رہ سکے لیکن ظاہر ہے کہ ناول کو محدود دائرے میں رکھنے کی کوشش میں کچھ قربانیاں بھی دینی پڑیں گی۔ اس لئے اگر آپ کو ناولوں میں طنز و مزاح کی کمی یا ٹریٹمنٹ میں کچھ تشنگی محسوس ہو تو آپ اسے میری مجبوری سمجھتے ہوئے نظرانداز کر دیں کیونکہ میں کھل کر لکھنے کا عادی رہا ہوں لیکن مجھے یقین ہے کہ آہستہ آہستہ یہ کمی اور تشنگی دور ہوتی چلی جائے گی۔

موجودہ ناول حیرت انگیز اور دلچسپ ہونے کے ساتھ ساتھ موضوع کے لحاظ سے منفرد حیثیت بھی رکھتا ہے کیونکہ اس ناول میں لمحہ بہ لمحہ حالات و واقعات اس قدر تیزی سے بدلتے رہے ہیں کہ آخری

لفظ تک آپ کی دلچسپی یقیناً قائم رہے گی۔ مجھے یقین ہے کہ ناول ہر لحاظ سے آپ کے معیار پر پورا اترے گا۔ اپنی آراً سے ضرور مطلع کیجئے البتہ حسب دستور اپنے چند خطوط اوران کے جواب ملاحظہ کریجئے۔

ڈعیدن سندھ سے ایم وسیم احمد ایڈووکیٹ لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناولوں کا طویل عرصے سے خاموش قاری ہوں۔ ناول " کراؤن ایجنسی " اس قدر پسند آیا کہ آپ کو خط لکھنے پر مجبور ہو گیا۔ " پرنس کاچان " میں آپ نے سلیمان کو بغیر کسی میک اپ کے وجیہہ شخصیت کے روپ میں پیش کیا ہے جبکہ وہ تو فلیٹ میں رہ رہ کر یقیناً موٹا اور بھدا ہو گیا ہوگا۔ امید ہے آپ جواب ضرور دیں گے "۔

محترم ایم وسیم احمد صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ سلیمان کے بارے میں آپ نے خواہ مخواہ ایک اندازہ قائم کر لیا ہے۔ فلیٹ میں رہنے کا یہ مطلب نہیں کہ وہ موٹا اور بھدا ہو گیا ہو گا۔ آپ نے اکثر پڑھا ہو گا کہ وہ عمران کا سوٹ پہن کر فنکشنز میں چلا جاتا ہے اور وہاں اس کی شخصیت اور وجاہت سب کو متاثر کرتی ہے۔ اس اشارے سے ہی آپ سمجھ سکتے ہیں کہ وہ قدوقامت اور وجاہت میں عمران سے زیادہ نہیں تو کم بھی نہیں ہے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

کوٹ ادو سے فیض الحسن لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناولوں کا شیدائی ہوں۔ آپ نے واقعی نئے سے نئے موضوعات پر ناول لکھے ہیں لیکن آپ نے ابھی تک این ۔جی ۔اوز پر کوئی ناول نہیں لکھا جبکہ ہمارے ملک میں این ۔جی ۔اوز نے ہر جگہ اپنے جال پھیلا رکھے ہیں۔ امید ہے آپ ضرور اس موضوع پر لکھیں گے "۔

محترم فیض الحسن صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے واقعی ایک اچھے موضوع کی طرف اشارہ کیا ہے۔ کچھ عرصے سے میں اس پر ناول لکھنے کا سوچ رہا تھا کیونکہ ہمارے ملک میں این ۔جی ۔اوز کے بارے میں مثبت اور منفی دونوں آراًموجود ہیں۔ یہ درست ہے کہ ایسی این ۔جی ۔اوز بھی کافی تعداد میں موجود ہیں جن کی کارکردگی صرف روپیہ کمانے تک محدود ہے یا جو لادینی اثرات مخصوص مقاصد کے تحت معاشرے میں پھیلانے میں مصروف ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ ایسی این ۔جی ۔اوز بھی کافی تعداد میں ہیں جو حقیقتاً بے حد مثبت اور مفید کام کر رہی ہیں اور ہمارے معاشرے میں پائی جانے والی غربت، جہالت اور ذہنی کم مائیگی کے خلاف جہاد میں مصروف ہیں۔ میں کوشش کروں گا کہ جلد از جلد آپ کی فرمائش پوری کر سکوں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

گوجرانوالہ سے محمد اشفاق محمود لکھتے ہیں۔ آپ کا ناول " مکروہ چہرے " جس خوبصورت، موثر اور بھرپور طریقے سے عورت کا استحصال اور استحصال کرنے والوں کو نمایاں کرتا ہے اس پر آپ کو خراج تحسین پیش نہ کرنا زیادتی ہو گی۔ امید ہے آپ آئندہ بھی ایسے ہی موضوعات پر ناول لکھتے رہیں گے۔ البتہ ایک بات وضاحت طلب ہے کہ آپ زیرزمین دنیا کے ہر مجرم اور بد معاش کو بڑی بڑی مونچھوں

والا دکھاتے ہیں۔ کیا بغیر مونچھوں والے مجرم نہیں ہوتے"۔

محترم محمد اشفاق محمود صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے مجرموں اور بدمعاشوں کے حلیے کے بارے میں جو کچھ لکھا ہے اس سلسلے میں عرض ہے کہ یہ ضروری نہیں کہ ہر مجرم مونچھوں والا ہو اور مونچھیں نہ رکھنے والا مجرم ہی نہیں ہو سکتا۔ آپ نے شاید یہ نوٹ نہیں کیا کہ غیر ملکی مجرموں اور بدمعاشوں کے حلیے جب لکھے جاتے ہیں تو ان میں مونچھوں کا ذکر نہیں ہوتا۔ لیکن ہمارے معاشرے میں غنڈے اور بدمعاش خصوصی طور پر مونچھیں رکھتے ہیں کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ اس طرح ان کی بدمعاشی کا رعب بڑھ جاتا ہے لیکن مستثنیات بہرحال ہر جگہ ہوتی ہیں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

عمران اپنے فلیٹ کے سٹنگ روم میں کرسی کی پشت سے سر ٹکائے آنکھیں بند کئے ہوئے بیٹھا تھا۔ اس کے چہرے پر گہری سوچ کے تاثرات نمایاں تھے۔ سامنے میز پر چائے کے برتن موجود تھے اور چائے کی صاف پیالی بتا رہی تھی کہ عمران نے چائے نہیں پی اور سلیمان جس طرح برتن رکھ گیا تھا ویسے ہی پڑے ہوئے تھے۔ چائے کے برتنوں کے ساتھ اخبارات کا بنڈل بھی تہہ شدہ رکھا ہوا تھا۔ اس بنڈل کو دیکھ کر بھی صاف محسوس ہوتا تھا کہ عمران نے اسے ہاتھ تک نہیں لگایا۔ عمران کے جسم پر البتہ ایسا لباس تھا جیسے وہ کہیں جانے کے لئے تیار ہو کر کرسی پر آکر بیٹھا ہو کہ اچانک سائیڈ تپائی پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی لیکن عمران نے نہ ہی آنکھیں کھولیں اور نہ ہی کوئی حرکت کی وہ اسی طرح ساکت وجامد بیٹھا رہا تھا۔ گھنٹی مسلسل بج رہی تھی کہ اچانک سلیمان سٹنگ

روم میں داخل ہوا۔

" صاحب کیا ہوا۔ خیریت ہے۔ آپ نہ فون اٹنڈ کر رہے ہیں اور نہ آپ نے چائے پی ہے"...... سلیمان نے آگے بڑھ کر تشویش بھرے لہجے میں کہا لیکن عمران نے نہ ہی اس کی بات کا کوئی جواب دیا اور نہ آنکھیں کھولیں۔ ادھر فون کی گھنٹی مسلسل بج رہی تھی۔ سلیمان نے آگے بڑھ کر رسیور اٹھا لیا۔ البتہ اس نے رسیور اٹھاتے ہوئے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا تھا اس لئے دوسری طرف سے آنے والی آواز کمرے میں بخوبی سنائی دے رہی تھی۔

" کیا یہ علی عمران کا نمبر ہے"...... ایک نسوانی لیکن انتہائی مترنم آواز سنائی دی۔

" کون سا نمبر محترمہ"...... سلیمان نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے شرارت بھرے لہجے میں کہا لیکن عمران کے چہرے پر کوئی تبدیلی رونما نہ ہوئی۔ دوسری طرف سے عمران کے فلیٹ کا فون نمبر دوہرایا گیا۔

" محترمہ یہ علی عمران کا نمبر نہیں ہے۔ فون کا نمبر ہے۔ آپ برائے کرم تصحیح کر لیں۔ کیونکہ علی عمران صاحب اپنے والدین کے اکلوتے صاحبزادے ہیں اور ابھی تک کنوارے ہیں اس لئے ان کا نمبر تو ایک ہو سکتا ہے اتنا لمبا نمبر کیسے انہیں دیا جا سکتا ہے"۔ سلیمان نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔ اس کی نظریں البتہ عمران کے چہرے پر ہی جمی ہوئی تھیں۔ شاید وہ جان بوجھ کر یہ سب کچھ کہہ رہا تھا تاکہ

عمران اپنی اداکاری بند کرنے پر مجبور ہو جائے۔

" آپ کون بول رہے ہیں"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

" میں آل ورلڈ لکس ایسوسی ایشن کا مرکزی صدر آغا سلیمان پاشا بول رہا ہوں اور اسے آپ خوش قسمتی ہی کہہ سکتی ہیں کہ میں نے بھی ابھی شادی نہیں کی"...... سلیمان اب اپنے پورے موڈ میں تھا۔

" کیا عمران صاحب موجود ہیں۔ میں جہاں آرا آفتاب بول رہی ہوں"...... دوسری طرف سے اس بار سپاٹ لہجے میں کہا گیا۔

" موجود تو ہیں لیکن شاید وہ آپ کا فون اٹنڈ نہ کر سکیں"۔ سلیمان نے کہا۔

" کیوں کیا مطلب"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

" مطلب تو بہت لمبا چوڑا ہے بالکل آپ کے نام کی طرح۔ بہرحال مختصر طور پر بتا دیتا ہوں کہ عمران صاحب مراقبہ کرنے کے عادی ہیں اور مراقبے میں جانے کے بعد معاملات ان کے بس سے باہر ہو جاتے ہیں اور اتنی دور نکل جاتے ہیں کہ پھر ان کی اماں بی فلیٹ پر آ کر انہیں مخصوص طریقہ کار کی بدولت ہی واپس لا سکتی ہیں اور مسئلہ یہ ہے کہ عمران صاحب کی اماں بی ان دنوں اپنی صاحبزادی کے ہاں گئی ہوئی ہیں اور ہو سکتا ہے کہ انہیں وہاں ایک دو ہفتے لگ جائیں اس لئے آپ برائے کرم کم از کم ایک ماہ بعد فون کریں امید ہے تب تک عمران صاحب واپس آ جائیں گے"۔ سلیمان نے

جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کیا بکواس ہے۔ کیا آپ پاگل ہیں۔ میں نے عمران صاحب سے انتہائی ضروری بات کرنی ہے۔ مجھے یہ نمبر سر سلطان نے دیا ہے۔ سر سلطان سیکرٹری وزارت خارجہ نے۔ وہ میرے والد آفتاب حسن خان کے دوست ہیں اور مجھے فوری ان سے بات کرنی ہے انتہائی اہم مسئلہ ہے"....... جہاں آرا آفتاب نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" اب میں کیا کہہ سکتا ہوں محترمہ سر سلطان اگر آپ کے والد کے دوست ہیں تو انہیں کہیں کہ وہ عمران صاحب کی اماں بی کو ان کی صاحبزادی کے گھر سے لے آئیں پھر ہی آپ کی بات ہو سکتی ہے۔ ویسے آپ اپنا فون نمبر اور پتہ بتا دیں تو جب عمران صاحب مراقبے سے واپس آئیں گے تو میں آپ کو فون کر کے اطلاع دے دوں گا لیکن فی الحال میں زیادہ دیر تک بات نہیں کر سکتا کیونکہ میرے خصوصی حریرہ جات تیار ہو چکے ہیں اور میرا یہ وقت حریرہ جات کھانے کا ہوتا ہے اس لئے خدا حافظ "....... سلیمان نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے بعد اس نے ایک طرف موجود ٹرالی کھینچی اور چائے کے برتن واپس ٹرالی پر رکھ کر اس نے اخبارات کا بنڈل بھی اٹھا کر ٹرالی کے نیچے والے خانے میں رکھ دیا۔

" آج اطمینان سے تصویریں دیکھنے کا موقع ملے گا۔ واہ"۔ سلیمان نے کہا اور پھر وہ ٹرالی دھکیلتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا لیکن عمران کے جسم میں نہ ہی کوئی معمولی سی جنبش نمودار ہوئی اور نہ ہی

اس کے چہرے کے تاثرات بدلے۔ وہ اسی طرح بیٹھا ہوا تھا جیسے واقعی مراقبے کی وجہ سے ذہنی طور پر کہیں دور چلا گیا ہو۔ سلیمان ٹرالی دھکیلنے کے ساتھ ساتھ مڑ مڑ کر عمران کو اس انداز میں دیکھ رہا تھا جیسے اس کا خیال ہو کہ ابھی عمران آنکھیں کھول دے گا۔ لیکن جب عمران نے واقعی آنکھیں نہ کھولیں تو سلیمان کے چہرے پر حقیقی پریشانی کے تاثرات نمودار ہوئے اس نے ٹرالی چھوڑی اور واپس عمران کی طرف پلٹ آیا۔

" صاحب کیا یہ کوئی نیا مذاق ہے"....... سلیمان نے قریب آکر کہا لیکن عمران نے کوئی جواب نہ دیا۔

" واہ۔ آج تو موقع ملا ہے کہ صاحب کے اس سوٹ کی تلاشی لی جائے جسے الماری میں رکھ کر تالا لگایا جاتا ہے واہ"..... سلیمان نے اونچی آواز میں کہا اور آگے بڑھ کر اس نے واقعی عمران کے کوٹ کی بیرونی جیب میں ہاتھ ڈال دیا لیکن عمران نے کوئی جنبش نہ کی تو سلیمان نے ہاتھ باہر نکالا اور عمران کو بے اختیار جھنجھوڑنا شروع کر دیا۔

" کیا ہوا صاحب۔ خیریت ہے۔ کیا ہوا۔ کیا واقعی آپ کو کچھ ہو گیا ہے"....... سلیمان نے اس بار حقیقتاً پریشان ہوتے ہوئے کہا لیکن باوجود جھنجھوڑنے کے جب عمران کی پوزیشن میں کوئی فرق نہ آیا تو سلیمان کے چہرے پر بے اختیار ہوائیاں سی اڑنے لگیں۔

" اوہ۔ اوہ۔ بڑی بیگم صاحبہ کو فون کرنا ہو گا۔ پھر کوئی اثر ہو گیا

ہے ...... سلیمان نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھانے کے لئے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو سلیمان نے جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔

" سلیمان بول رہا ہوں"...... سلیمان نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

" سلطان بول رہا ہوں۔ عمران کہاں ہے"...... دوسری طرف سے سرسلطان کی آواز سنائی دی تو سلیمان بے اختیار چونک پڑا۔

" بڑے صاحب عمران صاحب موجود ہیں لیکن انہوں نے آنکھیں بند کر رکھی ہیں اور میرے جھنجھوڑنے کے باوجود آنکھیں نہیں کھول رہے"...... سلیمان نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ اوہ کیا مطلب۔ کیا ہوا ہے اسے"...... سرسلطان کے لہجے میں یکلخت انتہائی پریشانی کے تاثرات ابھر آئے۔ چونکہ لاؤڈر کا بٹن پہلے سے ہی پریسڈ تھا اس لئے سرسلطان کی آواز کمرے میں بخوبی سنائی دے رہی تھی اور سرسلطان کے لہجے میں ابھر آنے والی شدید پریشانی نے شاید عمران کو آنکھیں کھولنے پر مجبور کر دیا تھا۔ اس نے یکلخت آنکھیں کھولیں اور جھپٹ کر سلیمان کے ہاتھ سے رسیور چھین لیا۔

" السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ جناب سرسلطان صاحب۔ بندہ ناچیز حقیر فقیر پرتقصیر ہیچ مدان علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) باہوش وحواس بزبان خود بلکہ بدہان خود خدمت عالیہ میں سلام نیاز پیش کرتا ہے"...... عمران کی زبان اس طرح رواں

ہوئی جیسے اب تک خاموش رہنے کی ساری کسر وہ اکٹھی ہی پوری کر رہا ہو۔ جب کہ سلیمان نے اب اس انداز میں ہونٹ بھینچ لئے تھے جیسے اسے عمران کی اس حرکت پر غصہ آرہا ہو لیکن وہ اسے کنٹرول کرنے پر مجبور ہو گیا۔

" وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ یہ سلیمان کیا کہہ رہا تھا اور پہلے میرے ایک عزیز دوست کی بیٹی نے فون کیا تھا اور اس نے میرا نام بھی لیا تھا لیکن تم نے اس سے بات کیوں نہیں کی"۔ سرسلطان کے لہجے میں اب پریشانی کی بجائے غصہ عود کر آیا تھا۔

" جناب میں اس وقت چائے کے نقصانات پر غور کر رہا تھا اور میری سمجھ میں ایک بھی نقصان نہیں آرہا تھا۔ حالانکہ میرا خیال ہے کہ نقصانات کی فہرست سینکڑوں میں ہونی چاہئے کیونکہ ہر آدمی چائے کو نقصان وہ کہتا ہے لیکن نقصان کی تشریح نہیں کرتا۔ بڑی مشکل سے ایک نقصان سوچا تھا کہ چائے پینے سے لب چونکہ گرم ہو جاتے ہیں اس لئے ان دنوں جو لپ اسٹکس مل رہی ہیں ان کا رنگ خراب ہو جاتا ہے۔ میں دوسرا نقصان سوچ رہا تھا اس لئے مجبوری تھی کہ اگر میں نے بات کی تو پہلا نقصان بھی فرار ہو جائے گا"۔ عمران نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

" یہ کیا بکواس ہے۔ سنو جہاں آرا آفتاب میرے عزیز ترین مرحوم دوست کی اکلوتی بیٹی ہے اور اسے کوئی ایسا مسئلہ درپیش ہے جس کا حل نہ پولیس کے پاس ہے اور نہ کسی اور ایجنسی کے پاس۔ وہ بے

حد پریشان ہے اس لئے میں نے اسے تمہارا فون نمبر دیا تھا کہ تم اس
کا مسئلہ حل کر سکتے ہو"....... سر سلطان نے اسی طرح غصیلے لہجے میں
کہا۔

" آپ کے عزیز ترین مرحوم دوست کی اکلوتی بیٹی شادی شدہ ہے یا
غیر شادی شدہ"....... عمران نے سلیمان کی طرف کن انکھیوں سے
دیکھتے ہوئے کہا۔

" یہ کیا بکواس ہے۔ کیا تم اخلاقی طور پر اس قدر بد تمیز ہو گئے ہو
نانسنس"....... سر سلطان کو عمران کی بات پر اور بھی غصہ آگیا تھا۔

" جناب ناراض ہونے کی ضرورت نہیں میں تو ان کے مسئلے کے
حل کے بارے میں تجویز دینا چاہتا تھا۔ اگر وہ غیر شادی شدہ ہیں تو
ان کا مسئلہ کوئی میرج بیورو آسانی سے حل کر سکتا ہے۔ ویسے آغا
سلیمان پاشا نے بھی انہیں بتا دیا ہے کہ وہ ابھی تک کنوارہ ہے اور
اگر شادی شدہ ہیں تو پھر کسی وکیل سے مشورہ کر کے کورٹ میں
رجوع کیا جا سکتا ہے۔ مجھے امید ہے کہ ان کا مسئلہ حل ہو جائے گا۔
ویسے یہ تو مجھے معلوم ہے کہ وہ آپ کے عزیز دوست کی صاحبزادی ہیں
اس لئے آپ کی طرح انہوں نے بھی مشورے کی فیس ادا نہیں
کرنی۔ اس لئے بطور ثواب مشورہ دے رہا ہوں۔ وہ کیا کہتے ہیں کہ
ایسا نیک مشورہ دے کر عنداللہ ماجور ہو رہا ہوں"۔ عمران کی زبان
مسلسل چل رہی تھی۔

" نانسنس۔ تم سے تو بات کرنا ہی عذاب ہو گیا ہے۔ میں اسے

تمہارے فلیٹ پر بجھوا رہا ہوں تم نے کہیں نہیں جانا۔ سمجھے۔ ورنہ
پھر یہی ہو سکتا ہے کہ بھابھی سے پہلے ہیں تمہارے فلیٹ پر پہنچ کر
تمہارا وہی علاج کروں جو بھابھی کرتی ہیں"....... دوسری طرف سے
کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

" کیا زمانہ آگیا ہے آغا سلیمان پاشا۔ کہ نیک مشورہ سن کر بھی
لوگ غصے میں آجاتے ہیں۔ وہ کیا کہتے ہیں کلجگ ہے کلجگ۔ لیکن تم
یہ بتاؤ کہ تم نے میری جیبوں کی تلاشی کیوں لینی شروع کر دی تھی۔
تمہارا کیا خیال ہے کہ میں اپنی جیبوں میں رقم رکھتا ہوں۔ جہاں تم
جیسا چیل کی نظروں والا رقم خور موجود ہو وہاں جیبوں میں رقم کیسے
رہ سکتی ہے"....... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" ایک نیک مشورہ میں بھی دینا چاہتا ہوں آپ کو"....... سلیمان
نے کہا۔

" اچھا واہ۔ نیکی اور پوچھ پوچھ۔ ویسے یہ دو بار پوچھ پوچھ کچھ اچھا
نہیں لگتا۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ محاورہ اس طرح ہونا چاہئے کہ
نیکی اور پوچھ گچھ۔ ویسے واقعی یہ زمانہ آگیا ہے کہ اب اگر نیکی کی
جائے تو پولیس پوچھ گچھ شروع کر دیتی ہے کہ کیوں نیکی کی اس نیکی
کے پیچھے اصل مقصد کیا تھا کیونکہ پولیس کو ہر نیکی کے پیچھے کسی نہ
کسی فراڈ کی بو آنی شروع ہو جاتی ہے"....... عمران نے کہا۔

" میں جو مشورہ آپ کو دے رہا ہوں اس کے پیچھے کوئی فراڈ نہیں
ہے"....... سلیمان نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"اچھا حیرت ہے۔ اس زمانے میں اس قدر خالص نیکی۔ واہ واقعی بزرگ سچ کہتے ہیں کہ ہر دور کی طرح یہ دور بھی اللہ کے نیک بندوں سے خالی نہیں ہو سکتا۔ بھلا تم خود سوچو جس زمانے میں زہر بھی خالص نہ ملتا ہو وہاں خالص نیکی مل جائے۔ حیرت ہے"۔ عمران نے کہا۔

"میرا مشورہ یہ ہے کہ آپ اپنا دماغی معائنہ کرائیں۔ مجھے لگتا ہے کہ آپ کا ذہن آپ کے کنٹرول میں نہیں رہا"...... سلیمان نے منہ بناتے ہوئے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"یا اللہ تیرا شکر ہے کہ تو بڑا رحیم و کریم ہے۔ تو چاہے تو ایک لمحے میں سارے مسائل حل کر سکتا ہے"...... عمران نے کہا تو سلیمان واپس مڑ آیا۔

"اس میں شکر کی کیا بات ہوئی صاحب"...... سلیمان کے لہجے میں حیرت تھی۔

"ظاہر ہے جب میرا ذہن میرے کنٹرول میں نہیں رہا تو میری یادداشت بھی میرے کنٹرول میں نہیں رہے گی اور یادداشت کنٹرول میں نہ ہو گی تو تمہارا سارا اپچھلا قرضہ بھی یادداشت کے ساتھ ہی آؤٹ آف کنٹرول ہو چکا ہو گا۔ اب یادداشت کی مرضی کہ وہ جب چاہے کنٹرول میں آئے یا بالکل ہی نہ آئے۔ اب تم خود سوچو آغا سلیمان پاشا یہ اللہ تعالیٰ کی کتنی رحمت ہے کہ بیٹھے بٹھائے سارا قرضہ ختم۔ واہ کتنا بوجھ تھا اس قرضے کا۔ سارا بوجھ ختم"...... عمران نے

مسکراتے ہوئے کہا۔

"کوئی بات نہیں۔ اب تک میں نے یہ قرضہ کاغذ پر نہیں لکھا اب لکھ لوں گا اور مجھے یقین ہے کہ پورا رجسٹر بھر جائے گا۔ پھر یہ رجسٹر میں بڑی بیگم صاحبہ اور بڑے صاحب کی خدمت میں پیش کر دوں گا۔ اس کے بعد یادداشت جہاں بھی چلی جائے مجھے کوئی پرواہ نہ رہے گی"...... سلیمان نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"ارے ارے سنو۔ وہ رجسٹر کے تو پیسے ہوں گے ناں تمہارے پاس۔ چلو میں کوشش کر کے اپنی یادداشت کو کنٹرول میں لے آؤں گا۔ تم وہ رقم مجھے دے دو۔ واقعی جیبیں خالی ہیں۔ چلو اس بہانے دو چار لاکھ روپے تو جیب کے کسی کونے میں پڑے محسوس ہوتے رہیں گے۔ زیادہ نہ سہی تھوڑے سہی۔ آخر اس دنیا میں قناعت بھی کوئی چیز ہے"...... عمران نے کہا۔

"رجسٹر ردی والوں سے لے آؤں گا۔ آپ بے فکر رہیں"۔ سلیمان نے کہا اور تیزی سے ٹرالی دھکیلتا ہوا باہر چلا گیا۔

"ارے ارے وہ چائے تو دے جاؤ۔ چائے کا نقصان نہیں مل سکا اس لئے چائے پی جا سکتی ہے"...... عمران نے اونچی آواز میں کہا لیکن سلیمان نے کوئی جواب نہ دیا اور سنی ان سنی کرتا ہوا ٹرالی دھکیلتا ہوا باورچی خانے کی طرف بڑھ گیا۔

"تو چائے نہ پینے کے نقصانات سامنے آنے شروع ہو گئے ہیں اور

پہلا نقصان یہ ہے کہ باورچی کا موڈ خراب ہو جاتا ہے"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن اسی لمحے فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ عمران نے کہا۔

"عمران صاحب میں جہاں آرا آفتاب بول رہی ہوں۔ میں نے پہلے بھی آپ کو فون کیا تھا"...... دوسری طرف سے مترنم نسوانی آواز سنائی دی۔

"جی مجھے معلوم ہے کہ آپ کے والد مرحوم سر سلطان کے عزیز ترین دوست تھے اور آپ اپنے والد کی اکلوتی صاحبزادی ہیں اور آپ کو کوئی پرابلم درپیش ہے جس کا حل نہ پولیس کے پاس ہے اور نہ کسی دوسری ایجنسی کے پاس اس لئے سر سلطان نے مجھ حقیر فقیر پر تقصیر بندہ نادان ہیچ مدان کا فون نمبر آپ کو دیا تاکہ آپ کا یہ مسئلہ میں حل کر سکوں"...... عمران نے اس کی بات کو درمیان سے ٹوکتے ہوئے کہا۔

"انکل سر سلطان نے تو مجھے کہا تھا کہ میں آپ کے فلیٹ پر چلی جاؤں اور انہوں نے آپ کی طبیعت کے متعلق بھی مجھے بتا دیا ہے لیکن میں چاہتی ہوں کہ آپ یہاں میری رہائش گاہ پر تشریف لے آئیں تاکہ میرے پرابلم کا آپ کو صحیح طور پر اندازہ ہو سکے"۔ جہاں آرا آفتاب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بینڈ باجے سمیت آؤں یا اس کے بغیر"...... عمران نے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ پلیز عمران صاحب میں بے حد پریشان ہوں پلیز"...... دوسری طرف سے چونکے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"اسی لئے تو پوچھ رہا تھا تاکہ اگر آپ بینڈ باجے سمیت آنے کا کہیں تو بینڈ باجے والوں کا بل آپ کو پکڑا سکوں یا اگر آپ کی پوزیشن بھی میری جیسی ہو تو میں بغیر بینڈ باجے کے آجاؤں"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اس کے چہرے پر بیزاری کے تاثرات ابھرتے چلے آرہے تھے۔

"عمران صاحب انکل سر سلطان نے آپ کی بے حد تعریف کی ہے پلیز میری بات سن لیں۔ میں بے حد پریشان ہوں اور لمحہ بہ لمحہ میری پریشانی میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اگر آپ نے میری بات نہ سنی تو پھر مجھے مجبوراً خودکشی کرنی پڑے گی"...... جہاں آرا آفتاب نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ واقعی انتہائی پریشان ہو۔

"آپ نے سر سلطان کو بھی خودکشی کی دھمکی دی ہو گی"۔ عمران نے کہا۔

"ج۔ جی ہاں۔ تو انکل نے آپ کو یہ بھی بتا دیا ہے۔ اس کے باوجود آپ میری بات نہیں سن رہے"...... جہاں آرا آفتاب نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں تو آپ کی بات سن رہا ہوں محترمہ۔ لیکن اب مجھے معلوم

ہو گیا ہے کہ سر سلطان نے آپ کو میرا ریفرنس کیوں دیا ہے۔ کیونکہ
میں خودکشی کرنے کے ایک ہزار ایک مجرب طریقے جانتا ہوں۔
ایسے طریقے جن سے خودکشی انتہائی آسانی سے اور بغیر کسی تکلیف
کے کی جا سکتی ہے"...... عمران نے جواب دیا تو دوسری طرف سے
رسیور پٹخ جانے کی آواز سنائی دی جیسے جہاں آرا بیگم نے رسیور
توڑنے کی خاطر اسے کریڈل پر پٹخا ہو۔

"اب سر سلطان کو بھی کوئی ایسا مشورہ دینا پڑے گا پھر ہی مسئلہ
حل ہو گا ورنہ وہ جس کا بھی فون آئے اسے میری طرف اس طرح ریفر
کر دیتے ہیں جیسے میں امرت دھارا ہوں"...... عمران نے بڑبڑاتے
ہوئے کہا۔ اسی لمحے سلیمان اخبارات کا بنڈل اٹھائے اندر داخل
ہوا۔

"یہ لیجئے۔ نجانے کیسے اخبارات چھپ رہے ہیں کہ ایک بھی کام
کی تصویر نہیں ہے"...... سلیمان نے منہ بناتے ہوئے کہا اور بنڈل
میز پر رکھ کر واپس مڑنے لگا۔

"سلیمان پاشا۔ جناب آغا سلیمان پاشا صاحب"...... عمران نے
بڑے میٹھے لہجے میں کہا۔

"صاحب زبانی بات نہیں سنا کرتے۔ تحریری درخواست دیں"۔
سلیمان نے جواب دیا اور آگے بڑھ گیا۔

"تحریری مگر وہ کاغذ، قلم اور قلم میں سیاہی ان سب پر رقم خرچ
آتی ہے اس لئے زبانی ہی سن لو۔ بس ایک کپ گرم گرم چائے پلوا

دو پلیز"...... عمران نے اسی طرح انتہائی میٹھے لہجے میں کہا۔

"چائے تو میں نے دی تھی لیکن آپ نے خود ہی نہیں پی اور جو
کفران نعمت کرتا ہے اسے کچھ نہیں ملا کرتا اس لئے اب صبر کیجئے۔
کل بات ہو گی"...... سلیمان نے سپاٹ لہجے میں کہا اور تیزی سے
کمرے سے باہر چلا گیا۔

"اچھا یہ بات ہے تو ٹھیک ہے میں ابھی سر سلطان کو مع ان کے
تمام ماتحتوں کے فلیٹ پر بلواتا ہوں۔ پھر تو تیار کرو گے چائے۔ پھر
دیکھوں گا کہ کتنی چائے بنانی پڑتی ہے تمہیں"۔ عمران نے اونچی آواز
میں اور غصیلے لہجے میں کہا۔

"سر سلطان چائے نہیں پیتے اور جوس کے ڈبے ریفریجریٹر میں
موجود ہیں"...... سلیمان کی دور سے آواز سنائی دی۔

"یا اللہ تو رحیم و کریم ہے۔ تو حاکموں کو مجھ پر مہربان کر دے۔
تو منقلب قلوب ہے۔ تو آغا سلیمان پاشا کے دل کو اس طرح بدل
دے کہ وہ مجھے چائے پلوانے پر تیار ہو جائے"...... عمران نے اونچی
آواز میں باقاعدہ دعا مانگنی شروع کر دی۔

"آپ نے مجھے حاکم کہا ہے یا سر سلطان کو"...... دوسرے لمحے
سلیمان نے دروازے پر نمودار ہوتے ہوئے کہا۔

"وہ تو بیچارے نام کے سلطان ہیں اور ویسے بھی یہ سلطانی کا دور
نہیں رہا"...... عمران نے جواب دیا۔

"تو آپ نے مجھے حاکم کہا ہے"...... سلیمان نے خوش ہوتے

ہوئے کہا۔

"اب کیا کہہ سکتا ہوں حاکم تو بہرحال حاکم ہی ہوتا ہے"۔ عمران نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ اب آپ کا ذہن آپ کے کنٹرول میں آگیا ہے اور آپ نے سچی باتیں شروع کر دی ہیں۔ اب آپ کو چائے مل سکتی ہے"...... سلیمان نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور واپس مڑ گیا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ چند لمحوں بعد سلیمان اندر داخل ہوا تو اس کے ہاتھ میں چائے کی ایک پیالی تھی۔

"یہ لیجئے چائے"...... سلیمان نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ارے ارے یہ کیا۔ یہ تم ایک پیالی اس طرح اٹھا کر لے آئے ہو جیسے کسی بھکاری کو دینی ہو۔ کیا تمہیں اخلاقیات کا سبق دینا پڑے گا۔ ٹرالی پر چائے کے برتن لگا کر لے آنا چاہئے تھا تمہیں"۔ عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ماتحتوں کو ایسے ہی چائے ملتی ہے"...... سلیمان نے جواب دیا اور واپس مڑ گیا۔

"یا اللہ حاکموں کے شر سے بچا"...... عمران نے چائے کی پیالی اٹھاتے ہوئے اونچی آواز میں کہا لیکن اس سے پہلے کہ سلیمان کوئی جواب دیتا کال بیل بجنے کی تیز آواز سنائی دینے لگی۔

"آپ کی دعا فوری طور پر قبول ہوئی ہے۔ حاکم تو پہلے سے یہاں موجود ہے البتہ شر پہنچ گیا ہے"...... سلیمان نے منہ بناتے ہوئے کہا

اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا اور عمران اس کے خوبصورت جواب پر بے اختیار مسکرا دیا۔

"کون ہے"...... سلیمان کی آواز سنائی دی لیکن دوسری طرف سے آنے والی آواز اسے سنائی نہ دی تھی البتہ دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی۔

"عمران صاحب ہیں"...... نسوانی مترنم آواز سنائی دی تو عمران پہچان گیا کہ محترمہ جہاں آرا آفتاب صاحبہ کی آمد ہوئی ہے۔

"جی ہاں تشریف لائیے"...... سلیمان کی مؤدبانہ آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار چونک پڑا کیونکہ سلیمان اس طرح کا لہجہ اس وقت اپناتا تھا جب وہ آنے والوں کی شخصیت سے مرعوب ہو جاتا تھا اور جہاں آرا آفتاب کی آواز تو بتا رہی تھی کہ وہ نوجوان لڑکی ہے لیکن سلیمان کا مؤدب پن بتا رہا تھا کہ وہ یقیناً ادھیڑ عمر عورت ہو گی۔ پھر زنانے جوتوں کی خصوصی آواز ڈرائنگ روم کی طرف مڑ گئی تو عمران نے چائے کا آخری گھونٹ لیا اور جیب سے رومال نکال کر اس نے منہ صاف کیا ہی تھا کہ سلیمان اندر داخل ہوا۔

"محترمہ تشریف لائی ہیں اور انہیں دیکھ کر اب میں شرمندہ ہو رہا ہوں کہ میں نے ان سے فضول باتیں کیوں کیں۔ اللہ تعالیٰ معاف فرمائے۔ میں کافی بنانے جا رہا ہوں"...... سلیمان نے کان دباتے ہوئے لہجے میں کہا اور تیزی سے مڑ کر آگے بڑھ گیا۔ عمران اس کے اس انداز پر اور حیران ہو گیا لیکن وہ اٹھا اور سٹنگ روم سے نکل

کر ڈرائنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ لیکن ڈرائنگ روم میں داخل
ہوتے ہی وہ واقعی چونک پڑا کیونکہ سامنے صوفے پر ایک نوجوان
لڑکی بیٹھی ہوئی تھی۔ عمران کے داخل ہوتے ہی وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔
عمران سمجھ گیا کہ سلیمان نے اسے اپنی اس لاجواب اداکاری سے
واقعی الو بنانے کی کوشش کی ہے۔

"میرا نام جہاں آرا آفتاب ہے"...... لڑکی نے مسکراتے ہوئے
کہا۔

"مجھے علی عمران کہتے ہیں۔ کیوں کہتے ہیں۔ اس لئے کہ میرے
والدین نے میرا نام یہی رکھ دیا تھا اور مجبوری یہ ہے کہ جس کو
ساری عمر اپنا نام بھگتانا پڑتا ہے اس سے پوچھا تک نہیں جاتا"۔
عمران کی زبان اس کے نہ چاہنے کے باوجود رواں ہو گئی تھی۔ تو
جہاں آرا بے اختیار ہنس پڑی۔

"آپ واقعی انتہائی دلچسپ باتیں کرتے ہیں۔ ویسے مجھے اپنا نام
بے حد پسند ہے"...... جہاں آرا نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران
بھی اس کے خوبصورت جواب پر بے اختیار مسکرا دیا۔

"آپ واقعی اسم بامسمی ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے
جواب دیا اور جہاں آرا کے بیٹھنے کے بعد خود بھی سامنے صوفے پر
بیٹھ گیا۔

"اس تعریف کا شکریہ عمران صاحب پہلے میرا پرابلم سن لیں۔
اس کے بعد کوئی بات ہو گی کیونکہ میرا پرابلم ایسا ہے کہ میری جان

سولی پر لٹکی ہوئی ہے اور جو جو لمحہ گزر رہا ہے وہ مجھے دردناک موت
کی طرف کھینچ رہا ہے"...... جہاں آرا نے ایسے لہجے میں کہا کہ عمران
کے چہرے پر بھی سنجیدگی کے تاثرات ابھر آئے۔

"جی فرمائیے"...... عمران نے یکلخت انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔
اس کے چہرے پر یکلخت ایسے تاثرات ابھر آئے تھے کہ جہاں آرا آفتاب
نے بے اختیار چونک کر اسے دیکھا۔

"اس سنجیدگی کے لئے میں بے حد مشکور ہوں۔ اصل بات یہ
ہے کہ میں یورپ میں رہی ہوں۔ میری والدہ کا تعلق یورپ سے
تھا۔ میرے بچپن میں والدین کے درمیان علیحدگی ہو گئی اور میری
والدہ مجھے اپنے ساتھ یورپ لے آئی۔ البتہ والد مجھے ملنے یورپ آتے
رہتے تھے اور میں بھی کبھی کبھار یہاں آجاتی تھی۔ میری والدہ سے
علیحدگی کے بعد میرے والد نے دوسری شادی نہ کی۔ وہ اکیلے رہتے
تھے۔ میں جب کالج میں تھی تو میری والدہ ایک کار ایکسیڈنٹ میں
ہلاک ہو گئی اور میں وہاں اکیلی رہ گئی تو میرے والد نے مجھے یہاں
پاکیشیا بلوا لیا۔ لیکن یہاں آنے کے بعد جب میری تعلیم مکمل نہ ہو
سکی تو انہوں نے مجھے میری خواہش پر واپس بھجوا دیا اور میں وہاں
ہوسٹل میں رہنے لگی۔ گذشتہ سال میں نے آرٹ کے ساتھ گریجویشن
کر لی۔ میں تو مزید تعلیم حاصل کرنا چاہتی تھی لیکن والد صاحب کی
طبیعت خراب رہنے لگی تو مجبوراً مجھے یہاں آنا پڑا اور پھر میرے یہاں
آنے کے ایک ماہ بعد میرے والد وفات پا گئے۔ میرے والد کی اراضی

موضع نور پور میں ہے۔ میرے والد نے اپنی اراضی کے ایک بڑے
حصے میں شجر کاری کی ہوئی ہے۔ یہ جنگل ایکڑوں میں پھیلا ہوا ہے۔
یہاں سے لکڑی کاٹ کر فروخت کی جاتی ہے۔ والد کی زندگی میں بھی
ان کے سارے کام ہمارا مینیجر احمد خان کیا کرتا تھا اور ان کی وفات
کے بعد بھی وہی کام کرتا ہے۔ دو ماہ پہلے احمد خان میرے پاس آیا اور
اس نے مجھے بتایا کہ ایک غیر ملکی پارٹی جنگل کا ایک چھوٹا سا حصہ
خریدنا چاہتی ہے۔ یہ حصہ دس ایکڑ پر مبنی تھا اور شمال مشرقی کونے
میں تھا۔ وہ پارٹی وہاں سیاحوں کے لئے کوئی تفریح گاہ قائم کرنا چاہتی
تھی۔ میں نے پہلے تو انکار کر دیا لیکن پھر کچھ روز بعد احمد خان ایک
غیر ملکی کو لے آیا۔ اس غیر ملکی کا نام رابرٹ تھا۔ اس نے مجھے اپنے
پراجیکٹ کی تفصیل بتائی۔ وہ دراصل اس جگہ کو قدیم دور کا جنگل
بنا کر اسے سیاحت کے لئے ایک دلکش سپاٹ بنانا چاہتا تھا۔ مجھے یہ
پراجیکٹ پسند آگیا۔ چنانچہ میں نے اسے آفر کی کہ وہ مجھ سے زمین
خریدنے کی بجائے مجھے اپنے ساتھ پارٹنر بنا لے۔ اراضی میری ہو گی
باقی کام وہ کرے گا لیکن اس نے انکار کر دیا اور مجھے اراضی فروخت
کرنے پر مجبور کرتا رہا۔ اس نے آفر اتنی اچھی بتا دی کہ آخرکار میں وہ
اراضی فروخت کرنے پر رضامند ہو گئی۔ چنانچہ سودا ہو گیا اور میں
نے قیمت لے کر اراضی رابرٹ کی قائم کردہ ایک مقامی سیاحتی فرم
کے نام منتقل کر دی اور رابرٹ نے وہاں کام کرنا شروع کر دیا۔
لیکن وہ یہ کام سیکرٹ انداز میں کرتے رہے۔ انہوں نے اس اراضی

کے گرد خاردار تاروں کی باڑ لگا دی اور اس میں کرنٹ چھوڑ دیا اور
گیٹ بند کر کے وہاں مسلح پہرے دار بٹھا دیئے گئے۔ بہرحال چونکہ یہ
ان کا نجی مسئلہ تھا اس لئے میں خاموش رہی۔ البتہ مجھے یہ رپورٹیں
ملتی رہیں کہ وہاں غیر ملکی کثیر تعداد میں آتے جاتے رہتے ہیں۔ عجیب و
غریب ٹائپ کی مشینری بھی منگوائی گئی۔ نجی ہیلی کاپٹر کی وہاں خاصی
آمد و رفت رہی۔ یہ سلسلہ کافی عرصہ تک چلتا رہا۔ پھر اچانک مجھے
اطلاع ملی کہ رابرٹ اور اس کے ساتھی اراضی چھوڑ کر چلے گئے ہیں
اور اب وہاں کوئی آدمی بھی نہیں ہے۔ میں بڑی حیران ہوئی۔ میں
احمد خان کے ساتھ وہاں گئی تو وہاں اراضی کے درمیان خاصا بڑا خطہ
درختوں سے خالی تھا اور وہاں زمین کی حالت اس ٹائپ کی تھی کہ
جیسے اسے باقاعدہ کھودا گیا ہو لیکن نہ ہی وہاں کوئی سیاحتی سپاٹ کے
لئے کوئی عمارت بنائی گئی اور نہ کوئی ڈویلپمنٹ تھی۔ البتہ ایک
طرف ایک بڑی سی بیرک بنی ہوئی تھی جسے عارضی انداز میں بنایا گیا
تھا۔ اس بیرک میں ایسے شواہد موجود تھے جیسے یہاں انتہائی بھاری
مشینری موجود رہی ہو۔ پھر اچانک ایک تاریک سے کونے میں پڑا
ہوا مجھے ایک کارڈ ملا۔ اس کارڈ پر آدمی کی تصویر تھی جس کو باقاعدہ
پھانسی پر لٹکا ہوا دکھایا گیا تھا۔ اس کے نیچے چند ہندسے لکھے ہوئے
تھے۔ میں اس عجیب و غریب کارڈ کو دیکھ کر بے حد حیران ہوئی۔
بہرحال چونکہ یہ اراضی میں فروخت کر چکی تھی اس لئے میں وہاں سے
آ گئی۔ پھر دو روز بعد اچانک رابرٹ احمد خان کے ساتھ میرے پاس

آیا اس نے بتایا کہ ان کا پروگرام ڈراپ ہو گیا ہے اور اب وہ اس
اراضی کو ہمارے پاس سستے داموں فروخت کرنا چاہتا ہے۔ میں نے
اس کی قیمت انتہائی کم بتائی جس کی اس نے فوراً ہی حامی بھر لی اور
پھر میں نے دوبارہ اراضی خرید لی۔ لیکن دوسرے روز رابرٹ پھر
میرے پاس آیا اس نے مجھے کہا کہ اسے احمد خان سے معلوم ہوا ہے
کہ مجھے وہاں سے کوئی کارڈ ملا ہے وہ کارڈ اس کے لئے انتہائی اہمیت
رکھتا ہے اس لئے وہ کارڈ اسے واپس دیا جائے۔ میں نے جب اس
کارڈ پر بنی ہوئی تصویر کے بارے میں اس سے پوچھنا چاہا تو وہ ٹال گیا
لیکن میرے ذہن میں تجسس پیدا ہوا۔ بہرحال مختصر یہ کہ اس کے
ٹال مٹول پر میں نے اسے کہہ دیا کہ وہ کارڈ تو میں نے وہیں پھینک
دیا تھا مجھے اس سے کیا لینا تھا۔ رابرٹ واپس چلا گیا لیکن اسی رات کو
چار نقاب پوش میری رہائش گاہ میں داخل ہوئے۔ انہوں نے مجھے اور
میرے ملازموں کو بے ہوش کر دیا اور پھر جب مجھے ہوش آیا تو معلوم
ہوا کہ پوری رہائش گاہ کی انتہائی تفصیلی تلاشی لی گئی تھی اور نہ صرف
رہائش گاہ کی بلکہ میری اور میرے ملازموں کی جامہ تلاشی بھی لی گئی
تھی۔ لیکن قیمتی چیزیں حتیٰ کہ نقدی، زیورات اور ہیرے وغیرہ سب
موجود تھے کوئی چیز نہ چرائی گئی تھی۔ میں نے پولیس کو اطلاع دی
لیکن پولیس کچھ معلوم نہ کر سکی۔ پھر دو روز بعد اچانک دو نقاب
پوش میرے گھر میں داخل ہوئے اور انہوں نے مجھے بے ہوش کر کے
اغوا کیا اور پھر جب مجھے ہوش آیا تو میں ایک تہہ خانے نما کمرے میں

رسیوں سے بندھی ہوئی موجود تھی۔ وہاں دو غیر ملکی اور رابرٹ
موجود تھا۔ اس نے مجھے انتہائی سخت تشدد کی دھمکیاں دیں اور حتیٰ کہ
انہوں نے میری عزت خراب کرنے کی بھی دھمکی دی تو میں خوفزدہ ہو
گئی۔ وہ لوگ وہی کارڈ واپس چاہتے تھے۔ چنانچہ خوف کی وجہ سے
آخرکار میں نے انہیں بتا دیا کہ وہ کارڈ میری ڈائری کے کور کے
اندرونی حصے میں موجود ہے۔ وہ چلے گئے اور کئی گھنٹوں بعد وہ واپس
آئے۔ کارڈ ان کے پاس تھا۔ انہوں نے مجھے کہا کہ اگر میں نے اس
کے بارے میں کسی سے بات کی تو مجھے ہلاک کر دیا جائے گا۔ میں
نے ان سے وعدہ کر لیا کہ میں کسی کو اس بارے میں کچھ نہ بتاؤں گی
تو انہوں نے مجھے دوبارہ بے ہوش کیا اور پھر جب مجھے ہوش آیا تو میں
ایک ویران پارک میں پڑی ہوئی تھی۔ بہرحال میں واپس اپنی رہائش
گاہ پر پہنچ گئی۔ میں اپنے وعدے کے مطابق خاموش رہی لیکن ایک
ہفتہ پہلے مجھے اطلاع ملی کہ میرے مینجر احمد خان کو کسی نے اس کے
گھر میں گولی مار کر ہلاک کر دیا ہے۔ پولیس نے اسے ذاتی دشمنی کا
کیس بنا دیا لیکن میں خوفزدہ ہو گئی کیونکہ جب کارڈ ملا تھا تو احمد خان
میرے ساتھ تھا۔ لیکن میں پھر بھی خاموش رہی لیکن کل میرے پاس
ملٹری انٹیلی جنس کے آفیسرز آئے اور انہوں نے مجھ پر الزام لگایا کہ
میں نے غیر ملکی مجرموں کے ساتھ مل کر اپنی اراضی کے ذریعے
حکومت کی انتہائی خفیہ دفاعی لیبارٹری سے کوئی اہم چیز چرا لی ہے۔
میں نے انکار کر دیا کیونکہ مجھے تو واقعی کسی لیبارٹری کے وجود کا بھی

علم نہ تھا۔ البتہ میں نے انہیں شروع سے لے کر آخر تک سوائے
اس کارڈ کے باقی ہر چیز بتا دی۔ انہوں نے مجھے ساتھ لے جا کر اس
اراضی کو بھی چیک کیا اور پھر جاتے ہوئے انہوں نے مجھے کہا کہ ابھی
میں مشکوک ہوں اس لئے میں ملک سے باہر نہ جاؤں کیونکہ مجھے
کسی بھی وقت گرفتار کیا جا سکتا ہے۔ میں بے حد پریشان ہو گئی اور
پھر میں نے اپنے تحفظ کی خاطر انکل سر سلطان سے بات کی۔ انکل نے
مجھے تسلی دی اور بتایا کہ ملٹری انٹیلی جنس کے اعلیٰ حکام سے ان کی
بات ہو گئی ہے۔ وہ مجھے بغیر کسی حتمی ثبوت کے کچھ نہیں کہیں گے
لیکن ساتھ ہی انہوں نے مجھے کہا کہ میں آپ سے بات کر لوں اور
تفصیل بتا دوں تو آپ اصل واقعات کا کھوج لگا کر مجھے ہر قسم کے
شکوک و شبہات سے بچا لیں گے۔ انہوں نے مجھے آپ کا فون نمبر بھی
دیا اور آپ کی طبیعت کے بارے میں بھی بتا دیا۔ باقی حالات کا آپ
کو علم ہے میں نے پھر انکل سر سلطان سے بات کی تو انہوں نے مجھے
اس فلیٹ کا پتہ بتا کر کہا کہ میں خود جا کر آپ سے مل لوں اس لئے
میں یہاں آئی ہوں"...... جہاں آرا آفتاب نے پوری تفصیل بتاتے
ہوئے کہا۔ عمران اس دوران خاموش بیٹھا رہا تھا البتہ جیسے جیسے
بات آگے بڑھتی جا رہی تھی اس کے چہرے سے اکتاہٹ کے تاثرات
ختم ہو کر اس میں دلچسپی کے تاثرات بڑھتے چلے گئے تھے۔ اس دوران
سلیمان کافی اور سنیکس وغیرہ پہنچا گیا تھا اور اس نے کافی کی پیالیاں
بنا کر ان کے سامنے رکھ دی تھیں لیکن نہ ہی عمران نے کافی کی پیالی

کو ہاتھ لگایا تھا اور نہ ہی جہاں آرا نے۔

"کافی پی لو۔ تم نے مسلسل بول بول کر شاید ایک نیا ریکارڈ
قائم کر دیا ہے۔ میں کوشش کروں گا کہ تمہارا نام کسی ریکارڈ بک
میں درج کرا دوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جہاں آرا
آفتاب کا چہرہ یکلخت مایوسی سے لٹک سا گیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ آپ کو اس معاملے میں کوئی دلچسپی محسوس
نہیں ہوئی۔ جبکہ انکل سر سلطان نے تو کہا تھا کہ آپ اس سلسلے میں
کام کریں گے"...... جہاں آرا آفتاب نے انتہائی مایوسانہ لہجے میں
کہا۔

"صنف نازک کے ساتھ بات کرتے ہوئے دلچسپی کا لفظ استعمال
کرنا ہمارے معاشرے میں غیر اخلاقی سمجھا جاتا ہے اس لئے میں یہ
لفظ کیسے استعمال کر سکتا ہوں۔ البتہ آپ مجھے اس کارڈ کے بارے
میں پوری تفصیل بتا دیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور
اس کے ساتھ ہی اس نے کافی کا گھونٹ لیا۔ عمران کی یہ بات سن کر
جہاں آرا کا چہرہ یکلخت چمک اٹھا۔

"تقریباً چار انچ مربع کا کارڈ تھا۔ اس کا بیک گراؤنڈ کلر ہلکے نیلے
رنگ کا تھا اور اس میں ایک آدمی لٹکا ہوا تھا۔ اس کے گلے میں
پھانسی کا پھندا تھا۔ اس کے چہرے پر سیاہ رنگ کا کپڑا چڑھا ہوا تھا۔
اس کے دونوں ہاتھ اس کے عقب میں اس انداز میں تھے جیسے
بندھے ہوئے ہوں۔ اس کے جسم پر بھی سیاہ رنگ کا لباس تھا پیر

البتہ ننگے تھے۔ پہلی نظر میں ہی صاف محسوس ہوتا تھا کہ کسی آدمی کو پھانسی دی گئی ہے"...... جہاں آرا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس کارڈ کے نیچے کیا لکھا ہوا تھا"...... عمران نے پوچھا۔

"اس کے نیچے نمبر تھے اور شاید دو حروف بھی تھے۔ میں نے غور نہیں کیا"...... جہاں آرا نے کہا۔

"پہلے نہیں کیا تھا تو اب غور کر لیں بے شک آنکھیں بند کر لیں۔ کرسی کی نشست سے سر ٹکا دیں اور بے فکر ہو جائیں سنیکس کی پلیٹیں خالی نہیں ہوں گیں"...... عمران نے کہا تو جہاں آرا بے اختیار ہنس پڑی لیکن اس کے ساتھ ہی اس نے واقعی آنکھیں بند کر لیں اور کرسی کی نشست سے سر ٹکا لیا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے چونک کر آنکھیں کھولیں۔ اس کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی تھی۔

"مجھے یاد آگیا ہے اس پر دو حروف لکھے ہوئے تھے۔ ایچ اور ڈی اور اس کے ساتھ ہی ون زیرو ون کے ہندسے لکھے ہوئے تھے"...... جہاں آرا نے کہا۔

"کیا آپ کو مکمل یقین ہے کہ آپ نے درست سوچا ہے"۔ عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں بالکل درست سوچا ہے"...... جہاں آرا نے بڑے حتمی لہجے میں کہا۔

"اب آپ اس رابرٹ کا حلیہ بتا دیں"...... عمران نے کہا تو جہاں آرا نے حلیہ بتا دیا۔ عمران اس سے کرید کرید کر حلیے اور

رابرٹ کے بارے میں خصوصی نشانیاں پوچھتا رہا۔

"ٹھیک ہے اب آپ مطمئن ہو جائیں۔ اب ملٹری انٹیلی جنس آپ کو کچھ نہیں کہے گی البتہ ہو سکتا ہے کہ میں خود اس جگہ کو دیکھنے جاؤں"...... عمران نے کہا۔

"میں وہیں رہتی ہوں آپ جب چاہیں تشریف لے آئیں لیکن اس رابرٹ کی دھمکی کا کیا ہو گا"...... جہاں آرا نے کہا۔

"وہ اب تک یقیناً ملک چھوڑ گیا ہو گا اس لئے آپ بے فکر رہیں"...... عمران نے کہا۔

"آپ کا بے حد شکریہ اب مجھے اجازت دیں"...... جہاں آرا نے کہا اور اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ عمران بھی اٹھا اور پھر وہ اسے اخلاقاً فلیٹ کے دروازے تک چھوڑنے گیا۔ اس کے باہر چلے جانے کے بعد وہ واپس مڑا اور سٹنگ روم میں آکر اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"پی اے ٹو سیکرٹری خارجہ"...... دوسری طرف سے پی اے کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"داخل خارج کا رجسٹر تو کلاسوں میں رکھا جاتا ہے تاکہ معلوم ہو سکے کہ کون سا طالب علم کب سکول میں داخل ہوا اور کب خارج ہوا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ عمران صاحب آپ"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"صرف عمران نہیں علی عمران۔ اب آپ رجسٹر دیکھ کر بتا دیں
کہ میرا نام سکول سے کب خارج کیا گیا تھا اور اگر آپ کو معلوم نہ
ہو تو پھر ہیڈ ماسٹر صاحب سے میری بات کرا دیں"...... عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اچھا واقعی آپ ہیڈ ماسٹر صاحب سے ہی پوچھ لیں"۔
دوسری طرف سے پی اے نے ہنستے ہوئے کہا۔ وہ عمران کا اشارہ سمجھ
گیا تھا۔

"سلطان بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد سر سلطان کی آواز
سنائی دی۔

"غریب و نادار میزبان جس کی ادھار پر ہے گزران لیکن پھر بھی
پہنچ جاتے ہیں شاہی مہمان علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے
کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ جہاں آرا آفتاب تم سے ملی ہے"۔
سر سلطان نے ہنستے ہوئے کہا وہ بھی عمران کی بات کا مطلب سمجھ گئے
تھے۔

"ہاں لیکن میری سمجھ میں ابھی تک یہ بات نہیں آئی کہ آپ نے
اسے میرے پاس کیوں بھیجا تھا۔ آپ بہرحال بزرگ ہیں اب میں
آپ کے سامنے تو سر نہیں اٹھا سکتا"...... عمران نے مسکراتے
ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ارے واہ۔ یہ بات ہے پھر تو میں آج ہی بھابھی سے

بات کرتا ہوں"...... سر سلطان نے ہنستے ہوئے کہا۔

"لیکن جب آپ اماں بی کو بتائیں گے کہ وہ لڑکی اکیلی دو
کنواروں کے فلیٹ پر منہ اٹھائے ملنے چلی گئی تھی تو انہوں نے نہ
صرف انکار کر دینا ہے بلکہ اس کے بعد میرے اور سلیمان دونوں کے
سروں پر بھاری جوتیوں کا طبلہ بجنا شروع ہو جائے گا کہ ہم نے کیوں
اکیلی لڑکی کو اپنے فلیٹ میں داخل ہونے دیا تھا۔ اور جب میں انہیں
بتاؤں گا کہ اسے آپ نے بھجوایا تھا تو پھر معاملات مزید بھی بگڑ سکتے
ہیں"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے واقعی بھابھی کا ردعمل ایسا ہی ہو گا
لیکن تم نے جہاں آرا سے تفصیل سن لی۔ میں دراصل یہ چاہتا تھا کہ
تم پہلے اس سے ساری تفصیل سن لو پھر تم سے اس موضوع پر بات
کی جائے ورنہ تم نے بات سننی ہی نہ تھی"...... سر سلطان نے کہا۔

"ویسے اگر آپ وعدہ کریں کہ آپ آئندہ بھی بات سنانے کے لئے
یہی طریقہ استعمال کریں گے تو میں روزانہ آپ کی بات سننے کے لئے
تیار رہوں گا"۔ عمران نے کہا تو سر سلطان بے اختیار ہنس پڑے۔

"بہرحال اب اصل بات سن لو۔ نور پور میں جہاں آفتاب مرحوم
کی اراضی ہے اس سے قریب ہی زیر زمین ایک دفاعی لیبارٹری ہے۔
اس لیبارٹری کا راستہ کافی آگے جا کر ایک پہاڑی درے میں بنایا گیا
تھا۔ لیبارٹری اس انداز میں بنائی گئی تھی کہ اس کے اندر کسی
صورت بھی کوئی داخل نہ ہو سکتا تھا۔ اس لیبارٹری کا کوڈ نام اے

ایکس لیبارٹری ہے۔ اس لیبارٹری میں ایسے ایندھن تیار کئے جانے
کے ایک خصوصی فارمولے پر کام کیا جا رہا تھا جس کی مدد سے بین
البراعظمی ایسے میزائل تیار کئے جا سکیں جو اس قدر تیز رفتار ہوں کہ
انہیں کوئی میزائل شکن ہتھیار تباہ نہ کر سکے۔ اس ایندھن کی تیاری
میں پاکیشیائی سائنس دانوں کے ساتھ ساتھ شوگران کے سائنس
دان بھی کام کر رہے تھے۔ یہ فارمولا بھی ایک شوگرانی سائنس دان
ڈاکٹر ہوچنگ کا تیار کردہ تھا۔ اسے یہاں اس لئے تیار کیا جا رہا تھا کہ
حکومت شوگران کو معلوم تھا کہ ایکریمیا اور دوسری سپر پاورز
جاسوس خلائی سیاروں کے ذریعے شوگران کو چیک کرتی رہتی ہیں
جبکہ انہیں پاکیشیا کی طرف سے ایسے فارمولے کی تیاری کا خیال تک
نہ آ سکتا تھا۔ بہرحال کافی طویل عرصے سے کامیابی کے ساتھ اس
فارمولے پر کام ہو رہا تھا۔ اس فارمولے کا کوڈ نام آر ایکس تھا۔ اب
یہ فارمولا کامیابی کے قریب پہنچ چکا تھا کہ اچانک لیبارٹری میں موجود
تمام سائنس دان ہلاک ہو گئے۔ چونکہ لیبارٹری بند تھی اس لئے کسی
کو ان کی ہلاکت کا علم نہ ہو سکا۔ دو روز بعد ایک ایمرجنسی کے سلسلے
میں ان سے رابطہ کرنے کی کوشش کی گی تو رابطہ نہ ہونے پر
وزارت دفاع کے ماہرین اس لیبارٹری میں گئے تو وہاں نہ صرف تمام
سائنس دان ہلاک ہو چکے تھے بلکہ ان کے جسم اس طرح جل گئے
تھے جیسے انہیں بھڑکتی ہوئی آگ کے الاؤ میں ڈال دیا گیا ہو۔
لیبارٹری میں موجود تمام مشینری بھی جل کر راکھ میں تبدیل ہو چکی

تھی۔ جس سیف میں وہ فارمولا تھا وہ بھی جل کر راکھ ہو چکا تھا۔ پھر
شوگرانی ماہرین نے آکر چیکنگ کی تو انہوں نے پتہ چلا لیا کہ سیف
کو پہلے کھولا گیا ہے پھر اسے بند کر کے اسے جلایا گیا ہے۔ اس سے وہ
اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ اس میں موجود اصل فارمولا جو ایک فائل کی
صورت میں تھا وہ تو جل گیا ہے کیونکہ اس کے شواہد مل گئے ہیں
لیکن فارمولے کی مائیکرو فلم کے جلنے کے شواہد نہیں ملے اس لئے یہ
بات سامنے آئی کہ فارمولا چوری کر لیا گیا ہے۔ اس پر ملٹری انٹیلی
جنس نے تحقیق د تفتیش کا کام شروع کیا تو آفتاب مرحوم کے مینجر
تک پہنچ گئے۔ لیکن اس سے پہلے کہ مینجر سے بات ہوتی اس مینجر کو
اس کے گھر میں ہلاک کر دیا گیا۔ بہرحال اس اراضی تک ملٹری
انٹیلی جنس کے لوگ پہنچ گئے اور انہوں نے معلوم کر لیا کہ اس
اراضی سے کسی خاص مشینری کی مدد سے سرنگ بنائی گئی ہے اور پھر
اس سرنگ کو لیبارٹری تک اس طرح پہنچایا گیا کہ کسی کو سرے
سے علم نہ ہو سکا۔ پھر کسی طریقے سے اس لیبارٹری میں موجود تمام
سائنس دان جلا کر ہلاک کر دیئے گئے اور اس کے بعد انہوں نے اندر
داخل ہو کر سیف کھولا۔ فارمولا اٹھایا، سیف بند کیا اور پھر اس سیف
سمیت وہاں کی تمام مشینری کو جلایا اور پھر وہ خاموشی سے واپس چلے
گئے۔ چونکہ یہ سارا کام ملٹری انٹیلی جنس کر رہی تھی اس لئے مجھے اس
کی اطلاع نہ تھی۔ جب جہاں آرا نے مجھے فون کر کے یہ ساری بات
بتائی تو میں نے وزارت دفاع کے سیکرٹری سے بات کی تب اس

ساری تفصیل کا علم ہوا"...... سر سلطان نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس صورت میں مجھے تفصیل بتانے کی کیا ضرورت تھی۔ اب ملٹری انٹیلی جنس کا چیف تو مجھے چیک دینے سے رہا"...... عمران نے کہا۔

"یہ فارمولا شوگرانی تھا اور لیبارٹری کی تنصیب اور اس کی تمام مشینری بھی حکومت شوگران نے اپنے خرچ پر نصب کی تھی اور وہاں کام کرنے والے سائنس دان بھی شوگرانی تھے لیکن حکومت پاکیشیا کے ساتھ اس سلسلے میں معاہدہ تھا کہ اس فارمولے کی کامیابی کے بعد اس میں سے پاکیشیا کو بھی حصہ دار بنایا جائے گا"...... سر سلطان نے کہا۔

"لیکن پاکیشیا کو بین البراعظمی میزائل بنانے کی کیا ضرورت ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہم نے اس فارمولے کو اپنے میزائلوں میں استعمال کرنا تھا اور ہمارے میزائل سائنس دانوں نے اس کی آزمائش کر لی تھی جسے شوگران نے بھی اوکے کر دیا تھا"...... سر سلطان نے کہا۔

"تو ہوا کیا ہے۔ شوگران حکومت کے پاس فارمولا موجود ہو گا دوبارہ ان سے کام لیا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ان کے پاس ابتدائی فارمولا ہے لیکن اس لیبارٹری میں جو پیش رفت ہوئی ہے اس کے بارے میں انہیں علم نہیں ہے اور اس

فارمولے کو ایجاد کرنے والے اور اس پر کام کرنے والے تمام سائنس دان بھی ہلاک ہو چکے ہیں اور اس میں دو اہم پاکیشیائی سائنس دان بھی شامل ہیں۔ یہ دونوں پاکیشیائی سائنس دان ہمارے انتہائی اہم سائنس دان تھے"...... سر سلطان نے کہا۔

"حکومت شوگران کی ایجنسیاں کیا کر رہی ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ظاہر ہے وہ اپنے طور پر کام کریں گی لیکن میں چاہتا ہوں کہ تم بھی اس فارمولے کی واپسی پر کام کرو"...... سر سلطان نے کہا۔

"آپ ذاتی طور پر چاہتے ہیں"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"ہاں ابھی تک تو یہ میری ذاتی خواہش ہے لیکن اگر تم رضامند ہو جاؤ تو اسے سرکاری بھی بنایا جا سکتا ہے"...... سر سلطان نے کہا۔

"لیکن کام تو آپ کی ذاتی کوشش پر شروع ہو گا اس لئے لامحالہ چیک بھی آپ کو دینا ہو گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں حکومت کی طرف سے چیک دلوا دوں گا"...... سر سلطان نے جواب دیا۔

"اگر حکومت کے پاس ایسا کوئی فنڈ ہوتا ہے تو ذرا جلدی سے تفصیل بتائیں تاکہ آئندہ کا سکوپ بھی بن جائے"۔ عمران نے بڑے اشتیاق آمیز لہجے میں کہا تو دوسری طرف سے سر سلطان کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

"میرا مطلب بیت المال سے تھا۔ جس سے زکواۃ تقسیم کی جاتی

ہے"...... سر سلطان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اچھا تو اب بڑے بڑے سرکاری افسران بھی بیت المال کے محتاج ہو گئے ہیں۔ واہ۔ اس کا مطلب ہے کہ حکومت نے اب بیورو کریسی کو سیدھا کر دیا ہے"...... عمران نے فوراً ہی جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کیا مطلب۔ ہم کیوں بیت المال کے محتاج ہوں گے"۔ سر سلطان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" مطلب یہ کہ آپ پہلے بیت المال سے وصول کریں گے اور پھر اس میں سے مجھے دیں گے۔ بہرحال یہ رقم آپ کو مبارک ہو۔ آغا سلیمان پاشا پر ابھی زکواۃ کی رقم حلال نہیں ہے حالانکہ بقول اس کے تو حلال ہو چکی ہے کیونکہ اسے نجانے کتنے سالوں سے تنخواہ ہی نہیں مل سکی"...... عمران کی زبان ایک بار پھر رواں ہو گئی۔

" دیکھو عمران مسئلہ یہ ہے کہ میں اس فارمولے کی ہر صورت میں واپسی چاہتا ہوں یہ ہمارے ملک کی عزت کا سوال ہے۔ میں نے جان بوجھ کر ابھی صدر مملکت سے بات نہیں کی ورنہ لامحالہ انہوں نے سیکرٹ سروس کے چیف کو یہ کیس ریفر کرا دینا ہے۔ ابھی اس پر ملٹری انٹیلی جنس کام کر رہی ہے لیکن مجھے معلوم ہے کہ یہ لوگ کامیاب نہیں ہو سکتے اور چونکہ واقعات ایسے ہیں کہ مجھے خطرہ تھا کہ تم اس کیس پر کام نہیں کرو گے اس لئے میں نے جہاں آرا کو تمہارے پاس بھجوایا تھا۔ اب تم بتاؤ کہ کیا تم ملک کی عزت کی خاطر

کام کرنے پر تیار ہو یا نہیں"...... سر سلطان نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" آپ واقعی کامیاب سیکرٹری خارجہ ہیں۔ آپ دوسرے کو وہاں لے جا کر مارتے ہیں جہاں سے اس کے بچ نکلنے کا کوئی سکوپ ہی باقی نہ رہے۔ اب آپ نے ملک کی عزت کا حوالہ دے کر مجھ سے جواب پوچھا ہے تو ظاہر ہے اب میں کیا جواب دے سکتا ہوں۔ آپ کو تو معلوم ہی ہے"...... عمران نے کہا تو سر سلطان ایک بار پھر ہنس پڑے۔

" تم سے کوئی بات منوانے کے لئے نجانے آدمی کو کیا کیا جتن کرنے پڑتے ہیں۔ بہرحال اب میں صدر صاحب سے بات کرتا ہوں"...... سر سلطان نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اب مجھے یقین آگیا ہے کہ آپ آنٹی کی وجہ سے بات منوانے کے تمام جتن سیکھ چکے ہیں"...... عمران نے کہا تو سر سلطان بے اختیار ہنس پڑے۔

" تم شیطان ہو۔ اب اس عمر میں تو مجھے معاف کر دیا کرو۔ خدا حافظ"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

خوبصورت انداز میں سجے ہوئے آفس میں ایک لمبے قد کا ادھیڑ
عمر آدمی ریوالونگ چیئر پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کا سر گنجا تھا اور آنکھوں پر
نظر کی عینک تھی۔ سامنے لمبی چوڑی اور انتہائی قیمتی آفس ٹیبل پر چار
مختلف رنگوں کے فون موجود تھے اور وہ اپنے سامنے رکھی ایک فائل
کے مطالعے میں مصروف تھا کہ سفید رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی
تو اس نے چونک کر فائل سے سر اٹھایا اور پھر ہاتھ بڑھا کر اس نے
رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... اس کا لہجہ تحکمانہ اور گونج دار تھا۔

"پاکیشیا سے رچرڈ بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے
ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"...... باس نے اسی طرح تحکمانہ لہجے میں
کہا۔

"باس بلیننگ مشن پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ریفر کر دیا گیا
ہے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو باس بے اختیار چونک پڑا۔

"کیسے اطلاع ملی ہے"...... باس نے ہونٹ چباتے ہوئے
پوچھا۔

"آپ کے حکم پر میں نے پاکیشیا کے پریذیڈنٹ ہاؤس میں اپنی
جگہ بنا لی تھی۔ سیکرٹری وزارت خارجہ نے صدر صاحب کو فون پر
کال کر کے اس بارے میں تفصیل بتائی اور ساتھ ہی یہ بھی بتایا کہ
ان کی بات پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف ایکسٹو کے نمائندہ
خصوصی سے ہو چکی ہے اور نمائندہ خصوصی علی عمران نے چیف سے
بات کر لی ہے۔ چیف اس کیس کو لینے پر آمادہ ہے جس پر صدر
صاحب نے کیس ملٹری انٹیلی جنس سے واپس لے کر پاکیشیا سیکرٹ
سروس کو ریفر کرنے کے احکامات جاری کر دیئے اور انہوں نے
مسرت کا اظہار بھی کیا اور ساتھ ہی سر سلطان کو یہ بھی بتایا کہ
حکومت شوگران کی طرف سے بھی یہ سفارش کی گئی تھی کہ اس
کیس پر پاکیشیا سیکرٹ سروس کام کرے اور فارمولے کو واپس
کرائے"۔ رچرڈ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن سیکرٹ سروس کیسے معلوم کر سکے گی کہ یہ کیس ہماری
ایجنسی نے مکمل کیا ہے جب کہ تمام شواہد ختم کئے جا چکے ہیں حتیٰ کہ
رابرٹ کو بھی ہلاک کر دیا گیا ہے"...... باس نے کہا۔

"باس۔ رابرٹ نے مجھے بتایا تھا کہ اس کا کارڈ وہیں گر گیا تھا جو

اس اراضی کی مالکہ لڑکی جہاں آرا کے ہاتھ لگ گیا تھا اور اس نے اس سے واپس لے لیا تھا"...... رچرڈ نے کہا۔

"ہاں۔ مجھے بھی اس نے رپورٹ دی تھی لیکن اس لڑکی کا پاکیشیا سیکرٹ سروس سے کیا تعلق ہو سکتا ہے اور پھر اگر ہو بھی جائے تو وہ زیادہ سے زیادہ اس کارڈ پر موجود شناختی نشان کے بارے میں ہی کچھ بتا سکتی ہے"...... باس نے کہا۔

"باس۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں آپ مجھ سے بہتر جانتے ہیں اس لئے میں مزید کچھ کہنا نہیں چاہتا۔ آپ جو فیصلہ کریں گے بہرحال اس کی تعمیل ہو گی"...... رچرڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تم علی عمران کو جانتے ہو"...... باس نے پوچھا۔

"نہیں باس۔ صرف نام سنا ہوا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تم اپنی موجودہ پوزیشن چھوڑ دو کیونکہ اب جو کچھ وہاں سے حاصل ہو سکتا تھا وہ ہو چکا ہے۔ تم اب اس عمران کی نگرانی کرو۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ٹیم جب بھی کسی مشن پر کام کرتی ہے تو عمران ہی اس کا لیڈر ہوتا ہے لیکن تم نے اس کی نگرانی عام انداز میں نہیں کرنی ورنہ اس عفریت کو اس کا علم ہو جائے گا اور پھر وہ تمہیں پکڑ کر تم سے ساری تفصیل معلوم کر لے گا۔ بلکہ تم نے ایئر پورٹ پر ایسی پوزیشن حاصل کرنی ہے کہ اگر عمران اپنے ساتھیوں

سمیت وہاں سے کہیں جائے تو تمہیں اس کا علم ہو جائے۔ پھر تم اس کی منزل اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں تفصیلات کی رپورٹ مجھے فوراً دو گے اس کے بعد میں خود ہی اس کا بندوبست کر لوں گا"...... باس نے اسے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ لیکن اس عمران کو مجھے ایک نظر دیکھنا پڑے گا"۔ رچرڈ نے کہا۔

"ہاں۔ اس کے بارے میں فائل میں ابھی تمہیں سپیشل کوریئر سروس کے ذریعے مخصوص پتے پر بھجوا دیتا ہوں۔ اس میں اس کا حلیہ بھی موجود ہے لیکن وہ میک اپ کا ماہر ہے اس لئے صرف حلیے پر ہی اکتفا نہ کرنا بلکہ اس کے مخصوص قدوقامت پر نظر رکھنا اور اس کے ساتھ ساتھ اس کی مخصوص فطرت جس کی تفصیل فائل میں موجود ہو گی"...... باس نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور باس نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا اور پھر اس نے سرخ رنگ کے فون کا رسیور اٹھایا اور فون پیس کے نیچے موجود ایک بٹن پریس کر دیا

"یس باس"...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ نسوانی آواز سنائی دی۔

"چارلس سے میری بات کراؤ"...... باس نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے دوبارہ رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... باس نے کہا۔

"چارلس بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"چارلس۔ دنیا بھر میں کسی مخبری کرنے والی ایجنسی کے پاس ہینگنگ ڈیتھ کی تفصیلات تو موجود نہیں ہیں"...... باس نے کہا۔

"نو باس۔ آپ کے حکم پر میں نے اس کا خصوصی انتظام کر لیا تھا"...... چارلس نے جواب دیا۔

"پھر بھی چیکنگ کر لو کیونکہ ہم نے پاکیشیا میں مشن مکمل کیا ہے اور اب معلوم ہوا ہے کہ یہ کیس پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ریفر کیا گیا ہے اور مجھے معلوم ہے کہ اس کے لئے کام کرنے والے عمران کے ایسی تمام ایجنسیوں سے رابطے ہیں اس لئے ہو سکتا ہے کہ یہ وہاں سے ہمارے بارے میں کوئی تفصیل حاصل کر لے"...... باس نے کہا۔

"تو کیا اسے معلوم ہو چکا ہے کہ یہ مشن ہماری ایجنسی نے مکمل کیا ہے"...... چارلس نے چونک کر کہا۔

"نہیں۔ لیکن اس کے باوجود احتیاط ضروری ہے"...... باس نے کہا۔

"اوکے باس حکم کی تعمیل ہو گی"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو باس نے رسیور رکھا اور پھر کالے رنگ کے فون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"سپیشل سیکشن"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"کروشر میرے آفس پہنچو فوراً"...... باس نے سرد لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر اس نے فائل بند کی اور اسے میز کی دراز میں رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک ہیرو نما سمارٹ سا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے جسم پر براؤن رنگ کا سوٹ تھا۔ سر کے بال بھورے سے تھے۔ اس نے اندر داخل ہو کر مؤدبانہ انداز میں سلام دیا۔

"بیٹھو کروشر"...... باس نے کہا تو آنے والا مؤدبانہ انداز میں میز کی دوسری طرف موجود کرسی پر بیٹھ گیا۔

"تم سپیشل سیکشن کے انچارج ہو اور تم نے اور تمہارے سیکشن نے اب تک ایچ ڈی کے لئے بہت بڑے بڑے کارنامے سرانجام دیئے ہیں لیکن اب جو مشن میں تمہارے ذمے لگا رہا ہوں یہ ان سب سے زیادہ کٹھن ثابت ہو گا لیکن مجھے تمہاری صلاحیتوں پر مکمل اعتماد ہے کہ تم پہلے کی طرح اس مشن میں بھی کامیاب رہو گے"...... باس نے کہا۔

"آپ کے اس اعتماد کا شکریہ باس"...... کروشر نے جواب دیا لیکن اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ آج سے پہلے باس نے کسی بھی مشن کے سلسلے میں اس طرح کی باتیں نہ کی تھیں۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں کچھ جانتے ہو"...... باس نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ لیکن صرف اتنا کہ یہ سروس دنیا کی فعال اور خطرناک سروس سمجھی جاتی ہے۔ اس سے زیادہ نہیں"...... کروشر نے جواب دیا۔

"اس کے لئے کام کرنے والے علی عمران کے بارے میں جانتے ہو"...... باس نے پوچھا۔

"اس کا بھی صرف نام سنا ہوا ہے"...... کروشر نے جواب دیا۔

"تمہارے سیکشن میں اس کے بارے میں فائل موجود ہے کیا تم نے اسے نہیں پڑھا"...... باس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سرسری طور پر دیکھا ہو گا لیکن چونکہ کبھی اس سے واسطہ نہیں پڑا اس لئے غور سے نہیں پڑھا"...... کروشر نے جواب دیا۔

"اس فائل کو غور سے پڑھ لو کیونکہ اب ایچ ڈی کا واسطہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اور عمران سے پڑنے والا ہے"...... باس نے کہا تو کروشر بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ وہ کیوں باس"...... کروشر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہیں معلوم نہیں ہے کہ ہمارے فارن سیکشن نے وہاں ایک اہم مشن مکمل کیا ہے اور ہم وہاں سے ایک انتہائی قیمتی فارمولا حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں لیکن اب اطلاع ملی ہے کہ اس

فارمولے کی واپسی کا مشن سیکرٹ سروس کو ریفر کر دیا گیا ہے۔ گو مجھے یقین ہے کہ انہیں یہ معلوم نہ ہو سکے گا کہ یہ مشن ہم نے مکمل کیا ہے اور اگر معلوم بھی ہو جائے تو وہ ہمیں ٹریس نہیں کر سکتے۔ اس کے باوجود میں ہر لحاظ سے محتاط رہنا چاہتا ہوں۔ میں نے ایسے انتظامات کر لئے ہیں کہ اگر یہ لوگ ہماری طرف آئے تو مجھے ان کی پاکیشیا سے روانگی کے ساتھ ہی اطلاع مل جائے گی اور میں تمہیں اس کی اطلاع دے دوں گا۔ اس کے بعد تم نے اس کیس کو ڈیل کرنا ہے۔ انہیں پاکیشیا سے روانگی کے بعد پہلے گریٹ لینڈ پہنچنا ہو گا اور پھر گریٹ لینڈ سے وہ ہمارے ملک شیٹ لینڈ پہنچیں گے۔ یہ خاصا طویل سفر ہے اور طیارہ راستے میں بہت سی جگہوں پر رکے گا اس لئے اطلاع ملنے کے بعد تم نے خصوصی طور پر ایسے انتظامات کرنے ہیں کہ اول تو یہ طیارہ ان لوگوں سمیت فضا میں ہی تباہ کر دیا جائے۔ اگر بفرض محال وہ وہاں سے بچ کر یہاں پہنچ جائیں تو پھر یہاں ان کی ہلاکت کا مشن تم مکمل کرو گے۔ مجھے بہرحال ہر صورت ان کی ہلاکت چاہئے اور یہ تمہارا مشن ہے"...... باس نے کہا۔

"کیا وہ اپنے اصل ناموں اور حلیوں میں سفر کریں گے اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں تفصیلات کہاں سے ملیں گی"۔ کروشر نے جواب دیا۔

"سب تفصیلات مجھے ملیں گی اور میں تمہیں دے دوں گا لیکن ایک بات خاص طور پر سن لو کہ تم نے یا تمہارے سیکشن کے کسی

آدمی نے کسی صورت میں بھی سامنے نہیں آنا کیونکہ اگر تم یا تمہارا
ایک ساتھی بھی ان کے ہاتھ لگ گیا تو وہ مجھ تک پہنچ جائیں گے"۔
باس نے کہا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ ہم خفیہ طور پر کام کریں"...... کروشر نے
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں راستے میں تو یہ حملے تم نے مختلف ہائر شدہ ایجنسیوں سے
اس انداز میں کرانے ہیں کہ انہیں یہ معلوم نہ ہو سکے کہ انہیں کس
نے ہائر کیا ہے اس کے لئے تم درمیانے آدمی استعمال کر سکتے ہو اور
اگر وہ زندہ سلامت شیٹ لینڈ پہنچ جائیں تو تم نے پھر بھی سامنے
نہیں آنا بلکہ ہائر شدہ ایجنسیوں سے ان پر حملے کرانے ہیں لیکن یہاں
بھی وہی تکنیک استعمال کرنی ہے کہ وہ تم تک یا تمہارے سیکشن
کے کسی آدمی تک نہ پہنچ سکیں۔ تم نے براہ راست اس وقت سامنے
آنا ہے جب یہ بات طے ہو جائے کہ انہیں ہماری ایجنسی یا ہمارے
ہیڈ کوارٹر یا تمہارے سیکشن کے بارے میں کوئی حتمی معلومات مل
گئی ہیں"...... باس نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس۔ میں سمجھ گیا ہوں۔ آپ بے فکر رہیں وہ ہلاک
بھی کر دیئے جائیں گے اور آپ تک بھی نہ پہنچ سکیں گے"...... کروشر
نے کہا۔

"اوکے۔ اب تم جا سکتے ہو"...... باس نے کہا تو کروشر اٹھا اور
اس نے سلام کیا اور واپس مڑ گیا۔ اس کے جانے کے بعد باس نے

اپنی سیکرٹری سے بات کی اور اسے لائبریری سے عمران کی فائل نکال
کر پاکیشیا رچرڈ تک فوراً بھجوانے کے آرڈر دے کر اس نے رسیور
رکھا اور اطمینان کا ایک طویل سانس لیا کیونکہ اب اسے یقین ہو گیا
تھا کہ اس نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کی یقینی ہلاکت کے لئے اس
کے گرد جال بچھا دیا ہے۔ اسے کروشر کی صلاحیتوں پر مکمل اعتماد تھا
اس لئے اب وہ پوری طرح مطمئن ہو چکا تھا۔

عمران نے رسیور کریڈل پر رکھا اور بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی کے تاثرات نمایاں تھے۔ وہ اس وقت دانش منزل کے آپریشن روم میں موجود تھا اور گذشتہ دو گھنٹوں سے وہ فون پر دنیا کی مخبری کرنے والی تمام بڑی چھوٹی ایجنسیوں سے رابطہ کرتا رہا تھا لیکن کہیں سے بھی کارڈ پر بنے ہوئے پھانسی والا مخصوص نشان اور ایچ ڈی کے بارے میں کوئی اطلاع نہ مل سکی تھی۔ سب نے لاعلمی کا اظہار کیا تھا۔

"عمران صاحب۔ کیا یہ ضروری ہے کہ یہ کارڈ کسی تنظیم کا ہو۔ اس رابرٹ کا ذاتی بھی تو ہو سکتا ہے"....... سامنے بیٹھے ہوئے بلیک زیرو نے کہا۔

"ایسے کارڈ ذاتی نہیں ہوا کرتے اور اگر ہوتا تو رابرٹ اسے حاصل کرنے کے لئے اس انتہا پر نہ جاتا۔ یہ یقیناً کسی تنظیم کا

مخصوص شناختی کارڈ تھا لیکن حیرت ہے کہ کسی ایجنسی کو بھی اس کے بارے میں کوئی علم نہیں ہے"....... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس ایچ ڈی سے کیا بنتا ہو گا۔ یہ ہو سکتا ہے کہ ایجنسیاں ایچ ڈی کی بجائے اس تنظیم کے پورے نام سے واقف ہوں"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"ویسے تو ہزاروں نام بن سکتے ہیں لیکن اس شناختی نشان کے مطابق تو یہ ہینگنگ ڈیتھ ہی بن سکتا ہے۔ میں نے ہینگنگ ڈیتھ کے بارے میں بھی معلوم کیا ہے لیکن ناکامی کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوا۔ وہ رابرٹ بھی نہیں مل سکا"....... عمران نے کہا۔

"آپ نے جہاں آرا آفتاب سے حاصل ہونے والی جو تفصیل بتائی ہے اور آپ نے وہاں جا کر جو کچھ دیکھا ہے اس سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ وہاں بھاری مشینری استعمال ہوئی ہے اور ہیلی کاپٹرز بھی استعمال ہوتے رہے ہیں۔ اس مشینری اور ان ہیلی کاپٹرز کے بارے میں معلومات مل جائیں تو شاید کوئی کلیو حاصل ہو جائے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"ہیلی کاپٹر تو ایک سیاحتی کمپنی سے کرائے پر حاصل کئے گئے تھے اور حاصل کرنے والا رابرٹ تھا اور وہ واپس پہنچ گئے ہیں۔ رابرٹ کے بارے میں ابھی تک کوئی اطلاع نہیں مل سکی حالانکہ سیکرٹ سروس کے ممبران اور ٹائیگر اسے تلاش کر رہے ہیں۔ مشینری کے

بارے میں بھی ابھی تک کوئی اطلاع نہیں مل سکی کہ وہ کہاں سے لائی گئی، کس ذریعے سے لائی گئی اور اب کہاں چلی گئی ہے"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے چونک کر فون کی طرف دیکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"جولیا بول رہی ہوں سر۔ صفدر نے ابھی رپورٹ دی ہے کہ رابرٹ ہوٹل اومیگا میں رہائش پذیر تھا۔ اسے اس کے کمرے میں گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا تھا اور پولیس نے اس کی لاش اٹھائی تھی۔ اس نے مزید تفصیلات معلوم کی ہیں تو ہوٹل میں رابرٹ کا کوئی ریکارڈ موجود نہیں ہے کیونکہ رابرٹ نے اپنے آپ کو پاکیشیا کا شہری بتایا تھا اور اس نے ہوٹل والوں کو اپنا شناختی کارڈ بھی دکھایا تھا۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ رابرٹ کی لاش لینے کوئی نہ آیا تھا۔ اس لئے پولیس نے اسے دفنا دیا ہے۔ رابرٹ کے کمرے سے صرف ایک ہینڈ بیگ پولیس کو ملا تھا۔ اس میں صرف بھاری رقم موجود تھی اور کچھ نہیں تھا"...... جولیا نے جواب دیا۔

"اس مشینری کے بارے میں معلومات ملی ہیں"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"ابھی تک کوئی رپورٹ نہیں آئی سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تمام ممبرز کو کہو کہ وہ اس مشینری کے بارے میں سراغ لگائیں اور صفدر سے کہو کہ تھانے کے مال خانے میں رابرٹ کا لباس اور ہینڈ بیگ وغیرہ جمع ہوں گے وہ انہیں چیک کرے شاید کوئی کلیو سامنے آجائے"...... عمران نے کہا۔

"یس سر"...... جولیا نے جواب دیا تو عمران نے بغیر کچھ کہے رسیور رکھ دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ دانستہ تمام سراغ مٹائے گئے ہیں"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں اور اب مجھے حیرت ہو رہی ہے کہ جہاں آرا کیسے بچ گئی ہے۔ یہ لوگ اگر اس کے مینجر کو ہلاک کر سکتے تھے تو اسے بھی ہلاک کر سکتے تھے"...... عمران نے کہا۔

"بس قسمت کی بات ہے۔ اب یہی کہا جا سکتا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تم نے لائبریری کی چیکنگ تو اچھی طرح کی ہے۔ اس نشان سے ملتا جلتا نشان تو نظر نہیں آیا تمہیں"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد عمران نے کہا۔

"نہیں عمران صاحب۔ میں نے اچھی طرح چیکنگ کی ہے"۔ بلیک زیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ تو واقعی لاینحل مسئلہ بن گیا کہ ہمارے ملک کی لیبارٹری بھی تباہ ہو گئی، سائنس دان بھی ہلاک ہو گئے، فارمولا بھی چرا لیا گیا اور

ہم مکمل طور پر اندھیرے میں ہیں"...... عمران نے کہا۔

" عمران صاحب آپ کی اس بات سے میرے ذہن میں ایک
خیال آیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ اس انداز کا مشن یقیناً کسی سرکاری
کا ہی ہو سکتا ہے۔ مجرم تنظیمیں اس انداز میں مشن مکمل نہیں
سکتیں۔ دوسری بات یہ کہ یہ مشن یورپ کے کسی ملک کی
نے مکمل کیا ہے کیونکہ رابرٹ بہرحال یورپی تھا اور وہی مین ایجنٹ
کے طور پر سامنے آیا تھا۔ رہا یہ نشان تو اس نشان پر غور کیا جائے
اس تنظیم نے یہ نشان کیوں اپنایا ہے تو ایک ہی بات سامنے
ہے کہ یہ تنظیم ڈی ایجنٹوں پر مشتمل ہے جن کی ٹریننگ ہی
انداز میں کی جاتی ہے کہ وہ سامنے آنے والی ہر چیز کو تباہ اور ہر آ
کو ہلاک کرتے ہوئے آگے بڑھے چلے جاتے ہیں۔ وہ منصوبہ بن
کے قائل نہیں ہوتے اور جس انداز میں لیبارٹری کو تباہ کیا گیا
اور تمام سائنس دانوں کو ہلاک کیا گیا ہے اس سے بھی یہی با
سامنے آتی ہے"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران کے چہرے
مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

" گڈ۔ اب تم واقعی دانشور بنتے جا رہے ہو اور مجھے یقین ہے
جلد ہی تمہیں حکیم لقمان کا شاگرد بننے کی سعادت حاصل ہو جا
گی"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" کیا میں نے غلط بات کی ہے"...... بلیک زیرو نے بے اخ
جھینپ کر کہا۔

" میں طنز نہیں کر رہا بلکہ حقیقت میں تمہاری تعریف کر رہا ہوں
لیکن ان ساری باتوں کے باوجود اصل سوال اپنی جگہ پر موجود ہے کہ
یہ تنظیم کس ملک کی ہے"...... عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے
اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر وہ کافی دیر تک بیٹھے اسی بارے میں گفتگو
کرتے رہے۔ کچھ دیر بعد فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو عمران
نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" جولیا بول رہی ہوں سر۔ صدیقی اور چوہان نے اس مشینری کا
سراغ لگا لیا ہے۔ یہ مشینری یہاں کی ایک مقامی فرم کاشان ٹریڈرز
کے نام سے گریٹ لینڈ سے منگوائی گئی اور پھر کاشان ٹریڈرز نے ہی
اس مشینری کو قصبہ نور پور بھجوایا تھا۔ اس کے بعد اس مشینری کو
کاشان ٹریڈرز کے ذریعے واپس گریٹ لینڈ بھجوایا گیا ہے۔ صدیقی اور
چوہان نے کاشان ٹریڈرز کا بطور سپیشل پولیس آفیسر ریکارڈ چیک کیا
ہے۔ ریکارڈ کے مطابق یہ مشینری زمین کی انتہائی نچلی تہہ کا تجزیہ
کرنے کے لئے منگوائی گئی تھی اور اس مشینری کے منگوانے کا مقصد
ریکارڈ کے مطابق زلزلے سے تحفظ بتایا گیا ہے اور کاشان ٹریڈرز نے
یہ مشینری زلزلے کے خلاف کام کرنے والی گریٹ لینڈ کی ایک فرم
سیکواڈ اینڈ کو کے آرڈر پر منگوائی تھی اور اس کی اجازت اور کلیرنس
باقاعدہ حکومت پاکیشیا کے وزارت صنعت کے افسران نے دی
تھی"...... جولیا نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" اس کمپنی سیکواڈ اینڈ کو کے بارے میں کیا معلومات ہیں"۔

عمران نے مخصوص لہجے میں پوچھا۔

"میں نے صدیقی کو ہدایات دی ہیں کہ وہ اس کے بارے میں مزید معلومات اکٹھی کریں"....... جولیا نے جواب دیا۔

"گڈ اور جس پتے پر یہ مشینری واپس گریٹ لینڈ بھجوائی گئی ہے وہ کیا ہے"....... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یہ مشینری کارمن کارپوریشن اسٹاف لین ناڈرن کے پتے سے بھجوائی گئی تھی اور واپس بھی انہیں ہی بھجوائی گئی ہے"....... جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے"....... عمران نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"سپر کلب"....... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"راجر سے کہو کہ سپیشل کال کرے"....... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اس کا مطلب ہے عمران صاحب کہ اس مشن میں گریٹ لینڈ ملوث ہے"....... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں بظاہر تو یہی لگتا ہے۔ رابرٹ بھی گریٹ لینڈ کا باشندہ ہو سکتا ہے اور مشینری بھی وہیں سے لائی گئی ہے اور وہیں واپس بھجوائی گئی ہے لیکن یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ یہ سارا کھیل فرضی ناموں سے کھیلا گیا ہو اور گریٹ لینڈ کو سامنے رکھ کر کھیلا گیا ہو تاکہ اگر ہم

انکوائری کریں تو گریٹ لینڈ میں ہی بھٹکتے پھریں"....... عمران نے جواب دیا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد سائیڈ پر پڑے ہوئے سپیشل فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"راجر بول رہا ہوں"....... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"یس چیف اٹنڈنگ یو۔ ایک پتہ نوٹ کرو"....... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس چیف"....... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"کارمن کارپوریشن اسٹاف لین ناڈرن۔ اس پتے سے مخصوص ساخت کی مشینری پاکیشیا بھجوائی گئی ہے اور پھر اسی پتے پر پاکیشیا سے واپس گریٹ لینڈ بھجوائی گئی ہے یہ مشینری یہاں ایک دفاعی لیبارٹری کی تباہی میں استعمال ہوئی ہے اس لئے اس بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کرو تاکہ اصل مجرموں کا سراغ لگایا جا سکے"۔ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس چیف"....... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ان مجرموں کے پاس ایک شناختی کارڈ بھی دیکھا گیا ہے جس پر ایک پھانسی پر لٹکے ہوئے آدمی کی تصویر بنی ہوئی ہے اور اس کے نیچے دو حروف ایچ اور ڈی درج تھے۔ اس بارے میں بھی معلومات حاصل کرو کہ کیا یہ نشان گریٹ لینڈ کی کسی خفیہ سرکاری ایجنسی کا تو

نہیں ہے"....... عمران نے کہا۔
"یس چیف"....... دوسری طرف سے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں
کہا گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔
"کیا راجر یہ اہم کام کر لے گا۔آپ نے چیف فارن ایجنٹ گراہم
کو کال کرنا تھا"....... بلیک زیرو نے کہا۔
"نہیں راجر زیادہ مناسب رہے گا۔اس کے تعلقات گریٹ لینڈ
میں سرکاری سطح پر بہت گہرے ہیں اس لئے میں نے راجر کے ذمے یہ
ٹاسک لگایا ہے"....... عمران نے جواب اور بلیک زیرو نے اثبات
میں سر ہلا دیا۔

سپیشل سیکشن کا چیف کروشر اپنے سیکشن آفس میں موجود تھا۔
اس نے ایچ ڈی کے باس کے حکم پر عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس
کے خلاف شیٹ لینڈ سے لے کر گریٹ لینڈ تک تمام انتظامات مکمل
کر لئے تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس نے گریٹ لینڈ سے پہلے آنے
والے ایئر فلائٹ سٹاپ اور گریٹ لینڈ کے درمیان کسی بھی
طیارے کو ٹارگٹ بنا کر فضا میں تباہ کرنے کے انتظامات بھی مکمل
کر لئے تھے اس لئے اب وہ پوری طرح مطمئن تھا کہ جیسے ہی اسے
باس کی طرف سے ان کی پاکیشیا سے روانگی کی اطلاع ملے گی اس کا
سیٹ اپ فوری طور پر حرکت میں آ جائے گا اور پھر ان لوگوں کی
موت یقینی ہو جائے گی۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک نوجوان مرد
اور ایک نوجوان لڑکی اندر داخل ہوئے۔
"اوہ۔ آج بھی جوڑی اکٹھی نظر آ رہی ہے"....... کروشر نے ہنستے

ہوئے کہا۔

" ہاں باس۔ میگی کے بغیر میں اپنے آپ کو ادھورا سمجھ رہا تھا"۔ نوجوان نے بھی جس کا نام ڈاف تھا ہنستے ہوئے کہا۔

" تم دونوں ایک دوسرے کے بغیر ادھورے ہو۔ بہرحال بیٹھو۔ تمہاری اس صلح کی خوشی میں تمہیں جام پیش کرتا ہوں"....... کروشر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھا کر کسی کو شراب آفس میں بھیجنے کا حکم دیا اور پھر رسیور رکھ دیا۔ آنے والے دونوں آفس ٹیبل کے سامنے پڑی ہوئی کرسیوں پر بیٹھ چکے تھے۔

" باس مجھے کرس نے بتایا ہے کہ آپ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف کوئی کارروائی کرنے والے ہیں"....... ڈاف نے کہا۔

" ہاں کرس نے تمہیں درست بتایا ہے۔ میں نے اس کارروائی کے تمام انتظامات کر لئے ہیں"....... کروشر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تو کیا پاکیشیا سیکرٹ سروس ایچ ڈی کے خلاف حرکت میں آچکی ہے"....... اس بار میگی نے کہا۔

" نہیں۔ نہ ہی وہ حرکت میں آئی ہے اور نہ اسے ایچ ڈی کے بارے میں کچھ معلوم ہے"....... کروشر نے جواب دیا تو ڈاف اور میگی دونوں کے چہروں پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک نوجوان ہاتھ میں ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوا۔ ٹرے میں شراب سے بھرے ہوئے تین جام رکھے ہوئے تھے۔

اس نے ایک ایک جام ان تینوں کے سامنے رکھا اور پھر واپس چلا گیا۔

" یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں باس۔ میں تو آپ کی بات کا مطلب ہی نہیں سمجھی"....... شراب پہنچانے والے آدمی کے باہر جاتے ہی میگی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو کروشر نے انہیں پوری تفصیل بتا دی۔

" باس آپ کا یہ سارا سیٹ اپ دھرے کا دھرے رہ جائے گا اور وہ عمران اور اس کے ساتھی ہماری گردنوں تک پہنچ جائیں گے"۔ ڈاف نے کہا تو کروشر بے اختیار اچھل پڑا۔

" کیا مطلب۔ یہ کیا کہہ رہے ہو۔ وہ زندہ رہیں گے تو ہم تک پہنچیں گے"....... کروشر نے اس بار قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

" آپ نے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی کارکردگی کے بارے میں صرف فائلوں میں پڑھا ہوا ہے جبکہ میں اس سے ذاتی طور پر ٹکرا چکا ہوں۔ ایچ ڈی میں آنے سے پہلے میں ڈی آئی اے میں تھا اور وہاں کئی بار ہمارا سابقہ اس عفریت سے پڑ چکا ہے اس لئے مجھے معلوم ہے کہ یہ لوگ کس انداز میں کام کرتے ہیں"....... ڈاف نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" میں نے تمہیں اپنے سیٹ اپ کی جو تفصیل بتائی ہے اس میں کہاں خامی ہے۔ یہ بتاؤ اور پھر اس سارے سیٹ اپ میں ہم تو سرے سے سامنے ہی نہیں آئیں گے۔ پھر وہ ہمارے سروں پر کیسے پہنچ جائے

گا"....... کروشر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" باس۔ عمران اس وقت تک حرکت میں نہیں آئے گا جب تک اسے ایچ ڈی کے بارے میں پوری معلومات نہ مل جائیں گی اور یہ معلومات ملتے ہی وہ گریٹ لینڈ نہیں جائے گا بلکہ سیدھا شیٹ لینڈ پہنچے گا اور آپ کا سیٹ اپ دھرے کا دھرا رہ جائے گا"....... ڈاف نے کہا۔

" لیکن شیٹ لینڈ آنے کے لئے بھی اسے پہلے پاکیشیا سے گریٹ لینڈ پہنچنا ہو گا پھر ہی وہ شیٹ لینڈ پہنچے گا اور جیسے ہی وہ پاکیشیا سے روانہ ہو گا مجھے اطلاع مل جائے گی اور ہمارا سیٹ اپ حرکت میں آجائے گا"....... کروشر نے کہا۔

" باس یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ وہاں سے سیدھا گریٹ لینڈ آئے۔ یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ وہ وہاں سے پہلے کسی اور ملک جائے اور پھر وہاں سے یہاں آئے اور یہ بھی ضروری نہیں ہے کہ وہ وہاں سے اپنی اصل شکل و صورت میں روانہ ہو۔ آپ کو ہر قسم کے امکانات کو سامنے رکھنا ہو گا"....... ڈاف نے کہا۔

" یہ اطلاع چیف باس نے دینی ہے۔ وہاں پاکیشیا میں اس کا اپنا سیٹ اپ ہے"....... کروشر نے جواب دیا تو ڈاف بے اختیار اچھل پڑا۔

" اوہ۔ اوہ باس۔ یہ تو اور بھی زیادہ خطرناک ہے اس کا مطلب ہے کہ چیف باس نے وہاں عمران کی نگرانی کے لئے کسی کو مقرر کیا

ہوا ہے اور عمران جیسا آدمی ایک لمحے میں اس نگرانی کرنے والے کو چیک کر لے گا اور پھر اس کی طرف سے اسے چیف باس کے بارے میں ساری معلومات مل جائیں گی"....... ڈاف نے جواب دیا۔

" چیف باس تمہاری طرح احمق نہیں ہے ڈاف۔ تم خواہ مخواہ اس سے مرعوب ہو رہے ہو۔ چیف باس نے یقیناً کوئی فول پروف انتظام کیا ہو گا"....... خاموش بیٹھی ہوئی میگی نے اچانک بولتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں غصہ تھا۔

" نہ تم اس عمران کو جانتی ہو اور نہ چیف باس۔ میں جانتا ہوں اس لئے جو کچھ کہہ رہا ہوں وہ درست ہے"....... ڈاف نے بھی غصیلے لہجے میں کہا۔

" ارے ارے تم آپس میں مت لڑو میں ابھی چیف باس سے بات کرتا ہوں۔ اور ڈاف کے خدشات اس تک پہنچا دیتا ہوں پھر جیسے وہ حکم دے گا ویسے ہی ہو گا"....... کروشر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے نیلے رنگ کے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" یس"....... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" کروشر بول رہا ہوں۔ چیف باس سے بات کراؤ"....... کروشر نے کہا۔

" اوکے ہولڈ کریں"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو"....... چند لمحوں بعد چیف باس کی مخصوص تحکمانہ آواز

سنائی دی۔

"کروشر بول رہا ہوں باس"...... کروشر نے کہا اور پھر اپ
سیٹ اپ کی تفصیل بتانی شروع کر دی۔

"گڈ۔ تم نے واقعی بہترین سیٹ اپ قائم کیا ہے۔ ویری گڈ"۔
دوسری طرف سے کہا گیا۔

"شکریہ باس لیکن ابھی تھوڑی دیر پہلے سپیشل ایجنٹ ڈاف او
میگی آئے ہیں۔ ڈاف اس بارے میں شکوک کا شکار ہے"...... کروش
نے ڈاف کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"کیسے شکوک"...... دوسری طرف سے باس نے چونک کر پوچھا
تو کروشر نے ڈاف سے ہونے والی تمام گفتگو کی تفصیل بتا دی۔

"ڈاف سے میری بات کراؤ"...... چیف باس نے کہا تو کروش
نے رسیور ڈاف کی طرف بڑھا دیا۔

"یس چیف باس میں ڈاف بول رہا ہوں"...... ڈاف نے انتہائی
مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ڈاف تمہارے خدشات درست ہیں۔ میں بھی ذاتی طور پر اس
عمران کو جانتا ہوں اس لئے میں نے وہاں ایسے انتظامات کئے ہیں کہ
عمران اس نگرانی کے بارے میں معلوم نہ کر سکے۔ میں نے وہاں
موجود رچرڈ کو حکم دیا ہے کہ وہ ایئرپورٹ پر اپنی جگہ بنائے اور پھ
وہاں جب بھی عمران اپنے ساتھیوں سمیت پہنچے چاہے وہ اصل شکل
میں ہو یا کسی میک اپ میں اس کے مخصوص قدوقامت اور اس کی

خصوصی فطرت کی وجہ سے اسے چیک کر کے وہ اس کی منزل اور
طیارے کے بارے میں تفصیلات مجھے پہنچائے گا ورنہ مجھے بھی معلوم
تھا کہ اگر رچرڈ نے ویسے عمران کی نگرانی کی تو عمران اسے چیک کر
کے خود اسی سے ہی ساری معلومات حاصل کر لے گا"...... چیف
باس نے کہا۔

"چیف باس آپ نے واقعی درست سوچا ہے۔ اب میں مطمئن
ہوں"...... ڈاف نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"اوکے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی
رابطہ ختم ہو گیا تو ڈاف نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

"چیف باس کے ذہن میں بھی وہی بات تھی جس کا اظہار میں
نے کیا تھا اس لئے اب میں مطمئن ہوں"...... ڈاف نے کروشر اور
میگی سے مخاطب ہو کر کہا اور ان دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"ویسے اگر اس عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف مجھے
کھل کر کام کرنے کا موقع ملتا تو زیادہ بہتر تھا۔ میں نے بھی اس
عمران کے بارے میں بہت کچھ سن رکھا ہے"...... میگی نے کہا۔

"مجھے یقین ہے کہ ایسا موقع بہرحال آ جائے گا"...... ڈاف نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا تم پھر یہ کہنا چاہتے ہو کہ میرا قائم کردہ سیٹ
اپ ناکام رہے گا"...... اس بار کروشر نے قدرے غصیلے لہجے میں
کہا۔

"باس ناراض ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ عمران کی موت کے لئے نجانے اب تک اس جیسے کتنے سیٹ اپ قائم کئے گئے ہیں لیکن ہر بار وہ ایسے سیٹ اپ سے بچ نکلتا ہے۔ ایکریمیا، روسیاہ، گریٹ لینڈ، کارمن اور اس جیسے بے شمار ممالک کی سرکاری تنظیموں کے علاوہ بے شمار بین الاقوامی مجرم تنظیموں نے عمران کو ختم کرنے کی کوششیں کی ہیں لیکن آج تک وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکیں۔ آپ کا سیٹ اپ صرف اس صورت میں کامیاب ہو سکتا ہے کہ عمران کو اس بارے میں معلومات حاصل نہ ہو سکیں ورنہ وہ صاف بچ جائے گا"...... ڈاف نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ فی الحال اس کے سوا اور کیا کیا جا سکتا ہے"...... کروشر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"باس آپ مجھ سے وعدہ کریں کہ اگر سپیشل سیکشن کو کھل کر عمران اور اس کے ساتھیوں کے مقابل آنا پڑا تو آپ یہ ٹاسک مجھے دیں گے"...... ڈاف نے کہا

"تم تو پہلے ہی اس سے مرعوب نظر آتے ہو۔ تم اس کے خلاف کیا کام کرو گے۔ باس یہ مشن آپ مجھے دیں گے"...... میگی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں اس سے مرعوب نہیں ہوں لیکن چونکہ میں اسے جانتا ہوں اس لئے میں نے یہ ساری باتیں کی ہیں"...... ڈاف نے جواب دیا۔

"مجھے ڈاف کی صلاحیتوں کا بخوبی علم ہے اور چیف باس بھی جانتے

ہیں اس لئے بے فکر رہو۔ اگر ایسا کوئی موقع آیا تو تم دونوں کو ہی اس کے مقابل آنا ہو گا"...... کروشر نے مسکراتے ہوئے کہا اور ان دونوں کے چہرے بے اختیار کھل اٹھے۔

سپیشل فون کی گھنٹی بجتے ہی عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا
لیا۔ وہ دانش منزل کے آپریشن روم میں ہی موجود تھا۔
"یس"....... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔
"راجر بول رہا ہوں چیف گریٹ لینڈ سے"....... دوسری طرف
سے سپیشل فارن ایجنٹ راجر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔
"یس کیا رپورٹ ہے"....... عمران نے کہا۔
"چیف جس فرم کا پتہ آپ نے دیا تھا اس نام کی کوئی فرم ناڈرن
میں موجود نہیں ہے اور میں نے بندرگاہ سے یہ بھی معلوم کیا ہے کہ
پاکیشیا سے اس نام پر مشینری بک ہو کر آئی ہے یا نہیں تو وہاں
ریکارڈ کے مطابق اس پتے پر مشینری وصول ہی نہیں ہوئی"۔ دوسری
طرف سے کہا گیا۔
"ایچ ڈی کے بارے میں کیا معلومات ہیں"....... عمران نے سرد

لہجے میں کہا۔
"چیف اس نام کی کوئی تنظیم گریٹ لینڈ میں نہیں ہے نہ
سرکاری اور نہ غیر سرکاری"....... راجر نے جواب دیا۔
"کیا تمہاری معلومات حتمی ہیں"....... عمران نے ہونٹ چباتے
ہوئے کہا۔
"یس چیف"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔
"اوکے"....... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔
"اس بار تو ہم واقعی اندھیرے میں ہیں۔ کسی طرف سے کوئی
روشنی کی کرن ہی سامنے نہیں آ رہی"....... بلیک زیرو نے کہا۔
"حیرت ہے کہ اتنی بڑی واردات ہوئی ہے اور کسی طرف سے
کوئی کلیو ہی نہیں مل رہا کہ ہم کام کر سکیں"....... عمران نے ہونٹ
چباتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی عام
فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔
"ایکسٹو"....... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔
"جولیا بول رہی ہوں سر"....... دوسری طرف سے جولیا کی
مؤدبانہ آواز سنائی دی۔
"یس"....... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔
"سر صدیقی اور چوہان نے رپورٹ دی ہے کہ سیکواڈ نامی کمپنی کا
کہیں وجود نہیں ہے۔ یہ فرضی کمپنی ہے۔ انہوں نے مکمل چیکنگ کر
لی ہے"....... جولیا نے کہا۔

"اوکے"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یعنی ٹائیں ٹائیں فش"...... عمران نے رسیور رکھ کر منہ بناتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"ضروری نہیں ہے عمران صاحب کہ سب معلومات ہمیں یہاں بیٹھے بیٹھے مل جائیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"میں تو کھڑے کھڑے بھی معلومات حاصل کر سکتا ہوں لیکن معلومات بھی تو ملیں"...... عمران نے کہا اور بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"اب تو کسی نجومی سے رابطہ کرنا پڑے گا یہی آخری حل رہ گیا ہے"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد عمران نے کہا اور بلیک زیرو ایک بار پھر بے اختیار ہنس پڑا۔

"عمران صاحب کہیں یہ کام بلیک تھنڈر کا نہ ہو۔ وہی اس قدر خفیہ کارروائی کر سکتی ہے اور ایسی انتہائی جدید ترین مشینری بھی وہی تنظیم استعمال کرنے کی عادی ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہونے کو تو یہ کارروائی پاکیشیا سیکرٹ سروس کی بھی ہو سکتی ہے۔ مسئلہ تو کسی کلیو ملنے کا ہے۔ اب ہم اخبار میں تو تلاش کلیو کا اشتہار دینے سے رہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں ہلکی سی جھنجھلاہٹ کا تاثر موجود تھا اور بلیک زیرو بے اختیار مسکرا کر رہ گیا۔ وہ عمران کی جھنجھلاہٹ کی وجہ سمجھتا تھا اور اس سے محظوظ بھی ہو رہا تھا۔

"آپ کی ریڈی میڈ کھوپڑی ان دنوں شاید کام نہیں کر رہی"۔ بلیک زیرو نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"اس کی اماں بی سے اوور ہالنگ کرانی پڑے گی پھر کام کرے گی"...... عمران نے یکلخت مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو چونک پڑا۔

"اماں بی سے اوور ہالنگ۔ اوہ آپ کا مطلب ہے کہ اماں بی آپ کے سر پر جوتیاں ماریں تب اوور ہالنگ ہو گی"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں ڈھیٹ کھوپڑیاں اسی طرح اوور ہال ہوتی ہیں"...... عمران نے کہا اور بلیک زیرو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"ارے ایک منٹ"...... عمران نے یکلخت چونک کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھا لیا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جولیا بول رہی ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی جولیا کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... جولیا کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا تھا۔

"صفدر کو ہدایات دو کہ وہ رابرٹ کے حلیے کو مدنظر رکھ کر ایئرپورٹ کا ریکارڈ چیک کرائے۔ رابرٹ کے غائب ہونے کا مطلب ہے کہ وہ واپس چلا گیا ہے اور اگر ایسا نہیں بھی ہے تو صفدر سے کہہ

دو کہ وہ کم از کم چھ ماہ تک کا ریکارڈ چیک کرے ۔ رابرٹ بہرحال اس دوران پاکیشیا آیا ہو گا"....... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"لیکن سر ایسے لوگ اپنے اصل ناموں اور حلیوں سے تو نہیں آتے"....... جولیا نے کہا۔

"ہاں ایسا ہو سکتا ہے۔ لیکن عام انسانی نفسیات کے مطابق جب رابرٹ یہاں آیا ہو گا تو اس وقت اس کے ذہن میں یہ بات ہو گی کہ اس کے بارے میں کسی کو علم نہیں ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہ اصل نام سے ہی آیا ہو اور اگر نام نہ ہو تو ہو سکتا ہے کہ اس کا حلیہ وہی ہو جو بتایا گیا ہے۔ اب کمپیوٹر ریکارڈ میں باقی تفصیل کے ساتھ فوٹو بھی محفوظ کئے جاتے ہیں"....... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یس سر"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"یا اللہ تو رحیم و کریم ہے تو ہی کوئی امید کی کرن پیدا کر دے"....... عمران نے رسیور رکھ کر باقاعدہ دعا کے انداز میں ہاتھ اٹھاتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو مسکرا دیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی دوبارہ بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"....... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"جولیا بول رہی ہوں سر"....... دوسری طرف سے جولیا کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ دی ہے صفدر نے"....... عمران نے مخصوص لہجے میں پوچھا۔

"صفدر کی رپورٹ کے مطابق رابرٹ مارسن نامی آدمی کا حلیہ بتائے ہوئے حلیے کے مطابق ہے اور یہ شخص شیٹ لینڈ کا باشندہ ہے اور اس کی آمد گریٹ لینڈ سے ہوئی تھی اور یہ واپس نہیں گیا"۔ جولیا نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ یہی حال بلیک زیرو کا بھی ہوا۔

"اس کا وہاں کا پتہ کیا ہے"....... عمران نے پوچھا۔

"جان کلب ڈارسن روڈ"....... جولیا نے جواب دیا۔

"او کے"....... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"شیٹ لینڈ تو شاید ایک بڑا جزیرہ ہے اور گریٹ لینڈ کے تحت ہے"....... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں خاصا بڑا جزیرہ ہے"....... عمران نے اثبات میں سر ہلایا اور ایک بار پھر رسیور اٹھا کر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"گریٹ لینڈ کے تحت ایک بڑا جزیرہ شیٹ لینڈ ہے۔ کیا اس کا علیحدہ رابطہ نمبر ہے یا گریٹ لینڈ کے ذریعے وہاں کال ہوتی ہے"۔ عمران نے کہا۔

"آپ ہولڈ کریں میں کمپیوٹر سے معلوم کرتی ہوں"....... دوسری

طرف سے کہا گیا۔

"تھینک یو"....... عمران نے کہا۔

"ہیلو سر۔ کیا آپ لائن پر ہیں"....... چند لمحوں بعد انکوائری آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

"یس"....... عمران نے جواب دیا۔

"شیٹ لینڈ کا علیحدہ سیٹ اپ ہے جناب"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"پھر وہاں کا رابطہ نمبر بتا دیں"....... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے اس کا شکریہ ادا کر کے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس انکوائری پلیز"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی لیکن بلیک زیرو دوسری طرف سے بولنے والی کا لہجہ سن کر ہی سمجھ گیا کہ انکوائری آپریٹر شیٹ لینڈ کی ہے کیونکہ شیٹ لینڈ کی زبان تو گریٹ لینڈ والوں کی تھی۔ البتہ لہجہ مختلف تھا۔

"جان کلب ڈارسن روڈ کا نمبر دیں"....... عمران نے بھی شیٹ لینڈ کے مخصوص لہجے میں کہا اور دوسری طرف سے ایک نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے اس کا شکریہ ادا کیا اور پھر کریڈل دبا کر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جان کلب"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی

دی۔

"میں لارڈ سموئیل کا سیکرٹری بول رہا ہوں۔ لارڈ صاحب مسٹر رابرٹ مارسن سے بات کرنا چاہتے ہیں"....... عمران نے گریٹ لینڈ کے مشہور لارڈ کا نام لیتے ہوئے کہا۔ اس بار اس کا لہجہ خالصتاً گریٹ لینڈ والوں کا ہی تھا۔

"اوہ سر۔ وہ تو کافی عرصے سے ایشیا گئے ہوئے ہیں ابھی تک ان کی واپسی نہیں ہوئی"....... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ایشیا تو براعظم ہے محترمہ۔ کس ملک گئے ہیں"....... عمران نے کہا۔

"یہ تو معلوم نہیں ہے۔ مجھے تو صرف اتنا بتایا گیا ہے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یہاں کوئی ایسا آدمی ہے جو ان کے بارے میں مزید تفصیل بتا سکے کیونکہ لارڈ صاحب ان سے ہر صورت میں بات کرنا چاہتے ہیں"....... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ آپ جنرل مینجر جناب گوڈے سے بات کر لیں میں بات کرا دیتی ہوں"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ گوڈے بول رہا ہوں جنرل مینجر"....... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"سیکرٹری ٹو لارڈ سموئیل فرام گریٹ لینڈ"....... عمران نے کہا۔

"یس فرمایئے"....... دوسری طرف سے اس بار بولنے والے کا لہجہ

مؤدبانہ ہو گیا تھا۔

" لارڈ صاحب مسٹر رابرٹ مارسن سے بات کرنا چاہتے ہیں
یہ بتایا گیا ہے کہ وہ ایشیا گئے ہوئے ہیں۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں ک
کس ملک گئے ہیں اور وہاں کا فون نمبر کیا ہے "...... عمران نے کہا

" سوری سر۔ فون نمبر اور پتے کا تو علم نہیں ہے ویسے وہ ایشیا
ملک پاکیشیا گئے ہوئے ہیں "...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا

" کیا کسی بزنس ٹور پر گئے ہیں "...... عمران نے کہا۔

" مجھے تو معلوم نہیں ہے جناب ویسے وہ مالک ہیں اس لئے
کیا کہہ سکتا ہوں۔ جاتے وقت انہوں نے مجھے صرف اتنا کہا تھا ک
پاکیشیا ایک اہم کام کے سلسلے میں جا رہے ہیں اور ہو سکتا ہے ک
کی واپسی میں کافی وقت لگ جائے اور ضرورت پڑنے پر وہ خود
کر لیں گے لیکن پھر ان کا فون بھی نہیں آیا اور نہ وہ ابھی تک
آئے ہیں "...... جنرل مینجر نے اس بار تفصیل سے جواب دیا۔

" اوکے شکریہ "...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے
اختیار ایک طویل سانس لیا۔

" اماں بی کی ابھی جوتیاں پڑی نہیں ہیں لیکن کھوپڑی نے
شروع کر دیا ہے "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک
بے اختیار ہنس پڑا۔

" ویسے عمران صاحب شیٹ لینڈ تو گریٹ لینڈ کے تحت ہے
لئے رابرٹ کا تعلق جس تنظیم سے بھی ہو گا بہر حال اس کا ہیڈ

گریٹ لینڈ میں ہی ہو سکتا ہے "...... بلیک زیرو نے کہا۔

" ہاں اب فارن ایجنٹ راجر سے دوبارہ بات کرنی ہو گی "۔ عمران
نے کہا اور ایک بار پھر رسیور اٹھا کر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع
کر دیئے۔

" سپر کلب "...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے نسوانی
آواز سنائی دی۔

" راجر سے کہو کہ سپیشل کال کرے "...... عمران نے کہا اور
رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد سپیشل فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران
نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس "...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

" راجر بول رہا ہوں باس "...... دوسری طرف سے راجر کی
مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

" اطلاع ملی ہے کہ شیٹ لینڈ کے جان کلب کا رابرٹ مارسن نامی
آدمی جو شاید اس کلب کا مالک ہے۔ پاکیشیا میں لیبارٹری کے خلاف
کام کرتا رہا ہے اور اب غائب ہو چکا ہے۔ وہ واپس بھی نہیں گیا۔ تم
معلوم کرو کہ رابرٹ کا تعلق کس تنظیم سے ہے اور کس کے کہنے پر
پاکیشیا گیا تھا "...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

" یس سر۔ میں ابھی معلوم کر لیتا ہوں۔ شیٹ لینڈ میں میرا ایک
خاص مخبر موجود ہے اور اسے وہاں کی ہر بات کا علم ہوتا ہے "۔
دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ جلد از جلد معلومات کر کے اطلاع دو"....... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد سپیشل فون کی گھنٹی دوبارہ بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"....... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"راجر بول رہا ہوں سر"....... دوسری طرف سے راجر کی آواز سنائی دی۔

"یس کیا رپورٹ ہے"....... عمران نے کہا۔

"رابرٹ مارسن جان کلب کا مالک ہے۔ وہ بنیادی طور پر شیٹ لینڈ کا ہی باشندہ ہے۔ گریٹ لینڈ کے ایک سنڈیکیٹ جسے ریڈ سنڈیکیٹ کہا جاتا ہے کا وہ خاص آدمی ہے اور سنڈیکیٹ کے لئے ہی کام کرتا ہے"....... راجر نے جواب دیا۔

"ریڈ سنڈیکیٹ کا اصل آدمی کون ہے"....... عمران نے پوچھا۔

"اس کے اصل آدمی کا نام ماسٹر ہے اور ان کا مین اڈا سٹارم کلب ہے۔ یہ سٹارم کلب ماسٹر کی ملکیت ہے لیکن وہ غنڈوں اور پیشہ ور قاتلوں کا سنڈیکیٹ ہے"....... راجر نے جواب دیا۔

"کیا ماسٹر کے بارے میں معلومات تم حاصل کر سکتے ہو"۔ عمران نے مخصوص لہجے میں پوچھا۔

"نو سر۔ میرا ایسے لوگوں سے قطعی رابطہ نہیں ہے"....... دوسری طرف سے راجر نے جواب دیا۔

"اوکے"....... عمران نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے ٹون آنے پر ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"گراہم کارپوریشن"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"گراہم سے کہو پاکیشیا سپیشل کال کرے"....... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"سنڈیکیٹ ایسا مشن ہاتھ میں نہیں لے سکتا یہ تو خالصتاً تربیت یافتہ افراد کا کام ہے"....... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں لیکن ہو سکتا ہے کہ اس رابرٹ کی دوہری شخصیت ہو۔ بہرحال گراہم اس کا کھوج نکال لے گا۔ وہ اس فیلڈ میں کام کرنے کا ماہر ہے"....... عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد سپیشل فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"....... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"گراہم بول رہا ہوں باس"....... دوسری طرف سے فارن ایجنٹ گراہم کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"پاکیشیا میں ایک لیبارٹری کو تباہ کر کے ایک فارمولا چوری کر لیا گیا ہے اور اس کام میں مین آدمی شیٹ لینڈ کے ایک کلب جس کا نام جان کلب ہے کا مالک رابرٹ مارسن تھا۔ رابرٹ مارسن کے بارے میں جو معلومات ملی ہیں اس کے مطابق اس کا تعلق گریٹ

لینڈ کے ریڈ سنڈیکیٹ سے تھا لیکن جس انداز میں یہاں مشن مکمل
کیا گیا ہے وہ انتہائی تربیت یافتہ افراد کا کام ہے اور یہاں ایک ا
کارڈ بھی مجرموں کی تحویل میں دیکھا گیا ہے جس پر پھانسی پر لٹکے
ہوئے ایک آدمی کی تصویر تھی جس کے نیچے ایچ ڈی کے حروف لکھے
ہوئے تھے۔ تم معلومات کرو کہ رابرٹ کا تعلق اصل میں کس تنظیم
سے تھا اور یہ نشان اور حروف کس تنظیم کے ہیں اس کے لئے تمہیں
ریڈ سنڈیکیٹ کے کسی خاص آدمی سے معلومات مل سکتی ہیں۔"
عمران نے اس بار پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ وہاں میرا ایک خاص مخبر موجود ہے سر۔ میں معلومات
کرتا ہوں سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"جس قدر جلد ممکن ہو سکے اطلاعات مہیا کرو"...... عمران نے
سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً
ایک گھنٹے بعد ایک بار پھر سپیشل فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے
ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"گراہم بول رہا ہوں باس۔ میں نے رابرٹ کے بارے میں جو
معلومات حاصل کی ہیں اس کے مطابق اس کا تعلق صرف ریڈ
سنڈیکیٹ سے ہے اور ریڈ سنڈیکیٹ سوائے عام جرائم کے اور کسی
جرم میں ملوث نہیں ہے۔ البتہ رابرٹ کے ایک انتہائی قریبی دوست
سے یہ اطلاع ملی ہے کہ رابرٹ کا شیٹ لینڈ کی کسی خفیہ سرکاری

تنظیم سے بھی تعلق ہے لیکن اس تنظیم کے بارے میں مزید معلومات
ابھی حاصل نہیں ہوئیں۔ البتہ میں نے اس بارے میں چند باخبر
آدمیوں کے ذمے لگا دیا ہے جیسے ہی کوئی اطلاع ملی میں رپورٹ دے
دوں گا"...... دوسری طرف سے گراہم نے کہا۔

"وہ سرکاری تنظیم شیٹ لینڈ کی کیسے ہو سکتی ہے وہ تو گریٹ
لینڈ کی ہو گی۔ شیٹ لینڈ گریٹ لینڈ کے ماتحت ہے"...... عمران
نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"باس گذشتہ سال سے شیٹ لینڈ گریٹ لینڈ کی براہ راست
ماتحتی سے نکل گیا ہے اب صرف گورنر جنرل گریٹ لینڈ کا ہوتا ہے۔
باقی اسے آزاد جزیرہ قرار دے دیا گیا ہے اور دوسری بات یہ باس کہ
شیٹ لینڈ نے اپنی علیحدہ فوج بھی تیار کر لی ہے اور وہاں دن رات
دفاعی اسلحے پر بھی کام ہو رہا ہے اور اس سلسلے میں جو معلومات مل
رہی ہیں اس کے مطابق گریٹ لینڈ کا دشمن ملک ٹرانس شیٹ لینڈ
کی درپردہ امداد کر رہا ہے تاکہ شیٹ لینڈ مکمل طور پر گریٹ لینڈ سے
آزادی حاصل کر لے اس لئے اب وہاں تمام کام اس انداز میں ہو
رہے ہیں کہ جیسے وہ علیحدہ ملک ہو اور باس شیٹ لینڈ کے قریب دو
اور بڑے جزیرے جو پہلے ٹرانس کے ماتحت تھے انہیں بھی شیٹ لینڈ
کے ماتحت کر دیا گیا تاکہ شیٹ لینڈ کو علیحدہ ملک بنوایا جا سکے اس
لئے شیٹ لینڈ کی بھی سرکاری خفیہ تنظیمیں ہو سکتی ہیں"۔ گراہم
نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن گریٹ لینڈ یہ کیسے برداشت کر سکتا ہے کیونکہ شیٹ لینڈ میں گریٹ لینڈ نے انتہائی جدید اسلحہ تیار کرنے کی بہت سی لیبارٹریاں قائم کر رکھی تھیں"...... عمران نے کہا۔

"اب یہ لیبارٹریاں شیٹ لینڈ کے تحت ہیں۔ اصل میں ان دنوں گریٹ لینڈ کی اسمبلی میں ان افراد کی کثرت ہے جن کا تعلق کسی نہ کسی انداز میں شیٹ لینڈ سے ہے اس لئے یہ تمام کارروائی کی جا رہی ہے"...... گراہم نے کہا۔

"اوکے۔ بہرحال تم اس خفیہ سرکاری تنظیم کے بارے میں جلد از جلد معلومات حاصل کرو"...... عمران نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"تو اب شیٹ لینڈ عملی طور پر علیحدہ ملک بن چکا ہے"۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ان دنوں ایسا ہی ہو رہا ہے۔ چھوٹے چھوٹے جزیرے بھی علیحدہ ملک بنتے جا رہے ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلایا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے اٹھتے ہی بلیک زیرو بھی احتراماً اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"میں لائبریری میں جا کر شیٹ لینڈ کے بارے میں مزید معلومات چیک کر لوں کیونکہ میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ اب ہمیں وہیں مشن مکمل کرنا ہو گا"...... عمران نے کہا اور تیزی سے مڑ کر لائبریری

کی طرف بڑھ گیا۔ پھر تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد وہ واپس آپریشن روم میں پہنچا ہی تھا کہ سپیشل فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور عمران نے اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"گراہم بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے فارن ایجنٹ گراہم کی آواز سنائی دی۔

"باس ایچ ڈی کے بارے میں اتنی اطلاع ملی ہے کہ یہ تنظیم شیٹ لینڈ کی خفیہ سرکاری تنظیم ہے۔ پورا نام ہینگنگ ڈیتھ ہے۔ خاصی وسیع اور باوسائل تنظیم ہے اور اس کا جال نہ صرف شیٹ لینڈ بلکہ گریٹ لینڈ میں بھی پھیلا ہوا ہے لیکن یہ تنظیم انتہائی خفیہ ہے۔ اس کے بارے میں کچھ بھی معلوم نہیں ہو سکا۔ البتہ اتنا مزید معلوم ہوا ہے کہ اس تنظیم سے ایک آدمی کروشر متعلق ہے اور کروشر کا شیٹ لینڈ میں برگرز کا کاروبار ہے۔ کروشر برگرز نہ صرف شیٹ لینڈ میں بلکہ گریٹ لینڈ میں بھی بے حد مشہور ہیں لیکن کروشر سامنے نہیں آتا۔ وہ خفیہ رہتا ہے صرف اس کا نام چلتا ہے"...... گراہم نے جواب دیا۔

"وہ رہتا کہاں ہے۔ شیٹ لینڈ میں یا گریٹ لینڈ میں"۔ عمران نے پوچھا۔

"کہا تو یہی جاتا ہے کہ وہ شیٹ لینڈ میں ہی رہتا ہے لیکن بہرحال حتمی طور پر معلوم نہیں ہو سکا"...... گراہم نے جواب دیا۔

"اس کے کاروبار سے متعلق کسی بڑے آدمی کو اغوا کر کے اس سے معلومات حاصل کرو"....... عمران نے کہا۔

"یس باس۔ میں نے پہلے ہی اس سلسلے میں کام شروع کیا ہوا ہے۔ اگر کام ہو گیا تو زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹے تک مزید معلومات مل جائیں گی"....... گراہم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے"....... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"بہرحال یہ تو کنفرم ہو گیا کہ ایچ ڈی سے مطلب ہینگنگ ڈیتھ ہی ہے لیکن نام عجیب ہے۔ اس کا اصل مقصد کیا ہو گا"....... بلیک زیرو نے کہا۔

"وہی ڈی ایجنٹوں والا کام کہ جو نظر آئے اڑا دو"....... عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد ایک بار پھر سپیشل فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"....... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"گراہم بول رہا ہوں باس۔ ابھی ابھی اطلاع ملی ہے کہ کروشر ایچ ڈی کے سپیشل سیکشن کا چیف ہے۔ اس سے زیادہ معلوم نہیں ہو سکا"....... گراہم نے کہا۔

"کیسے معلوم ہوا ہے"....... عمران نے مخصوص لہجے میں پوچھا۔

"کروشر برگرز بزنس کا جنرل مینجر ایک آدمی ٹارسن ہے۔ اس کی ایک خاص عورت ہے۔ اس عورت سے معلومات ملی ہیں"۔ گراہم

نے جواب دیا۔

"اس ٹارسن کو اغوا کرانا تھا۔ اگر اس کی عورت یہ بات جانتی ہے تو ظاہر ہے وہ اس بارے میں کہیں زیادہ جانتا ہو گا"....... عمران نے کہا۔

"وہ بزنس ٹور کے سلسلے میں کارمن گیا ہوا ہے اور اس کی واپسی ایک ہفتے بعد ہو گی"....... گراہم نے کہا۔

"اوکے"....... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"مطلب ہے کہ اب ایک ہفتے تک انتظار کرنا پڑے گا"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں۔ یہ بات سامنے آ گئی ہے کہ رابرٹ کا تعلق ایچ ڈی سے ہے اور ایچ ڈی کا تعلق شیٹ لینڈ سے ہے اور شیٹ لینڈ کے بارے میں بھی معلومات مل گئی ہیں اس لئے اب باقی کام پاکیشیا سیکرٹ سروس خود کرے گی"....... عمران نے کہا۔

"تو آپ شیٹ لینڈ جائیں گے"....... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ بہرحال وہ فارمولا بھی واپس لانا ہے اور اس ہینگنگ ڈیتھ کو بھی اصل ہینگنگ ڈیتھ بنانا ہے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھا لیا تاکہ جولیا کو ٹیم کے سلسلے میں ہدایات دے سکے۔

سیاہ رنگ اور نئے ماڈل کی کار خاصی تیز رفتاری سے جاسٹی
باہر جانے والی فراخ سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔
سٹیئرنگ پر ایک لمبے قد کا نوجوان بیٹھا ہوا تھا۔ جب کہ سائیڈ سیٹ
پر اور آدمی موجود تھا جس کی بڑی بڑی مونچھیں تھیں۔ عقبی سیٹ پر
ایک تھیلا موجود تھا جو مستطیل شکل کا تھا اور خاصا بڑا تھا۔

"جلدی چلاؤ کار رافٹ کہیں طیارہ کراس نہ کر جائے اور ہم لیٹ
ہو جائیں"...... سائید سیٹ پر بیٹھے ہوئے بڑی بڑی مونچھوں والے
نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"فکر نہ کرو ایم ابھی طیارہ جاسٹی پہنچا ہی نہیں اور پھر یہاں اس
نے نصف گھنٹے تک رکنا بھی ہے۔"...... سٹیئرنگ پر موجود نوجوان
نے جس کا نام رافٹ تھا، مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"پھر بھی تیز کار چلاؤ تاکہ تمام انتظامات پہلے سے مکمل ہو

سکیں"...... بڑی بڑی مونچھوں والے ایم نے جواب دیا اور رافٹ
نے کار کی رفتار پہلے سے زیادہ تیز کر دی۔ شہر سے باہر نکل کر وہ تقریباً
پندرہ منٹ تک تو اسی مین روڈ پر چلتے رہے پھر رافٹ نے کار ایک
سائڈ روڈ پر موڑی اور آگے بڑھتے چلے گئے۔ کافی فاصلے پر ایک دس
منزلہ بڑی سی عمارت نظر آ رہی تھی جس پر ایک جہازی سائز کا نیون
سائن جل بجھ رہا تھا۔ نیون سائن کے مطابق یہ ایگاڈو ہوٹل تھا۔
تھوڑی دیر بعد کار ہوٹل کے کمپاؤنڈ گیٹ میں داخل ہو کر مین گیٹ
کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ مین گیٹ کے سامنے لے جا کر رافٹ نے کار
روک دی۔

"کار پارک کر کے جلدی پہنچو"...... ایم نے دروازہ کھول کر نیچے
اترتے ہوئے کہا اور پھر اس نے نے عقبی دروازہ کھولا اور اس میں
موجود بیگ کو باہر گھسیٹ لیا۔

"مجھے دے دیجئے"...... ایک ویٹر نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ یہ میں خود اٹھاؤں گا"...... ایم نے خشک اور سرد لہجے
میں کہا تو آگے بڑھتا ہوا ویٹر رک گیا۔ ایم تھیلا اٹھائے مین گیٹ سے
اندر داخل ہوا اور سیدھا کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔

"یس سر"...... کاؤنٹر پر موجود ایک نوجوان اور خوبصورت لڑکی
نے کاروباری انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا نام ایم ہے اور کمرہ نمبر آٹھ دسویں منزل میرے نام بک
ہے"...... ایم نے کہا۔

"اوہ۔ یس سر"...... لڑکی نے جواب دیا اور پھر مڑ کر اس نے بورڈ پر موجود ایک چابی اتاری اور ایم کی طرف بڑھا دی۔

"تھینک یو"...... ایم نے کہا اور پھر تھیلا اٹھائے وہ لفٹ کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ دسویں منزل کے ایک کمرے میں موجود تھا۔ تھوڑی دیر بعد دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی۔

"یس کم ان"...... ایم نے کہا تو دروازہ کھلا اور رافٹ اندر داخل ہوا۔

"جا کر چیکنگ کرو سپاٹ کی کیا پوزیشن ہے"...... ایم نے رافٹ سے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... رافٹ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ الٹے پاؤں واپس مڑ کر کمرے سے باہر نکل گیا جبکہ ایم نے رسیور اٹھایا اور فون پیس کے نیچے موجود بٹن پریس کر کے اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ایئر پورٹ"...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ایشیا کاؤنٹر سے بات کرائیں"...... ایم نے کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ایشیا کاؤنٹر ایئر پورٹ"...... ایک اور نسوانی آواز سنائی دی۔

"روزی میں ایم بول رہا ہوں"...... ایم نے اس بار نام لیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ یس"...... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

"پاکیشیا سے آنے والی فلائٹ پہنچ گئی ہے یا نہیں"...... ایم نے پوچھا۔

"نہیں۔ دس منٹ بعد پہنچنے والی ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تم ان مسافروں کے بارے میں پوری طرح محتاط رہنا جن کے بارے میں تمہیں بتایا گیا تھا۔ اگر وہ ڈراپ ہو جائیں تو مجھے ٹرانسمیٹر پر اطلاع دینی ہے اور اگر ڈراپ نہ ہوں تو پھر فلائٹ کی روانگی سے پہلے مجھے اطلاع دینی ہے۔ سمجھ گئی ہو"...... ایم نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ایسا ہی ہو گا۔ بے فکر رہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور ایم نے رسیور رکھ دیا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور رافٹ اندر داخل ہوا۔

"سپاٹ خالی ہے"...... رافٹ نے اندر آ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"او کے۔ آؤ پھر چلیں"...... ایم نے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک طرف رکھا ہوا تھیلا بھی اٹھا لیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ مخصوص سیڑھیاں چڑھتے ہوئے ہوٹل کی چھت پر پہنچ گئے جہاں ایک طرف باقاعدہ شیڈ سا بنا ہوا تھا۔

"سیڑھیوں کا دروازہ بند کر دو تاکہ کوئی اچانک نہ آ جائے"۔ ایم نے اس شیڈ کی طرف بڑھتے ہوئے رافٹ سے کہا اور رافٹ نے

اثبات میں سر ہلا دیا۔ شیڈ میں پہنچ کر ایم نے تھیلا کھولا اور پہلے اس میں سے ایک دوربین نکال کر اس نے اسے گلے میں لٹکا لیا اور پھر تھیلے میں سے ایک عجیب سی ساخت کی میزائل گن اور اس کے لانچر کے پارٹس نکال نکال کر رکھنے شروع کر دیئے۔ پھر اس نے لانچر کو فٹ کر کے اسے شیڈ میں ایک مخصوص جگہ پر نصب کر دیا۔ اس کے بعد اس نے میزائل گن کے پارٹس کو جوڑا اور گن کو اس لانچر پر نصب کرنا شروع کر دیا۔ رافٹ خاموش کھڑا یہ سب کچھ ہوتا دیکھ رہا تھا۔ پھر سیٹنگ مکمل کرنے کے بعد ایم نے اپنے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک سیاہ رنگ کا پتلا لیکن لمبا سا ڈبہ نکالا اور اس کو میزائل گن کی ایک مخصوص جگہ پر فٹ کرنا شروع کر دیا۔ اسے فٹ کرنے کے بعد اس نے گلے میں لٹکی ہوئی دوربین کو آنکھوں سے لگایا اور ایک مخصوص سمت میں دیکھنا شروع کر دیا۔ اب اسے جاسٹی ایئرپورٹ کا رن وے واضح طور پر نظر آ رہا تھا لیکن اس کی نظریں ایئرپورٹ پر چاروں طرف لگے ہوئے اونچے کھمبوں کے ساتھ نیلے رنگ کے مخصوص بڑے بڑے غباروں پر جمی ہوئی تھی۔ جاسٹی میں ہوا کا رخ اچانک تبدیل ہو جایا کرتا تھا اس لئے یہاں ہر طرف ایسے غبارے لگائے گئے تھے تاکہ پائلٹ جہاز کو اتارتے ہوئے اور واپس فضا میں لے جاتے ہوئے ان غباروں کی مدد سے ساتھ ساتھ ہوا کا رخ چیک کرتا رہے۔ ایم کافی دیر تک ان غباروں کو دیکھتا رہا۔ پھر اس نے دوربین آنکھوں سے ہٹائی اور اس سیاہ ڈبے پر موجود چھوٹے

چھوٹے کئی بٹنوں کو یکے بعد دیگرے پریس کرنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے ہاتھ ہٹا دیا اور اب اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

"طیارے کو ایسی جگہ ہٹ کرنا ایم کہ اس کا ملبہ آبادی پر نہ گرے"...... رافٹ نے کہا۔

"ہاں مجھے معلوم ہے تم فکر مت کرو۔ ملبہ سمندر میں ہی گرے گا"...... ایم نے جواب دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس کی جیب سے ہلکی ہلکی سیٹی کی آواز سنائی دینے لگی تو اس نے جلدی سے جیب میں ہاتھ ڈالا اور ریموٹ کنٹرولر جتنا ایک جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر باہر نکال لیا۔ ہلکی ہلکی سیٹی کی آواز اسی میں سے نکل رہی تھی۔ اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ روزی کالنگ۔ اوور"...... نسوانی آواز سنائی دی۔

"یس۔ ایم اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... ایم نے بٹن پریس کرتے ہوئے کہا۔

"مطلوبہ مسافر جاسٹی ڈراپ نہیں ہوئے اور طیارے میں موجود ہیں۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یہ بات کنفرم ہے ناں۔ اوور"...... ایم نے کہا۔

"ہاں۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ اب بتاؤ فلائٹ کس وقت روانہ ہو گی۔ اوور"...... ایم نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"دس منٹ بعد۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"او کے اوور اینڈ آل"...... ایم نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے ٹرانسمیٹر کو واپس جیب میں رکھ لیا۔ تھوڑی دیر بعد دوربین کو ایک بار پھر آنکھوں سے لگا لیا۔ تھوڑی دیر بعد اسے دور ایئرپورٹ سے ایک طیارہ فضا میں بلند ہوتا دکھائی دینے لگا تو اس نے اس کا رخ چیک کیا اور پھر دوربین آنکھوں سے ہٹا کر اس نے گلے میں لٹکائی اور میزائل گن کے ساتھ نصب اس سیاہ باکس کو چیک کرنے لگا۔

"طیارہ آ رہا ہے"...... ساتھ کھڑے رافٹ نے کہا۔

"ہاں۔ مجھے معلوم ہے"...... ایم نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے لانچر کی سائیڈ پر لگی ہوئی ایک ناب کو آہستہ آہستہ گھمانا شروع کر دیا۔ لانچر کا رخ اوپر کی طرف ہونے لگا۔ اب طیارہ بغیر دوربین کے بھی نظر آنے لگ گیا تھا۔ اس کا رخ اس ہوٹل کی طرف ہی تھا اور لمحہ بہ لمحہ وہ بلند بھی ہوتا جا رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد دیوہیکل طیارہ ہوٹل سے کافی قریب آ گیا لیکن خاصی بلندی پر موجود ہونے کی وجہ سے اس کا حجم کافی کم دکھائی دے رہا تھا اور پھر وہ ہوٹل سے کچھ فاصلے پر تھا کہ ایم نے سیاہ باکس کی سائیڈ پر موجود بٹن پریس کر دیا۔ لانچر کو ہلکا سا جھٹکا لگا اور پھر میزائل گن میں سے ایک سیاہ رنگ کا چھوٹا سا کیپسول بجلی سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے نکلا اور ایک مخصوص اینگل پر بلندی کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ ایم اور رافٹ کی نظریں اس کیپسول پر ہی جمی ہوئی تھیں جس کی رفتار بے حد تیز تھی۔

اور اسی لمحے دیوہیکل طیارہ ہوٹل کے عین اوپر پہنچ گیا۔ دوسرے لمحے ان دونوں کے چہروں پر اطمینان کا گہرا تاثر پھیلتا چلا گیا کیونکہ کیپسول ٹھیک اس طیارے کے نچلے حصے میں جا ٹکرایا تھا اور اس کے ساتھ ہی طیارہ آگے بڑھ گیا تھا۔

"گڈ شو وہ طیارے سے چمٹ چکا ہے"...... ایم نے مطمئن لہجے میں کہا۔

"اب کتنی دیر بعد یہ فائر ہو گا"...... رافٹ نے پوچھا۔

"دس منٹ بعد جب طیارہ سمندر میں کافی آگے جا چکا ہو گا"۔ ایم نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے گن کو لانچر سے ہٹا کر اس کے پارٹس علیحدہ کرنے شروع کر دیئے جبکہ طیارہ اب آگے بڑھ کر چھوٹا ہوتے ہوئے ان کی نظروں سے غائب ہو چکا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ گن اور لانچر کو پارٹس میں تبدیل کر کے تھیلے میں ڈال کر سیڑھیاں اتر کر واپس اپنے کمرے میں پہنچ چکے تھے۔ ایم نے جیب سے ٹرانسمیٹر نکال کر اسے میز پر رکھ دیا تھا۔

"دروازہ اندر سے بند کر دو"...... ایم نے کہا تو رافٹ نے دروازہ بند کر دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد ٹرانسمیٹر سے ہلکی ہلکی سیٹی کی آواز نکلنے لگی تو ایم اور رافٹ دونوں اچھل پڑے۔ ایم نے جلدی سے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ روزی کالنگ۔ اوور"...... روزی کی تیز آواز سنائی دی۔

"یس۔ ایم انٹڈنگ یو۔ اوور"...... ایم نے بھی تیز لہجے میں کہا۔

"ٹارگٹ ہٹ ہو چکا ہے ابھی اطلاع ملی ہے۔ مکمل طور پر۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"گڈ شو۔ کتنا اندر ہٹ ہوا ہے۔ اوور"...... ایم نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا۔

"کافی اندر۔ ابھی اطلاع آئی ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ اوور اینڈ آل"...... ایم نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"اب ٹی وی کھول دو۔ جلد ہی سپیشل بلیٹن نشر ہو گا تو تفصیلات سامنے آ جائیں گی"...... ایم نے کہا تو رافٹ نے ایک طرف موجود ٹی وی آن کر دیا۔ اس پر کوئی فلم چل رہی تھی۔

"میں شراب منگوا لوں"...... رافٹ نے کہا اور ایم نے اثبات میں سر ہلا دیا اور رافٹ نے فون کا رسیور اٹھا کر روم سروس کو شراب بھیجنے کا آرڈر دیا اور رسیور رکھ دیا اور پھر اٹھ کر اس نے دروازہ اندر سے کھول دیا۔ چند لمحوں بعد ایک خوبصورت ویٹرس اندر داخل ہوئی اس کے ہاتھ میں ٹرے تھی جس پر شراب کے دو بڑے بڑے جام موجود تھے۔ اس نے دونوں جام ان کے سامنے میز پر رکھے اور پھر خاموشی سے واپس چلی گئی اور ان دونوں نے اپنے اپنے جام اٹھائے۔ پھر انہوں نے جام ختم ہی کئے تھے کہ ٹی وی پر چلنے والی فلم بند ہو گئی اور اس کی جگہ سپیشل بلیٹن نشر ہونے لگا اور وہ دونوں چونک کر

سیدھے ہو گئے۔ بلیٹن میں مسافر طیارے کی تباہی کے بارے میں اطلاع دی جا رہی تھی اور اس کے ساتھ ہی اس کے بارے میں فلم بھی دکھائی گئی۔ وہ دونوں خاموش بیٹھے یہ بلیٹن سنتے رہے اور فلم دیکھتے رہے۔ پھر بلیٹن ختم ہو گیا اور دوبارہ فلم شروع ہو گئی تو رافٹ نے ریموٹ کنٹرول کی مدد سے ٹی وی آف کر دیا۔

"کام ہو گیا۔ کوئی زندہ نہیں بچا"...... ایم نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ایم۔ سب کی لاشیں تو نہیں ملیں۔ بلیٹن میں تو یہی بتایا گیا ہے"...... رافٹ نے کہا۔

"ظاہر ہے لاشیں تو کئی روز تک تلاش کی جاتی رہیں گی لیکن طیارے کا ملبہ جس انداز میں نظر آ رہا ہے ایسی صورت میں کسی کے زندہ بچ جانے کا کوئی سکوپ باقی نہیں رہ سکتا اور یہی بات بلیٹن میں بھی بتائی گئی ہے"...... ایم نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو۔ ایم کالنگ۔ اوور"...... ایم نے کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ اوور"...... دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"باس۔ مشن کامیابی سے مکمل ہو گیا ہے۔ اوور"...... ایم نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا ابھی جو بلیٹن جاری ہوا ہے اس کے بارے میں بات کر رہے ہو۔ اوور"....... دوسری طرف سے چونکے ہوئے لہجے میں پوچھا گیا۔

"یس باس۔ اوور"....... ایم نے جواب دیا۔

"کیا مطلوبہ لوگ اس میں موجود تھے۔ اوور"....... باس نے پوچھا۔

"یس باس۔ اوور"....... ایم نے جواب دیا۔

"اس بات کو کنفرم کر لیا تھا یا نہیں۔ اوور"....... باس نے پوچھا۔

"یس باس۔ روزی نے کنفرم کر لیا تھا۔ اوور"....... ایم نے جواب دیا۔

"اوکے گڈ شو۔ اوور اینڈ آل"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی ایم نے ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے جیب میں رکھ لیا۔

"آؤ اب چلیں"....... ایم نے اٹھتے ہوئے کہا اور رافٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھیلا اٹھائے وہ دونوں دروازے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

کروشر اپنے آفس میں موجود تھا کہ سامنے رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور کروشر نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"....... کروشر نے تیز لہجے میں کہا۔

"جاسٹی سے اسٹام کی کال ہے باس"....... دوسری طرف سے اس کی سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"اوہ اچھا۔ بات کراؤ"....... کروشر نے چونک کر کہا۔

"ہیلو اسٹام بول رہا ہوں"....... چند لمحوں بعد ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"کروشر بول رہا ہوں کیا رپورٹ ہے"....... کروشر نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"مشن مکمل کر دیا گیا ہے"....... دوسری طرف سے کہا گیا تو کروشر بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ گڈ شو۔ تفصیل بتاؤ"...... کروشر نے کہا۔

"طیارے کو ہٹ کر دیا گیا ہے اور طیارہ مکمل طور پر تباہ ہو کر سمندر میں گرا ہے اس میں سوار تمام مسافر اور طیارے کا عملہ سب ہلاک ہو گئے ہیں"...... اسٹام نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا ہمارے آدمی طیارے میں سوار تھے"...... کروشر نے بے چین سے لہجے میں پوچھا۔

"ہاں اور اس بات کو طیارہ تباہ کرنے سے پہلے باقاعدہ کنفرم کیا گیا تھا"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"ان کی موت کی تصدیق بھی کر لی گئی ہے یا نہیں"...... کروشر نے کہا۔

"طیارے میں کوئی آدمی زندہ نہیں بچا۔ سب ہلاک ہو گئے ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"او کے ٹھیک ہے۔ تمہاری بقایا رقم تمہیں پہنچ جائے گی"۔ کروشر نے کہا۔

"تھینک یو"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کروشر نے کریڈل دبا کر چھوڑ دیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"کروشر بول رہا ہوں فرام سپیشل سیکشن۔ باس سے بات کراؤ"۔ کروشر نے کہا۔

"یس ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس"...... چند لمحوں بعد چیف باس کی تحکمانہ آواز سنائی دی۔

"کروشر بول رہا ہوں باس۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر دیا گیا ہے"...... کروشر نے بڑے فاتحانہ لہجے میں کہا۔

"کیا تفصیل ہے"...... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

"باس جاسٹی میں ایک انتہائی فعال اور تیز گروپ ہے جسے اسٹام گروپ کہا جاتا ہے۔ میں نے اسے یہ ٹاسک دیا تھا کہ وہ اس جہاز کو جس میں عمران اور اس کے ساتھی سفر کر رہے ہیں جاسٹی ایئرپورٹ سے پرواز کے بعد فضا میں ہی تباہ کر دے۔ اسٹام گروپ ایسے معاملات کا ماہر ہے اور انتہائی جدید ترین ہتھیار وہ اس کام پر استعمال کرتا ہے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ انہوں نے پہلے کنفرم کیا کہ عمران اور اس کے ساتھی جہاز میں موجود ہیں یا نہیں جب وہ کنفرم ہو گئے تو انہوں نے اس جہاز کو جاسٹی سے پرواز کے بعد اس وقت جب وہ سمندر پر پرواز کر رہا تھا تباہ کر دیا اور جہاز کے عملے سمیت اس میں موجود تمام مسافر ہلاک ہو گئے ہیں اور اس بات کو کنفرم کر لیا گیا ہے"...... کروشر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ہاں میں نے بھی سپیشل نیوز بلیٹن سنا ہے لیکن کیا عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں ملی ہیں"...... چیف نے پوچھا۔

"لاشیں تلاش کی جا رہی ہیں۔ ویسے یقیناً سالم لاشیں تو مل ہی نہ سکیں گی ٹکڑے ہی ملیں گے اور وہ بھی شاید سارے مسافروں کے نہ

مل سکیں کیونکہ ظاہر ہے سمندری مخلوق کو بھی تو غذا چاہئے ہو
ہے"...... کروشر نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"ہاں ٹھیک ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ خطرہ ختم ہو گیا
اوکے ویل ڈن"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی
رابطہ ختم ہو گیا تو کروشر نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اس
کے چہرے پر مسرت اور اطمینان کے گہرے اثرات موجود تھے۔ وہ
چند لمحے بیٹھا سوچتا رہا پھر اچانک ایک خیال کے تحت اس نے رسیور
اٹھایا اور یکے بعد دیگرے دو بٹن پریس کر دیئے۔
"یس باس"...... دوسری طرف سے اس کی سیکرٹری کی مؤدبانہ
آواز سنائی دی۔
"ڈاف جہاں بھی ہو اس سے میری بات کراؤ"...... کروشر نے کہا
اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے
ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔
"یس"...... کروشر نے کہا۔
"ڈاف لائن پر ہے باس"...... دوسری طرف سے سیکرٹری کی
مؤدبانہ آواز سنائی دی۔
"ہیلو"...... کروشر نے کہا۔
"یس باس میں ڈاف بول رہا ہوں"...... دوسرے لمحے ڈاف کی
مؤدبانہ آواز سنائی دی۔
"میگی کہاں ہے"...... کروشر نے پوچھا۔

"میرے پاس بیٹھی ہوئی ہے باس"...... ڈاف نے جواب دیا۔
"تو پھر تم دونوں سن لو کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک
کر دیا گیا ہے"...... کروشر نے بڑے فاتحانہ لہجے میں کہا۔
"اوہ واقعی۔ کیسے"...... دوسری طرف سے ڈاف نے ایسے لہجے
میں کہا جیسے اسے کروشر کی بات پر یقین نہ آیا ہو تو کروشر نے اسے
اسٹام گروپ کی کارکردگی کے بارے میں وہ ساری تفصیل بتا دی جو
اس سے پہلے وہ چیف باس کو بتا چکا تھا۔
"بظاہر تو واقعی ایسا ہی ہے لیکن باس جب تک ان کی لاشیں نہ
مل سکیں حتمی طور پر کچھ نہیں کہا جا سکتا"...... ڈاف نے جواب دیتے
ہوئے کہا۔
"جس وقت طیارہ تباہ ہوا ہے یہ بات کنفرم ہے کہ وہ اس میں
موجود تھے۔ پھر طیارہ سمندر میں تباہ ہوا ہے اور اس انداز میں تباہ ہوا
ہے کہ عملے سمیت کوئی مسافر زندہ نہیں بچ سکا تو پھر ان کے زندہ رہ
جانے کے کیا امکانات باقی رہ جاتے ہیں"...... کروشر نے غصیلے لہجے
میں کہا۔
"باس آپ نے اسٹام کی طرف سے صرف رپورٹ سنی ہے آپ
نے خود کنفرم نہیں کیا اس لئے اگر آپ اجازت دیں تو میں اور میگی
جاسٹی جا کر اس بات کو کنفرم کریں"...... ڈاف نے کہا۔
"نہیں تمہارے وہاں جانے کی ضرورت نہیں ہے اگر وہ واقعی بچ
بھی گئے ہوں گے تو یقیناً کسی ہسپتال میں ہوں گے۔ میں اسٹام

گروپ سے کہہ دیتا ہوں کہ وہ مزید چیکنگ کریں"....... کروشر نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"ہونہہ۔ نانسنس۔ خواہ مخواہ اس قدر مرعوب ہے ان لوگوں سے جیسے یہ انسان نہ ہوں غیر مرئی مخلوق ہوں نانسنس"۔ کروشر نے کہا اور اٹھ کر اندرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا تاکہ کچھ دیر آرام کر سکے۔ پہلے واقعی اس کا ارادہ بن گیا تھا کہ وہ اسٹام کو مزید چیکنگ کا کہہ دے لیکن پھر اس نے ارادہ بدل دیا تھا کیونکہ وہ چیف باس کو حتمی طور پر ان کی موت کا بتا چکا تھا اور مزید چیکنگ کا مطلب تھا کہ اس کے ذہن میں شک موجود ہے اور ظاہر ہے چیف باس اسے اپنی توہین سمجھے گا اس لئے وہ خاموش ہو گیا تھا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت طیارے میں سوار تھا۔ اس کے ساتھ والی سیٹ پر جولیا جب کہ عقبی سیٹ پر صفدر اور کیپٹن شکیل بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے بعد والی سیٹ پر تنویر موجود تھا۔ عمران اپنی عادت کے مطابق سیٹ سے سر ٹکائے آنکھیں بند کئے بیٹھا ہوا تھا۔ طیارے نے جاسٹی ایئرپورٹ سے چند لمحے قبل پرواز کی تھی اور اس کا آئندہ سٹاپ کرامن تھا جہاں سے وہ گریٹ لینڈ پہنچتا۔ چونکہ انہیں پاکیشیا سے سفر کرتے ہوئے کافی طویل وقت گزر گیا تھا اس لئے وہ سب تقریباً تھکے تھکے سے نظر آ رہے تھے۔ جولیا ایک رسالہ پڑھنے میں مصروف تھی جبکہ صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر تینوں خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔

"عمران صاحب کیا ہم نے گریٹ لینڈ سے آگے بھی جانا ہے"۔ اچانک عقبی سیٹ سے صفدر نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے عمران

سے مخاطب ہو کر کہا۔ لیکن اس سے پہلے کہ عمران اس کی بات
کوئی جواب دیتا اچانک ایک انتہائی خوفناک اور دل ہلا دینے وا
دھماکہ ہوا اور عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کا جسم ہزارو
ٹکڑوں میں تبدیل ہو گیا ہو۔ اس کے ذہن پر یکلخت تاریک چادر
پھیلتی چلی گئی۔ اس نے پوری کوشش کی کہ اپنے ذہن پر پھیلنے وا
اس چادر کو روک دے لیکن باوجود کوشش کے وہ اپنے مقصد میں
کامیاب نہ ہو پا رہا تھا۔ لیکن اس کے احساسات اسے بتا رہے تھے کہ
اس کا ذہن مسلسل اس جدوجہد میں مصروف ہے اور پھر آہستہ آہستہ
یہ تاریک چادر سمٹتی چلی گئی اور اس کے ذہن پر چھائی ہوئی تاریکی
ہلکی سی روشنی میں تبدیل ہونے لگ گئی اور پھر چند لمحوں بعد اس نے
آنکھیں کھول دیں لیکن اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں ایک
دھماکہ سا ہوا اور اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن اس
جسم معمولی سی حرکت بھی نہ کر سکا۔ اس کے ساتھ ہی اس کا شعو
پوری طرح جاگ اٹھا تو اس نے اپنے آپ کو طیارے کی نشست
بجائے ایک بیڈ پر پڑے ہوئے پایا۔ اس کے جسم پر سرخ کمبل
اور یہ کوئی ہال نما کمرہ تھا جس میں اور بیڈ بھی موجود تھے جن پر
کی طرح سرخ کمبل اوڑھے لوگ موجود تھے۔ عمران کو ہلکی ہلکی لرزش
کا بھی احساس ہوا اور وہ ایک بار پھر چونک پڑا۔ اس نے ساتھ وا
بیڈ کی طرف گردن موڑ کر دیکھا تو اس پر کوئی ایکریمین عورت
ہوئی تھی۔ اس عورت کی آنکھیں بند تھیں اور چہرہ زرد تھا۔ ہر

کے ساتھ گلوکوز کی بوتلوں کے سٹینڈ بھی موجود تھے۔ ابھی عمران یہ
سوچ کر حیران ہو رہا تھا کہ وہ طیارے کی بجائے کہاں پہنچ گیا ہے کہ
اچانک ایک خوبصورت سی غیر ملکی نرس اس کے بیڈ کے قریب سے
گزری اور اس کے ساتھ ہی وہ بے اختیار اچھل پڑی۔

"اوہ آپ کو ہوش آگیا ہے گڈ نیوز"....... اس نرس نے انتہائی
مسرت بھرے لہجے میں کہا اور تیزی سے مڑ کر اس طرح دوڑتی ہوئی
چلی گئی جیسے کسی کو فوری طور پر اطلاع دینا چاہتی ہو۔ عمران نے
بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اب اتنی بات تو وہ سمجھ گیا تھا کہ اس
خوفناک دھماکے کی وجہ سے جہاز تباہ ہو گیا ہے اور وہ کسی طرح
زندہ بچ کر اس ہسپتال میں پہنچ گیا ہے۔ اسی لمحے اس کے ذہن میں
اپنے ساتھیوں کا خیال آگیا تو ایک بار پھر اس کا ذہن دھماکوں کی زد
میں آگیا۔

"یا اللہ تو رحیم و کریم ہے۔ میرے ساتھیوں کو اپنی امان میں
رکھنا"....... عمران نے لاشعوری طور پر دعا مانگتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے
دو ڈاکٹر اسی نرس کے ساتھ تیزی سے بڑھتے ہوئے اس کے بیڈ کے
قریب آگئے۔

"آپ کو ہوش آگیا ہے مسٹر۔ گڈ گاڈ۔ آپ خوش قسمت ہیں کہ
اس خوفناک حادثے میں بھی زندہ بچ گئے ہیں"....... ڈاکٹر نے اس پر
جھکتے ہوئے کہا۔

"میں کہاں ہوں ڈاکٹر"....... عمران نے آہستہ سے کہا۔

"آپ کا طیارہ فضا میں تباہ ہو گیا تھا اور سمندر میں اس کا ملبہ اور آپ سب گرے تھے۔ ہمارا تجارتی بحری جہاز وہاں سے کچھ فاصلے پر تھا اور پھر ہم نے آپ سمیت تقریباً بیس افراد کو سمندر کی سطح پر بے ہوش اور زخمی حالت میں بہتے ہوئے چیک کر لیا۔ چنانچہ ہم نے آپ سب کو سمندر سے نکال لیا۔ اس وقت آپ سب جہاز کے ہسپتال میں موجود ہیں"...... ڈاکٹر نے جواب دیا۔

"میں کتنے عرصے تک بے ہوش رہا ہوں"...... عمران نے پوچھا۔

"آپ کو تقریباً بیس گھنٹوں بعد ہوش آیا ہے اور آپ پہلے آدمی ہیں جنہیں ہوش آیا ہے"...... ڈاکٹر نے جواب دیا۔

"میرے ہمراہ میرے ساتھی بھی سفر کر رہے تھے۔ ان کا کیا ہوا"...... عمران نے کہا۔

"ہمیں آپ کے ساتھیوں کا تو علم نہیں ہے۔ بہرحال بیس آدمی جن میں چھ عورتیں بھی شامل ہیں بچائے جا سکے ہیں"...... ڈاکٹر نے جواب دیا۔

"ڈاکٹر صاحب پلیز یا تو مجھے حرکت میں آنے کی اجازت دیں تاکہ میں اپنے ساتھیوں کو چیک کر لوں یا پھر میں ان کے حلیے بتا دیتا ہوں آپ چیک کر کے بتا دیں"...... عمران نے انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ حلیے بتا دیں۔ آپ فوری طور پر حرکت نہیں کر سکتے آپ خاصے زخمی ہیں اور آپ کے جسم کو کلپ کر دیا گیا ہے"...... ڈاکٹر

نے جواب دیا تو عمران نے جلدی جلدی جولیا، صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر کے حلیے بتانے شروع کر دیئے۔

"جس خاتون کا حلیہ آپ بتا رہے ہیں وہ سوئس نژاد ہیں شاید وہ بھی زخمیوں میں شامل ہیں۔ باقی کو چیک کر لیتے ہیں"...... ڈاکٹر نے کہا۔

"اس کی کیا حالت ہے"...... عمران نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"سب لوگ خطرے سے باہر ہیں البتہ زخمی ضرور ہیں اور بے ہوش بھی ہیں۔ بہرحال انہیں بھی جلد ہوش آ جائے گا اور جہاز کل سان کرسان کی بندرگاہ پر پہنچ جائے گا۔ وہاں آپ سب کو بڑے ہسپتال میں شفٹ کر دیا جائے گا"...... ڈاکٹر نے کہا۔

"آپ پلیز میرے باقی ساتھیوں کو بھی چیک کر کے مجھے بتائیں پلیز"...... عمران نے منت بھرے لہجے میں کہا اور ڈاکٹر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اس نے نرس کو عمران کو انجکشن لگانے کی ہدایت کی اور خود وہ اپنے دوسرے ساتھی کے ساتھ مڑ گیا۔ عمران کا دل بری طرح دھڑک رہا تھا۔ وہ دل ہی دل میں اپنے ساتھیوں کی طرف سے خیریت کی خبر سننے کی دعائیں مانگ رہا تھا۔

"آپ کے ساتھی موجود ہیں اور بخیریت ہیں۔ آپ بے فکر رہیں"...... تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر نے واپس آکر کہا تو عمران بے اختیار دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے لگا۔

"ڈاکٹر صاحب ہمارے بارے میں آپ نے اطلاع تو حکومت کو دے دی ہو گی"....... عمران نے پوچھا۔

"نہیں چند ایسی وجوہات کی بنا پر جو بتائی نہیں جا سکتیں اطلاع نہیں دی گئی"....... ڈاکٹر نے آہستہ سے جواب دیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب ڈاکٹر صاحب یہ کیسے ممکن ہے کہ آپ اطلاع نہ دیں"....... عمران نے حیران ہو کر کہا۔

"میں نے بتایا ہے کہ ایسی وجوہات ہیں جن کی وجہ سے ہم جہاز کی وہاں موجودگی کو اوپن نہ کر سکتے تھے۔ یہ تجارتی وجوہات ہیں۔ آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ البتہ سان کرسان پہنچ کر اطلاع دے دی جائے گی پھر ہمیں کوئی پریشانی نہ ہو گی"....... ڈاکٹر نے جواب دیا اور واپس چلا گیا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ ڈاکٹر کی بات سے وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ تجارتی جہاز کسی خفیہ مقصد کی خاطر وہاں موجود ہو گا یا پھر اس پر کوئی ایسا مال لوڈ ہو گا جس کو یہ لوگ چھپانا چاہتے ہوں گے۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد ڈاکٹر دوبارہ اس کے پاس راؤنڈ پر آیا اور اس نے اسے چیک کرنا شروع کر دیا۔

"ڈاکٹر صاحب کیا میرے ساتھی ہوش میں آ گئے ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ تقریباً سب ہی ہوش میں آ گئے ہیں سوائے آپ کے بیڈ

کے ساتھ والی اس خاتون کے۔ ان کے سر پر چوٹ لگی ہے اور یہ مخصوص آپریشن کے بغیر ہوش میں نہ آ سکیں گی اور ان کا آپریشن وہاں ہسپتال میں ہی ہو سکتا ہے یہاں نہیں"....... ڈاکٹر نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر اچانک اسے محسوس ہوا کہ اس کا ذہن دوبارہ کسی تاریک کنوئیں میں اترتا جا رہا ہے۔ اس نے ایک بار پھر اپنے ذہن کو سنبھالنے کی کوشش کی لیکن بے سود لیکن پھر اچانک اس کے تاریک ذہن پر ایک بار پھر روشنی نمودار ہونی شروع ہو گئی اور جب اس کی آنکھیں کھلیں تو وہ ایک بار پھر چونک پڑا۔ کیونکہ اب وہ اس جہاز والے ہال نما کمرے کی بجائے ایک چھوٹے سے کمرے کے درمیان رکھے ہوئے بیڈ پر لیٹا ہوا تھا۔ اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک بوڑھا ڈاکٹر دو نرسوں کے ساتھ اندر داخل ہوا۔ ایک نرس نے ہاتھ میں ایک ٹرے اٹھایا ہوا تھا۔

"اوہ۔ آپ کو بغیر انجکشن کے ہوش آ گیا۔ ویری سٹرینج"۔ بوڑھے ڈاکٹر نے قریب آ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں کہاں ہوں"....... عمران نے پوچھا۔

"آپ سان کرسان کے نیشنل ہسپتال میں ہیں۔ آپ کو ایک بحری جہاز نے سمندر سے زخمی حالت میں اٹھایا تھا اور انہوں نے آپ کو یہاں بھجوایا ہے"....... ڈاکٹر نے جواب دیا۔

"لیکن مجھے تو وہاں ہوش آ گیا تھا پھر میں کیسے بے ہوش ہو گیا"....... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہاں باقی افراد کو بھی ہوش آگیا تھا لیکن جہاز والوں نے بے ہوشی کے انجکشن لگا کر آپ لوگوں کو یہاں پہنچایا ہے۔ شاید ان کا کوئی مسئلہ ہوگا"....... ڈاکٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اب ہمیں یہاں کتنا عرصہ اور رہنا ہوگا"....... عمران نے پوچھا۔

" سوائے ایک خاتون کے آپ سب زیادہ سے زیادہ دو روز بعد ٹھیک ہو جائیں گے البتہ اس خاتون کے دماغ کا آپریشن کیا گیا ہے اس لئے انہیں بہرحال کئی ہفتے یہاں رہنا ہوگا"....... ڈاکٹر نے کہا اور پھر اس نے نرس کو اشارہ کیا اور نرس نے عمران کو انجکشن لگا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد بوڑھے ڈاکٹر کے ساتھ دو پولیس آفیسر عمران کے کمرے میں داخل ہوئے۔

" یہ پولیس آفیسر آپ کا بیان لینا چاہتے ہیں"....... ڈاکٹر نے عمران سے کہا۔

" جی"....... عمران نے جواب دیا تو ڈاکٹر سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا۔

" آپ پہلے اپنا نام و پتہ بتا دیں"....... ایک پولیس آفیسر نے کہا تو عمران نے اپنا نام و پتہ بتا دیا۔

" اب بتائیں کہ کیا ہوا تھا"....... پولیس آفیسر نے کہا۔

" ہم جہاز میں سوار تھے اور جہاز پرواز کر رہا تھا کہ اچانک ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور مجھے ہوش نہیں رہا۔ پھر جب ہوش آیا تو میں

کسی بحری جہاز کے ہسپتال میں تھا۔ پھر وہاں مجھے انجکشن لگا کر بے ہوش کیا گیا تو اب مجھے ہوش آیا ہے"....... عمران نے کہا۔

" کس جہاز میں تھے آپ"....... پولیس آفیسر نے پوچھا۔

" میں نے وہاں کے ڈاکٹر سے پوچھنے کی کوشش کی تھی لیکن اس نے اس بارے میں کچھ بتانے سے انکار کر دیا تھا"....... عمران نے کہا۔

" ٹھیک ہے اور کچھ "....... پولیس آفیسر نے کہا۔ ظاہر ہے وہ بھی رسم ہی نبھا رہا تھا۔

" جی نہیں البتہ آپ کیا مجھے بتائیں گے کہ آپ نے باقی لوگوں کے بیان لئے ہیں یا ابھی لینے ہیں"....... عمران نے کہا۔

" کیوں یہ بات آپ کیوں پوچھ رہے ہیں"....... پولیس آفیسر نے چونک کر پوچھا۔

" میرے ہمراہ میرے ساتھی بھی تھے۔ میں ان کے بارے میں کنفرم ہونا چاہتا ہوں"....... عمران نے جواب دیا۔

" تقریباً سب کے بیانات لئے جا چکے ہیں"....... پولیس آفیسر نے کہا۔

" کیا آپ چیک کر کے بتائیں گے کہ ان کے نام کیا کیا ہیں۔ پلیز میری تسلی ہو جائے گی"....... عمران نے کہا۔

" ہم نے جو بیانات لئے ہیں اس کے مطابق تین مرد اور ایک سوئس نژاد خاتون نے اپنے آپ کو پاکیشیا کا شہری بتایا ہے۔ میں نام

بتا دیتا ہوں"...... پولیس آفیسر نے کہا اور پھر اس نے اپنے ہاتھ م
موجود کاپی کے ورق پلٹنے شروع کر دیئے اور پھر اس نے جولیا، صف
کیپٹن شکیل اور تنویر کے نام خود ہی بتا دیئے۔

"بے حد شکریہ اب میری تسلی ہو گئی ہے"...... عمران نے کہا
پولیس آفیسر اثبات میں سر ہلاتے ہوئے واپس چلے گئے تو عمران ن
بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اسے خوشی اس بات کی تھی کہ ا
ہولناک حادثے میں نہ صرف وہ خود بچ گیا ہے بلکہ اس کے سار
ساتھی بھی بچ گئے ہیں اور یہ واقعی اللہ تعالیٰ کا خاص کرم تھا لیکن ا
وہ یہ سوچ رہا تھا کہ کیا یہ حادثہ تھا یا خصوصی طور پر ایسا کیا گیا
انہیں ہلاک کرنے کے لئے لیکن ظاہر ہے جب تک وہ ہسپتال
فارغ نہ ہو جاتا اس وقت تک ان باتوں کا علم اسے نہیں ہو سکتا
اس لئے اس نے سب باتیں ذہن سے جھٹک کر آنکھیں بند کر لیں۔

کروشر اپنے آفس میں بیٹھا ہوا ایک فائل کو پڑھنے میں مصروف تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کروشر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... کروشر نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"ڈاف کی کال ہے باس"...... دوسری طرف سے اس کی سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کراؤ بات"...... کروشر نے کہا۔

"ہیلو باس میں ڈاف بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ڈاف کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کوئی خاص بات ہے جو کال کی ہے"...... کروشر نے قدرے نرم لہجے میں کہا۔

"باس عمران اور اس کے ساتھی جہاز کے حادثے سے بچ نکلے ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کروشر بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو یہ کیسے ممکن ہے۔ اس حادثے کو تو کئی روز گزر چکے ہیں اور اب تک یہ اعلان ہوا ہے کہ سب مسافر ہلاک ہو چکے ہیں۔ کیا تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا"....... کروشر نے غصے کی شدت سے چیختے ہوئے کہا۔

"باس۔ بیس مسافر زندہ بچ گئے تھے جنہیں کسی نامعلوم بحری جہاز نے سمندر سے اٹھالیا ہے پھر جہاز کے ہسپتال میں انہیں فرسٹ ایڈ دی گئی۔ اس کے بعد انہیں سان کرسان کے نیشنل ہسپتال میں پہنچایا گیا۔ سان کرسان کی حکومت نے جاسٹی انتظامیہ سے رابطہ کر کے یہ اطلاع دی ہے اور جاسٹی انتظامیہ نے اس کا باقاعدہ ٹی وی اور ریڈیو پر اعلان کیا ہے۔ اس میں پاکیشیا کے پانچ افراد بھی ہیں جن میں ایک عورت شامل ہے اور اس لسٹ میں علی عمران کا نام بھی شامل ہے"....... ڈاف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تم نے خود سنا ہے"....... کروشر نے بے اختیار ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"یس باس"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تو اب یہ لوگ سان کرسان کے نیشنل ہسپتال میں ہیں"۔ کروشر نے پوچھا۔

"یس باس"....... ڈاف نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے میں انہیں وہیں ہلاک کرا دیتا ہوں"....... کروشر نے کہا۔

"اگر آپ اجازت دیں تو میں اور میگی وہاں چلے جائیں اور یہ مشن مکمل کر دیں"....... ڈاف نے کہا۔

"نہیں۔ ایچ ڈی کے کسی آدمی نے ان کے سامنے نہیں جانا۔ وہاں ایسے گروپ موجود ہیں جو انتہائی آسانی سے یہ کام کر لیں گے"۔ کروشر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر ہاتھ اٹھا کر اس نے یکے بعد دیگرے دو بٹن پریس کر دیئے۔

"یس باس"....... دوسری طرف سے اس کی سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"سان کرسان میں آرتھر سے میری فوری بات کراؤ"....... کروشر نے کہا۔

"یس باس"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور کروشر نے رسیور رکھ دیا۔

"انتہائی ڈھیٹ لوگ ہیں یہ کہ اس قدر خوفناک حادثے میں بھی بچ گئے ہیں"....... کروشر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

"یس"....... کروشر نے کہا۔

"آرتھر سے بات کریں باس"....... دوسری طرف سے اس کی سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ہیلو۔ کروشر بول رہا ہوں شیٹ لینڈ سے"....... کروشر نے کہا۔

"آرتھر بول رہا ہوں کروشر"....... دوسری طرف سے ایک سخت

سی آواز سنائی دی۔

"آرتھر تمہارے لئے میرے پاس ایک کام ہے انتہائی آسان سا کام ہے لیکن معاوضہ تمہارا منہ مانگا ہوگا"...... کروشر نے کہا۔

"اوہ۔اوہ۔ کون سا کام ہے"...... آرتھر کے لہجے میں حیرت تھی۔

"جاسٹی کے قریب سمندر کے اوپر کئی روز پہلے جو ہوائی جہاز تباہ ہوا تھا اب اعلان کیا گیا ہے کہ اس جہاز کے بیس مسافر زندہ بچ گئے ہیں اور وہ اس وقت سان کرسان کے نیشنل ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ ان میں سے پانچ افراد کا تعلق پاکیشیا سے ہے ایک عورت اور چار مرد۔ جن میں سے ایک کا نام علی عمران ہے۔ خصوصی طور پر اس علی عمران اور اس کے ساتھ ہی باقی چار افراد کو وہیں ہسپتال میں ہی ہلاک کرنا ہے۔ کام یقینی طور پر اور فوری ہونا چاہئے"...... کروشر نے کہا۔

"مریضوں کو ہلاک کرنا ہے۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں تمہاری بات"...... آرتھر کے لہجے میں حیرت تھی۔

"انہیں ہلاک کرنے کے لئے جہاز تباہ کرایا گیا لیکن وہ بچ نکلے۔ یہ پانچوں انتہائی خطرناک سیکرٹ ایجنٹ ہیں اور ان کی ہلاکت مجھے مطلوب ہے۔ تم بتاؤ یہ کام کر لو گے یا نہیں"...... کروشر نے کہا۔

"کیوں نہیں۔ کر لیں گے۔ میرے خیال میں اس سے زیادہ آسان کام آج سے پہلے ہمیں ملا ہی نہیں ہوگا"...... دوسری طرف سے آرتھر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"جو معاوضہ دل چاہے مانگ لینا لیکن کام حتمی طور پر ہونا چاہئے اور فوراً"...... کروشر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ایک گھنٹے بعد مجھے فون کر لینا۔ کام ہو جائے گا"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے"...... کروشر نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھ دیا گیا۔ پھر ایک گھنٹہ اس نے انتہائی بے چینی کے عالم میں گزارا۔ ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کروشر نے جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... کروشر نے تیز لہجے میں کہا۔

"سان کرسان سے آرتھر کی کال ہے باس"...... دوسری طرف سے سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"کراؤ بات"...... کروشر نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"ہیلو آرتھر بول رہا ہوں سان کرسان سے"...... چند لمحوں بعد آرتھر کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"...... کروشر نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"مجھے افسوس ہے کروشر کہ تمہارا کام نہیں ہو سکا حالانکہ میں نے بے حد کوشش کی ہے"...... دوسری طرف سے خلاف توقع جواب ملا تو کروشر بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر پریشانی کے ساتھ ساتھ حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیوں۔ کیا مطلب۔ کیوں نہیں ہوا"....... کروشر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہارے مطلوبہ افراد ہمارے پہنچنے سے پہلے ہی ہسپتال سے لے جائے جا چکے تھے اور ہم نے انہیں ٹریس کرنے کی بے حد کوشش کی ہے لیکن وہ ٹریس نہیں ہو سکے"....... آرتھر نے کہا۔

"کہاں گئے اور کون لے گیا"....... کروشر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"صرف یہی بتایا گیا ہے کہ حکومت پاکیشیا کے کسی اعلیٰ حاکم نے سان کرسان کی حکومت سے رابطہ کیا اور انہیں اپنی تحویل میں لینے کی درخواست کی جس کی اجازت دے دی گئی اور پھر کچھ لوگ وہاں پہنچے اور ان پانچوں افراد کو ایک سٹیشن ویگن میں بٹھا کر لے گئے۔ اس سٹیشن ویگن کی رجسٹریشن نمبروں کی مدد سے اس کو ہم نے ٹریس کرنے کی کوشش کی تو یہ ویگن ایک پارکنگ میں خالی کھڑی ہوئی ملی اور اس ویگن کے بارے میں معلوم ہوا کہ اسے ایک پارکنگ سے چرایا گیا تھا۔ پولیس کے پاس اس کی باقاعدہ اطلاع درج ہے۔ اس کے بعد یہ لوگ کہاں گئے یہ معلوم نہیں ہو سکا"۔ آرتھر نے جواب دیا۔

"لازماً انہیں کسی پرائیویٹ ہسپتال میں لے جایا گیا ہو گا یا پھر سان کرسان میں پاکیشیائی سفارت خانے میں ہوں گے۔ تم نے معلوم کرنا تھا۔

"میں نے کوشش کی ہے لیکن معلوم نہیں ہو سکا"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے ٹھیک ہے میں کوئی اور بندوبست کرتا ہوں۔ تمہیں کتنا معاوضہ بھجوا دوں"....... کروشر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"چونکہ کام نہیں ہوا اس لئے کوئی معاوضہ نہیں۔ آفر کا شکریہ"....... آرتھر نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کروشر نے کریڈل پر ہاتھ رکھ دیا۔ کچھ دیر تک وہ بیٹھا سوچتا رہا پھر اس نے رسیور رکھا اور ساتھ پڑے ہوئے دوسرے فون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے اس کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے یہ ڈائریکٹ فون تھا۔

"یس"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"چیف باس سے بات کراؤ میں کروشر بول رہا ہوں فرام سپیشل سیکشن"....... کروشر نے کہا۔

"یس سر ہولڈ آن کریں"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس"....... چند لمحوں بعد چیف باس کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"کروشر بول رہا ہوں باس"....... کروشر نے کہا۔

"یس کیا بات ہے"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"باس عمران اور اس کے ساتھی حادثے کے باوجود بچ گئے ہیں"....... کروشر نے کہا۔

"اوہ کیسے۔ کس طرح کب"....... دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا اور کروشر نے ڈاف کی کال سے لے کر آرتھر سے ہونے والی تمام بات چیت سمیت ساری تفصیل بتا دی۔

"ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمارا پلان ناکام ہو گیا اور اب انہیں تلاش کرنا بھی مشکل ہو جائے گا"....... باس نے کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں باس۔ میں ڈاف اور میگی کو سان کرسان بھجوا دیتا ہوں وہ انہیں ٹریس کر لیں گے"....... کروشر نے کہا۔

"نہیں۔ میں نے پہلے ہی کہا ہے کہ ایچ ڈی کے کسی آدمی کو سامنے نہیں آنا چاہئے ورنہ وہ درست سراغ پر چل پڑیں گے۔ وہ گریٹ لینڈ آرہے تھے اور اب بھی لازماً وہ گریٹ لینڈ ہی پہنچیں گے اور شاید گریٹ لینڈ کے بارے میں انہیں پراجیکٹ پر بھجوائی گئی مشیزی کے ذریعے معلوم ہوا ہو گا لیکن یہاں گریٹ لینڈ میں انہیں ایچ ڈی کا علم نہیں ہو سکتا لیکن اگر تمہارا کوئی آدمی ان سے ٹکرا گیا تو پھر سارا کیا دھرا ختم ہو جائے گا"....... چیف باس نے کہا۔

"وہ تو درست ہے باس لیکن ظاہر ہے اب وہ ان حالات میں تو گریٹ لینڈ نہیں آئیں گے اس لئے انہیں ٹریس کرنا بے حد مشکل ہو جائے گا"....... کروشر نے کہا۔

"ہاں تمہاری بات درست ہے۔ تم البتہ ڈاف اور میگی کو کہہ دو کہ وہ علیحدہ رہ کر گریٹ لینڈ میں انہیں ٹریس کرنے کی کوشش کریں۔ وہ لازماً انہیں ٹریس کر لیں گے کیونکہ پاکیشیائی ایجنٹوں کے

پاس کوئی ٹارگٹ تو نہیں ہو گا وہ تو یہاں آکر معلومات حاصل کرنے کی کوشش کریں گے اس طرح ڈاف اور میگی آسانی سے ٹریس کر لیں گے۔ لیکن انہیں یہ بات خاص طور پر بتا دینا کہ انہوں نے سامنے نہیں آنا"....... باس نے کہا۔

"لیکن باس اگر انہیں کسی طرح ایچ ڈی کے بارے میں معلوم ہو گیا تو پھر"....... کروشر نے کہا۔

"اگر انہیں ایچ ڈی کے بارے میں معلوم ہو گیا تو پھر لازماً شیٹ لینڈ آئیں گے اس لئے اگر وہ شیٹ لینڈ آئیں تو پھر تم لوگوں نے کھل کر ان کے مقابلے پر آجانا ہے کیونکہ پھر چھپنے کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہے گی"....... باس نے کہا۔

"یس باس ٹھیک ہے میں اب سمجھ گیا ہوں"....... کروشر نے کہا۔

"مجھے ساتھ ساتھ رپورٹ دیتے رہنا"....... باس نے کہا۔

"یس باس"....... کروشر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی دوسری طرف سے جب رابطہ ختم ہو گیا تو اس نے رسیور رکھ دیا اور پھر سیکرٹری والا فون اٹھا کر اس نے اس کے یکے بعد دیگرے دو نمبر پریس کر دیئے۔

"یس باس"....... دوسری طرف سے سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"ڈاف سے میری بات کراؤ"....... کروشر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد گھنٹی بج اٹھی تو کروشر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا

لیا۔

"یس"....... کروشر نے کہا۔

"ڈاف لائن پر ہے باس"....... دوسری طرف سے سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کراؤ بات"....... کروشر نے کہا۔

"ہیلو باس میں ڈاف بول رہا ہوں"....... دوسری طرف سے ڈاف کی آواز سنائی دی۔

"ڈاف میری چیف باس سے بات ہوئی ہے۔ چیف باس کا حکم ہے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو پہلے گریٹ لینڈ میں ٹریس کیا جائے لیکن ان کے سامنے نہ آیا جائے البتہ اگر وہ شیٹ لینڈ آنے لگیں تو پھر ہم کھل کر سامنے آسکتے ہیں اس لئے تم میگی کے ساتھ گریٹ لینڈ پہنچو اور انہیں اس انداز میں ٹریس کرو کہ انہیں تمہارے بارے میں علم نہ ہو سکے"....... کروشر نے کہا۔

"کیا وہ گریٹ لینڈ پہنچ چکے ہیں"....... کروشر نے جواب دیا۔

"نہیں بھی پہنچے تو بہرحال وہ گریٹ لینڈ ہی پہنچیں گے"۔ کروشر نے جواب دیا۔

"چیف باس نے یہ حکم اس لئے دیا ہو گا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو ایچ ڈی کے بارے میں معلومات نہ مل سکی ہوں گی لیکن پھر وہ گریٹ لینڈ کیوں آرہے ہیں وہ ایکریمیا یا کسی دوسرے ملک بھی تو جا سکتے تھے"....... ڈاف نے کہا۔

"وہاں پاکیشیا میں جو مشن مکمل کیا گیا ہے اس میں خصوصی مشینری گریٹ لینڈ سے ہی بھجوائی گئی تھی اور پھر وہیں واپس منگوالی گئی۔ گو اس سلسلے میں خصوصی اقدامات کئے گئے تھے کہ کسی کو یہ معلوم نہ ہو سکے کہ یہ مشینری یہاں کس نے بھجوائی اور کس نے وصول کی لیکن بہرحال گریٹ لینڈ کا نام تو ریکارڈ میں موجود ہو گا اس سے انہوں نے اندازہ لگایا ہو گا۔ باقی معلومات وہ یہاں آکر حاصل کرنے کی کوشش کریں گے"....... کروشر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے میں میگی کے ساتھ ابھی گریٹ لینڈ چلا جاتا ہوں میں انہیں ٹریس کر لوں گا"....... ڈاف نے کہا۔

"مجھے ساتھ ساتھ رپورٹ دیتے رہنا کیونکہ میں نے چیف باس کو ساتھ ساتھ رپورٹ دینی ہے"....... کروشر نے کہا۔

"اوکے باس"....... ڈاف نے کہا تو کروشر نے بھی اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت آہستہ آہستہ چلتا ہوا کوٹھی
سٹنگ روم میں داخل ہوا۔ اس کے ساتھ ایک مقامی نوجوان تھا۔
" آپ یہاں ہر لحاظ سے محفوظ رہیں گے جناب "....... اس نوجو
نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔
" تمہارا تعلق سفارت خانے سے ہے مسٹر رچرڈ "...... عمران
کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔
" یس سر۔ لیکن میں سفارت خانے میں ملازم نہیں ہوں بل
سیکنڈ سیکرٹری صاحب میری خدمات ہائر کرتے ہیں۔ میرا یہاں ا
گروپ ہے "...... نوجوان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
" بیٹھو اور مجھے تفصیل بتاؤ کہ یہ کون سی جگہ ہے اور ہمیں یہا
کیوں لایا گیا ہے "...... عمران نے کہا۔
" سر۔ سیکنڈ سیکرٹری صاحب نے مجھے فون کر کے کہا کہ آپ

نیشنل ہسپتال سے اس انداز میں لے جایا جائے کہ کوئی آدمی بعد
میں آپ کو ٹریس نہ کر سکے۔ چنانچہ میں نے ایک پارکنگ سے ایک
ویگن اڑائی اور سفارت خانے کی طرف سے ملے ہوئے کاغذات
ہسپتال والوں کو دے کر آپ کو اس ویگن میں سوار کرایا۔ اس
ویگن سے آپ ایک اور ویگن پر سوار ہوئے۔ پہلے والی ویگن پارکنگ
میں پہنچا دی گئی۔ اس کے بعد آپ کو یہاں لایا گیا ہے۔ اس کوٹھی
کا علم صرف مجھے ہے اور کسی کو بھی اس کے بارے میں علم نہیں "۔
رچرڈ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
" کیا تمہیں خصوصی طور پر کہا گیا تھا کہ ہمیں کسی کوٹھی میں
لے جانا ہے۔ تم ہمیں کسی پرائیویٹ ہسپتال میں بھی لے جا سکتے
تھے "...... عمران نے کہا۔
" میں نے ڈاکٹر انچارج سے معلوم کر لیا تھا جناب۔ اب آپ کو
کسی ہسپتال میں لے جانے کی ضرورت نہیں رہی۔ اب صرف
کمزوری ہے جو خود بخود دور ہو جائے گی اس لئے میں آپ کو یہاں لے
آیا ہوں۔ اگر آپ کسی ہسپتال میں داخل ہونا چاہتے ہیں تو ایسا بھی
ہو سکتا ہے "...... رچرڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
" کیا ہم فوری طور پر سان کرسان کے ہمسایہ ملک لارڈو پہنچ سکتے
ہیں۔ اس انداز میں کہ اگر ہمیں ٹریس کیا جائے تو کسی کو یہ معلوم
نہ ہو سکے کہ ہم کہاں گئے ہیں "...... عمران نے کہا۔
" آپ کس ذریعے سے جانا چاہتے ہیں۔ طیارہ بھی چارٹرڈ کرایا جا

سکتا ہے اور بڑی لانچ بھی"....... رچرڈ نے کہا۔
"طیارہ چارٹرڈ کرا لو لیکن جس قدر جلد ممکن ہو سکے۔ ہم جلد از جلد یہاں سے نکل جانا چاہتے ہیں"....... عمران نے کہا۔
"ٹھیک ہے میں یہیں سے یہ کام کر سکتا ہوں"....... رچرڈ نے کہا اور پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔
"لاؤڈر کا بٹن موجود ہے اسے آن کر دو"....... عمران نے کہا تو رچرڈ نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے بٹن پریس کر دیا۔
"یس۔ ایگل چارٹرڈ ایجنسی"....... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔
"رابرٹ سے بات کراؤ میں میگنٹ بول رہا ہوں"....... رچرڈ نے کہا۔
"اوہ یس سر۔ ہولڈ آن کریں"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔
"ہیلو۔ رابرٹ بول رہا ہوں"....... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔
"میگنٹ بول رہا ہوں رابرٹ ایک کام ہے تم سے"....... رچرڈ نے کہا۔
"ہاں بولو۔ کیا کام ہے"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔
"پانچ افراد کو چارٹرڈ طیارے کے ذریعے لارڈو بھجوانا ہے لیکن شرط یہ ہے کہ کسی کو معلوم نہ ہو سکے کہ یہ لوگ وہاں گئے ہیں۔ کیا تم اس کا انتظام کر سکتے ہو"....... رچرڈ نے کہا۔

"ہاں کیوں نہیں۔ لیکن معاوضہ ڈبل ہو گا"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔
"لیکن کام فوری اور فول پروف انداز میں ہونا چاہئے"....... رچرڈ نے کہا۔
"ایسے ہی ہو گا۔ طیارہ سپیشل سائیڈ سے نکال کر دیا جائے گا۔ اس میں سوار ہونے والے افراد کی جگہ میرے آدمیوں کے کوائف وغیرہ اور نام درج کئے جائیں گے اور وہاں لارڈو میں بھی یہی ریکارڈ ہو گا اور تمہارے آدمیوں کو خصوصی راستے سے باہر پہنچا دیا جائے گا"....... دوسری طرف سے رابرٹ نے جواب دیا۔
"اوکے تم طیارہ تیار کراؤ میں آدمی لے کر پہنچ رہا ہوں"۔ رچرڈ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔
"آپ نے سنی ہے بات چیت کیا آپ مطمئن ہیں"....... رچرڈ نے رسیور رکھ کر عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔
"ہاں تمہاری کارکردگی واقعی قابل تعریف ہے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"بے حد شکریہ آئیے"....... رچرڈ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔
"ایک منٹ میں لارڈو میں بندوبست کر لوں۔ یہاں سے لارڈو کا رابطہ نمبر معلوم ہے تمہیں"....... عمران نے کہا۔
"جی ہاں"....... رچرڈ نے کہا اور رابطہ نمبر بتا دیا۔ عمران نے رسیور اٹھایا اور رابطہ نمبر ڈائل کرنے کے ساتھ ہی انکوائری کے نمبر ڈائل

کر دیئے۔ چونکہ یورپ ایکریمیا وغیرہ میں بین الاقوامی طور پر ٹیلی فون انکوائری نمبر ایک ہی رکھا جاتا تھا اس لئے اسے انکوائری نمبر معلوم کرنے کی ضرورت نہ تھی۔

"یس انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ویسٹ پوسٹ کلب کا نمبر دیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر دوبارہ نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ویسٹ پوسٹ کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک اور نسوانی آواز سنائی دی۔

"پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں۔ سان کرسان سے گرے سے بات کرائیں"...... عمران نے کہا۔

"پرنس آف ڈھمپ"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔ ظاہر ہے دوسری طرف موجود خاتون کے لئے یہ نام نیا تھا۔

"آپ بات کرائیں جلدی وہ مجھے جانتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو گرے بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں گرے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ پرنس آپ۔ کہاں سے بول رہے ہیں"...... دوسری طرف سے چونک کر اور انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"میں اس وقت سان کرسان سے بول رہا ہوں۔ میں اور میرے ساتھی زخمی ہیں اور ہم پانچوں ایک چارٹرڈ طیارے کے ذریعے خفیہ طور پر لارڈو پہنچ رہے ہیں۔ تم ایئرپورٹ پر ہمیں لینے کے لئے ٹیکسی سٹینڈ کے پاس پہنچ جاؤ۔ ہم وہاں پہنچ جائیں گے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ لیکن کب پہنچ رہے ہیں"...... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

"چارٹرڈ طیارہ جتنی دیر سان کرسان سے لارڈو پہنچنے میں لگائے گا اس میں تقریباً ایک گھنٹہ اور شامل کر لینا"...... عمران نے کہا۔

"اوکے ٹھیک ہے۔ آپ بے فکر رہیں میں موجود ہوں گا"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"ہاں اب چلو"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے اٹھتے ہی اس کے باقی ساتھی بھی خاموشی سے اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد وہ بحفاظت لارڈو پہنچ چکے تھے۔ انہیں ایئرپورٹ کے ایک خفیہ راستے سے باہر پہنچا دیا گیا تھا۔ ان کی رہنمائی ایک نوجوان کر رہا تھا۔

"ٹیکسی سٹینڈ کس طرف ہے"...... عمران نے اس نوجوان سے پوچھا۔

"دائیں ہاتھ پر جناب۔ کیا میں ساتھ چلوں"...... نوجوان نے

مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" نہیں شکریہ"....... عمران نے کہا تو نوجوان سلام کر کے واپس چلا گیا تو عمران اپنے ساتھیوں سمیت آہستہ آہستہ چلتا ہوا ٹیکسی سٹینڈ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس کے ساتھی بھی خاموشی سے اس کے ساتھ چل رہے تھے۔ تھوڑی دیر بعد وہ ٹیکسی سٹینڈ پر پہنچ گئے۔ وہاں ایک طرف ایک جدید ماڈل کی سٹیشن ویگن موجود تھی جس کے ساتھ ایک ادھیڑ عمر لیکن سمارٹ آدمی کھڑا ادھر ادھر دیکھ رہا تھا لیکن عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف اس کی پشت تھی وہ ایئرپورٹ کے پبلک لاؤنج کی طرف ہی دیکھ رہا تھا۔

" ارے تمہارا رنگ تو وائٹ ہے پھر تم گرے کیوں کہلاتے ہو"۔ عمران نے قریب جا کر کہا تو وہ آدمی بے اختیار اچھل پڑا۔

" اوہ اوہ آپ ادھر سے۔ اوہ اچھا۔ میں آپ کے ساتھیوں کی تعداد کی وجہ سے سٹیشن ویگن لے آیا ہوں۔ آپ واقعی زخمی ہیں آئیے۔ ویسے میں نے یہاں ایک پرائیویٹ ہسپتال فون کر دیا تھا تاکہ اگر آپ کو فوری ضرورت ہو تو وہاں پہلے سے تیاری مکمل ہو"....... گرے نے عمران سے پرجوش انداز میں مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔

" شکریہ"....... عمران نے کہا اور پھر وہ اپنے ساتھیوں سمیت سٹیشن ویگن پر سوار ہو گیا۔

" اب آپ کیا ہسپتال جائیں گے یا"....... گرے نے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

" ہسپتال جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ صرف کمزوری ہے وہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ خود بخود دور ہو جائے گی"....... عمران نے کہا اور گرے نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ایک کالونی کی کوٹھی میں پہنچ گئے۔

" مزید میرے لئے کیا حکم ہے"....... گرے نے کہا۔

" تمہارا کوئی براہ راست فون نمبر ہو تو وہ مجھے دے دو اور یہاں موجود تمہارا ملازم اعتماد والا ہے یا نہیں"....... عمران نے کہا۔

" فریڈ انتہائی بااعتماد ہے پرنس آپ بے فکر رہیں۔ میں آپ کی پوزیشن کو سمجھتا ہوں"....... گرے نے جواب دیا۔

" گریٹ لینڈ میں ایک سنڈیکیٹ ہے جسے ریڈ سنڈیکیٹ کہتے ہیں کیا تم اس سے واقف ہو"....... عمران نے پوچھا تو گرے چونک پڑا۔

" جی ہاں اچھی طرح واقف ہوں بلکہ اس کے چیف ماسٹر کا نائب میرا گہرا دوست ہے"....... گرے نے چونک کر کہا۔

" ریڈ سنڈیکیٹ کے لئے شیٹ لینڈ کا ایک آدمی کام کرتا ہے جس کا نام کروشر ہے۔ میں نے صرف یہ معلوم کرنا ہے کہ یہ کروشر کہاں مل سکتا ہے لیکن شرط یہ ہے کہ اس کروشر کو اس کا علم نہ ہو سکے"....... عمران نے کہا۔

" میں معلوم کر کے آپ کو فون کر دوں گا"....... گرے نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلایا تو گرے سلام کر کے واپس چلا گیا۔

" یہ حادثہ ہمیں ہلاک کرنے کے لئے کیا گیا تھا اس کا مطلب ہے

کہ انہیں ہمارے بارے میں مکمل معلومات حاصل تھیں"۔ گر
کے جانے کے بعد جولیا نے پہلی بار بولتے ہوئے کہا۔

" ہاں ظاہر ہے ورنہ وہ اتنا بڑا اقدام کیوں کرتے جس میں ا
قدر بے گناہ افراد بھی ہلاک ہو گئے ہیں۔ یہ تو ہم پر اللہ تعالیٰ کا
ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

" عمران صاحب کیا آپ کے خیال میں سان کرسان میں ہم
ہمیں خطرہ لاحق ہو سکتا تھا جو آپ فوری طور پر وہاں سے یہاں آ گ
ہیں"...... صفدر نے کہا۔

" ہمارے مقابل مجرم تنظیم نہیں ہے سرکاری تنظیم ہے۔ ا
لوگ بہرحال انتہائی تربیت یافتہ ہوتے ہیں اور اب جبکہ عالمی میڈ
پر بیس مسافروں کے بچ جانے کے اعلانات ہوئے ہوں گے
لامحالہ وہ چیک کرتے اور پھر ہمیں ہسپتال میں بھی ہلاک کرنے ک
بھرپور کوشش کرتے اس لئے مجھے فوری طور پر چیف سے بات ک
کے ہسپتال سے اس انداز میں رخصت ہونا پڑا اور اس کے نتیجے میں
ہم اب یہاں موجود ہیں۔ اب وہ لوگ ہمیں بہرحال سان کرسان
میں ہی تلاش کرتے رہیں گے اور ہماری حالت ابھی اس قابل نہیں
ہے کہ وہاں ہم ان کا مقابلہ کر سکتے اس لئے ہمیں فوری طور پر یہاں
آنا پڑا ہے"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" لیکن عمران صاحب انہیں ہماری منزل کا تو علم ہو گا اس لئے
لامحالہ جب ہم نہیں ملیں گے تو وہ گریٹ لینڈ میں ہمارے شکار کے

لئے جال بچھائیں گے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" ظاہر ہے اور ہمیں یہ جال بھی توڑنا ہو گا اور ان شکاریوں سے
بھی نمٹنا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

" لیکن اصل فارمولا کہاں ہو گا۔ ہمارا مشن تو فارمولا حاصل کرنا
ہے"...... جولیا نے کہا۔

" پہلے یہ تو طے ہو جائے کہ یہ ایچ ڈی گریٹ لینڈ کی سرکاری
تنظیم ہے یا شیٹ لینڈ کی"...... عمران نے کہا تو سب ساتھی بے
اختیار چونک پڑے۔

" شیٹ لینڈ تو گریٹ لینڈ کے ماتحت ہے اس لئے یہ ایجنسی
بہرحال گریٹ لینڈ کی ہو سکتی ہے"...... جولیا نے کہا تو عمران نے
گراہم کی دی ہوئی شیٹ لینڈ کے بارے میں تفصیل دوہرا دی۔

" اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ شیٹ لینڈ کی بھی یہ ایجنسی ہو سکتی
ہے"...... صفدر نے کہا۔

" ہاں اور میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ ایسا ہی ہو گا ورنہ
گریٹ لینڈ والے یہ حماقت کبھی نہ کرتے کہ لیبارٹری کو جلانے والی
مشینری گریٹ لینڈ سے پاکیشیا بھجواتے"...... عمران نے کہا اور
سب نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" اس کروشر کا کیا کردار ہے اس تنظیم میں"...... جولیا نے
پوچھا۔

" سنا یہی ہے کہ یہ اس ایچ ڈی کے سپیشل سیکشن کا انچارج

ہے"۔ عمران نے جواب دیا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

" اس کا مطلب ہے کہ ہمیں وہاں جا کر بھی مجرموں کی طرح بلوں میں چھپ کر رہنا ہوگا"...... خاموش بیٹھے ہوئے تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" نہیں اس طرح مشن مکمل نہیں ہو سکتا کہ ہم چھپ کر بیٹھے رہیں۔ صرف بنیادی معلومات مل جائیں پھر ہم نے ڈی ایجنٹوں کے سے انداز میں کام کرنا ہے کیونکہ ایچ ڈی نے جس انداز میں پاکیشیا میں مشن مکمل کیا ہے یہ انداز ڈی ایجنٹوں کا ہی ہو سکتا ہے اور جب تک ہم ان کی سطح پر آ کر جواب نہیں دیں گے بات نہیں بنے گی"۔ عمران نے کہا تو تنویر کا ستا ہوا چہرہ یکلخت کھل اٹھا۔

" اوہ ویری گڈ۔ یہ واقعی خوشخبری ہے"...... تنویر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور سب اس کی بات سن کر بے اختیار مسکرا دیئے۔ پھر تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... عمران نے محتاط لہجے میں کہا۔

" گرے بول رہا ہوں پرنس۔ میں نے آپ کے حکم کے مطابق معلومات حاصل کر لی ہیں۔ کروشر شیٹ لینڈ میں ہے۔ وہ شیٹ لینڈ کی ایک خفیہ سرکاری تنظیم کے سپیشل سیکشن کا چیف ہے لیکن وہاں اس کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں اور اس تنظیم کے بارے میں مزید معلومات نہیں مل سکیں"...... گرے نے کہا۔

" لیکن اس کروشر تک پہنچنے کے لئے ہمیں بہرحال کوئی ٹپ تو چاہئے"...... عمران نے کہا۔

" ٹھیک ہے میں کوشش کرتا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" کیا کوئی ایسا طریقہ ہے کہ ہم گریٹ لینڈ کی بجائے براہ راست شیٹ لینڈ پہنچ سکیں"...... عمران نے کہا۔

" اوہ نہیں جناب۔ شیٹ لینڈ پہنچنے کا ایک ہی راستہ ہے جو گریٹ لینڈ سے جاتا ہے"...... گرے نے جواب دیا۔

" کیوں۔ بحری جہاز یا سٹیمر تو وہاں براہ راست جاتے ہوں گے"۔ عمران نے کہا۔

" جی نہیں۔ شیٹ لینڈ کے گرد گریٹ لینڈ نیوی کے خفیہ اڈے ہیں اس لئے ایک خصوصی راستہ کھلا رہتا ہے اور اس راستے پر سفر کرنے کے لئے گریٹ لینڈ پہلے جانا ضروری ہوتا ہے اور وہاں براہ راست کوئی طیارہ بھی نہیں جاتا حتیٰ کہ چارٹرڈ طیارہ بھی براہ راست وہاں نہیں جا سکتا۔ پہلے گریٹ لینڈ جانا پڑتا ہے"...... گرے نے جواب دیا۔

" اوکے۔ تم اس کروشر کے بارے میں کوئی ٹپ تلاش کرو۔ باقی کام ہم خود کر لیں گے"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" اس کا مطلب ہے کہ پہلے ہمیں گریٹ لینڈ جانا ہوگا اور پھر وہاں سے شیٹ لینڈ جائیں گے"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں بظاہر تو ایسا ہی لگتا ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے وہاں موجود ملازم فریڈ کو آواز دی تو نوجوان فریڈ تیزی سے سٹنگ روم میں داخل ہوا۔

"فرید کیا یہاں ایسا نقشہ مل سکے گا جس میں یہاں سے گریٹ لینڈ یا گریٹ لینڈ سے شیٹ لینڈ اور اس کے ارد گرد کے علاقوں کی تفصیل موجود ہو"...... عمران نے کہا۔

"یہاں کوٹھی میں تو ایسا نقشہ نہیں ہے جناب اگر آپ حکم دیں تو میں بازار جا کر تلاش کر سکتا ہوں"...... فریڈ نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"نہیں اس کی ضرورت نہیں ہے۔ تم ہمارے لئے کافی بنا لاؤ"۔ عمران نے کہا اور فریڈ اثبات میں سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔

ڈاف اور میگی دونوں گریٹ لینڈ کی ایک کوٹھی کے کمرے میں بیٹھے شراب پینے میں مصروف تھے۔

"یہ عمران اور اس کے ساتھی تو گدھے کے سر سے سینگوں کی طرح غائب ہو گئے ہیں"...... اچانک میگی نے کہا۔

"پہلی بات تو یہ ہے کہ وہ گدھے نہیں دنیا کے خطرناک سیکرٹ ایجنٹ ہیں اور دوسری بات یہ ہے کہ وہ بہرحال گریٹ لینڈ پہنچیں گے"...... ڈاف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہاں اگر ان کا سراغ نہ لگایا جا سکا تو"...... میگی نے کہا۔

"یہاں ان کا سراغ بہرحال لگ جائے گا۔ انہوں نے یہاں پہنچ پاکیشیا میں اپنی تباہ ہونے والی لیبارٹری کی مشینری کے بارے کام کرنا ہے۔ اس کے لئے لامحالہ وہ بندرگاہ پر کام کریں گے اور میرے آدمی موجود ہیں"...... ڈاف نے کہا۔

"لیکن یہ تو ضروری نہیں ہے کہ وہ صرف مشینری کی بنیاد پر ہی یہاں آ رہے ہوں ہو سکتا ہے کہ انہیں ایچ ڈی کے بارے میں معلومات مل گئی ہوں"...... میگی نے کہا۔

"ہاں۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے اس کا بھی میں نے بندوبست کر لیا ہے۔ باس کروشر یہاں کے ریڈ سنڈیکیٹ سے بھی متعلق ہے اور ایچ ڈی سے بھی۔ باس کروشر کے بارے میں پورے گریٹ لینڈ میں اگر کوئی جانتا ہے تو صرف ریڈ سنڈیکیٹ کا چیف ماسٹر جانتا ہے اس لئے میں نے ماسٹر کے ایک خاص آدمی کو بھاری رقم پر ہائر کر لیا ہے۔ اگر وہاں کسی نے بھی اس بارے میں کسی بھی انداز میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی تو مجھے اطلاع مل جائے گی۔ اس کے علاوہ مخصوص لوگ ایئر پورٹ، بندرگاہ اور تمام بڑے ہوٹلوں کی نگرانی بھی کر رہے ہیں۔ جہاں بھی گروپ پہنچا مجھے اطلاع مل جائے گی"...... ڈاف نے جواب دیا تو اس بار میگی نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیا اور پھر چند لمحوں بعد اچانک ڈاف کی جیب سے ہلکی سی سیٹی کی آواز سنائی دی تو ڈاف اور میگی دونوں بے اختیار چونک پڑے۔ ڈاف نے جیب میں ہاتھ ڈال کر جب اسے باہر نکالا تو اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا خصوصی ساخت کا ٹرانسمیٹر تھا۔ سیٹی کی آواز اسی ٹرانسمیٹر سے نکل رہی تھی۔ ڈاف نے اس کا بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ جیکب بول رہا ہوں۔ اوور"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"یس۔ ڈاف اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... ڈاف نے کہا۔

"ڈاف تمہارے لئے ایک اطلاع ہے۔ لارڈو کے ویسٹ پوسٹ کلب کے گرے نے کروشر کے بارے میں معلومات ماسٹر کے ایک نائب سے خفیہ طور پر حاصل کی ہیں اور اسے بھاری رقم کی ادائیگی کا وعدہ کیا ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ڈاف اور میگی دونوں بے اختیار اچھل پڑے۔

"تمہیں کیسے معلوم ہوئی یہ بات۔ اوور"...... ڈاف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ میں بھی مخبری کا دھندہ کرتا ہوں اور ریڈ سنڈیکیٹ کے بارے میں معلومات سب سے زیادہ فروخت ہوتی ہیں اس لئے میرا وہاں انتہائی طاقتور خفیہ سیٹ اپ موجود ہے اور مجھے معلوم ہے کہ کروشر کے بارے میں معلومات سے تمہیں دلچسپی ہو گی اور تمہاری مخصوص فریکونسی بھی میرے پاس موجود ہے۔ اوور"...... جیکب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ویری گڈ۔ جیکب تم معاوضے کی فکر مت کرو تفصیل بتاؤ کہ کیا معلومات حاصل کی گئی ہیں۔ اوور"...... ڈاف نے کہا۔

"اگر مجھے معاوضے کی فکر ہوتی تو میں پہلے تم سے معاوضے کی بات کرتا۔ بہرحال گرے کو بتایا گیا ہے کہ کروشر کا تعلق شیٹ لینڈ کی کسی خفیہ سرکاری تنظیم سے ہے اور وہ شیٹ لینڈ میں موجود ہے لیکن نہ ہی اس تنظیم کے بارے میں تفصیل بتانے والے کو معلوم

تھا اور نہ ہی کروشر کی رہائش گاہ یا آفس کے بارے میں۔ اوور"۔ جیکب نے کہا۔

"کیا لارڈو سے یہ معلوم ہو سکتا ہے کہ گرے نے یہ معلومات کیوں حاصل کی ہیں اور کس تک پہنچائی ہیں اور مزید کیا باتیں ان کے درمیان ہوئی ہیں۔ اوور"....... ڈاف نے کہا۔

"ہاں معلومات تو مل سکتی ہیں کیونکہ لارڈو میں بھی میری طرز کا گروپ موجود ہے جو ایسے سیٹ اپ گرے کے لئے رکھتا ہے کیونکہ گرے کا بھی لارڈو میں بالکل اسی طرح کا وسیع سیٹ اپ ہے جیسے یہاں گریٹ لینڈ میں ریڈ سنڈیکیٹ کا ہے لیکن وہاں کے لئے معاوضہ بہت زیادہ ہو گا۔ اوور"....... جیکب نے کہا۔

"تم معاوضے کی فکر قطعی نہ کرو صرف حتمی اور درست معلومات مہیا کرو۔ اوور"...... ڈاف نے کہا۔

"اوکے۔ میں معلوم کرتا ہوں۔ پھر تمہیں کال کروں گا۔ اوور اینڈ آل"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور ڈاف نے بٹن آف کر کے ٹرانسمیٹر کو واپس جیب میں رکھ لیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ مسئلہ مشینری کا نہیں ہے بلکہ انہیں باس کروشر کے بارے میں علم ہو چکا ہے"....... میگی نے کہا۔

"ہاں اور یہ واقعی انتہائی خطرناک بات ہے اب وہ سیدھے باس کروشر پر ریڈ کرنے کی کوشش کریں گے اور باس شیٹ لینڈ میں ہے اس لئے وہ اب یہاں گریٹ لینڈ میں نہیں رکیں گے بلکہ یہاں پہنچتے

ہی سیدھے شیٹ لینڈ جانے کی کوشش کریں گے میں ان کی کارکردگی سے واقف ہوں۔ وہ نہ صرف انتہائی تیز رفتاری سے کام کرتے ہیں بلکہ اپنے اصل ٹارگٹ پر ہی کام کرتے ہیں ادھر ادھر الجھنے سے گریز کرتے ہیں"....... ڈاف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"باس۔ کروشر کو اطلاع دے دو"....... میگی نے کہا۔

"ابھی نہیں۔ پہلے مزید معلومات مل جائیں پھر"...... ڈاف نے کہا اور میگی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً دو گھنٹے بعد ایک بار پھر ٹرانسمیٹر سے کال آنی شروع ہو گئی تو ڈاف نے جیب سے ٹرانسمیٹر باہر نکالا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ جیکب کالنگ۔ اوور"....... ٹرانسمیٹر سے جیکب کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ ڈاف اٹنڈنگ یو۔ اوور"....... ڈاف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"معلومات کے مطابق گرے نے کسی پرنس آف ڈھمپ کے لئے معلومات حاصل کی ہیں اور پرنس آف ڈھمپ نے کروشر کو ٹریس کرنے کے لئے خصوصی ٹپ اس سے طلب کی ہے اور گرے نے جو ٹپ اسے دی ہے اسے سن کر تم حیران رہ جاؤ گے۔ اوور"۔ جیکب نے کہا۔

"اچھا۔ کیا ٹپ ہے۔ اوور"....... ڈاف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" گرے نے اسے بتایا ہے کہ کروشر کی شیٹ لینڈ میں ایک خاص عورت ہے جس کا نام راسٹی ہے اور راسٹی شیٹ لینڈ میں کیپرے رہائشی پلازہ میں رہتی ہے۔اوور"....... جیکب نے کہا۔

" اوہ ویری بیڈ۔واقعی یہ تو انتہائی خطرناک ٹپ ہے۔بہرحال تم نے یہ سب کچھ ٹریس کر کے مجھے خرید لیا ہے جیکب۔اس لئے تم معاوضے کی طرف سے بے فکر ہو جاؤ البتہ اب تم نے مزید ایک کام کرنا ہے کہ یہ پرنس آف ڈھمپ اپنے ساتھیوں سمیت گرے کی مدد سے لارڈو سے گریٹ لینڈ پہنچیں گے تم نے مجھے اس ذریعے کے بارے میں درست معلومات مہیا کرنی ہیں تاکہ انہیں کور کیا جا سکے۔اوور"۔ ڈاف نے کہا۔

" ہاں یہ کام ہو جائے گا لیکن ابتدائی طور پر تم بیس ہزار ڈالر بھجوا دو۔اوور"....... جیکب نے کہا۔

"پہنچ جائیں گے تم فکر مت کرو۔اوور"....... ڈاف نے کہا۔

" اوکے۔جیسے ہی معلومات ملیں میں تمہیں بتا دوں گا۔اوور اینڈ آل"....... جیکب نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ڈاف نے ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے واپس جیب میں رکھا اور سامنے رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" گریٹ لینڈ سے ڈاف بول رہا ہوں باس سے بات کراؤ"۔ڈاف

نے کہا۔

" اوکے۔ہولڈ آن کریں"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو۔کروشر بول رہا ہوں ڈاف کیا رپورٹ ہے"....... چند لمحوں بعد کروشر کی آواز سنائی دی۔

" باس عمران اپنے ساتھیوں سمیت سان کرسان سے لارڈو پہنچ چکا ہے اور آپ کے بارے میں معلومات حاصل کر رہا ہے اور اسے بنیادی معلومات مل بھی گئی ہیں"....... ڈاف نے کہا۔

" کیا کہہ رہے ہو میرے بارے میں اسے کیسے علم ہو سکتا ہے"۔ دوسری طرف سے کروشر کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

" یہ تو مجھے معلوم نہیں ہے کہ اسے آپ کے بارے میں کیسے علم ہوا لیکن وہ ہے ہی ایسا آدمی کہ وہ ایسی معلومات بہرحال حاصل کر لیتا ہے"....... ڈاف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیکب سے ملنے والی تفصیل بتا دی۔

" اس کا مطلب ہے کہ اسے ایچ ڈی کے بارے میں معلوم ہو چکا ہو گا"....... کروشر نے کہا۔

" یس باس لازمی بات ہے"....... ڈاف نے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے اب میں اس سے خود ہی نمٹ لوں گا"....... کروشر نے کہا۔

" باس آپ راسٹی کی نگرانی کرائیں وہ لامحالہ راسٹی کی ٹپ کو آپ تک پہنچنے کے لئے استعمال کریں گے اور انہیں چونکہ معلوم

نہیں ہے کہ ہمیں اس ٹپ کے بارے میں معلوم ہو چکا ہے اس لئے
وہ آسانی سے ٹریپ ہو جائیں گے جب کہ میں یہاں گریٹ لینڈ میں
انہیں شکار کرنے کی کوشش کروں گا اور میری پوری کوشش ہو گی
کہ وہ شیٹ لینڈ پہنچ ہی نہ سکیں"...... ڈاف نے کہا۔

"ٹھیک ہے لیکن اگر وہ وہاں سے نکل جائیں تو تم نے مجھے فوری
اطلاع دینی ہے"...... کروشر نے کہا۔

"یس باس"...... ڈاف نے کہا تو دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو
گیا تو ڈاف نے بھی ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"عمران اور اس کے ساتھیوں کا ٹارگٹ تو وہ فارمولا واپس لینا
ہو گا اور باس کروشر کے پاس تو ظاہر ہے فارمولا نہیں ہو گا اور نہ ہی
باس کروشر کو اس بارے میں کچھ علم ہو گا۔ پھر یہ لوگ باس کروشر
سے کیا حاصل کر سکتے ہیں"...... میگی نے کہا۔

"باس کروشر کے ذریعے وہ چیف باس تک پہنچنے کی کوشش
کریں گے اور چیف باس سے اس جگہ تک جہاں فارمولا موجود ہو
گا"...... ڈاف نے کہا اور میگی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ہونہہ۔ واقعی تمہارا ذہن مجھ سے زیادہ زرخیز ہے"...... چند
لمحوں کی خاموشی کے بعد میگی نے کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں ہے جو ان لوگوں کے کام کرنے کا طریقہ
جانتے ہیں اس کے لئے یہ دو جمع دو چار کا مسئلہ ہے اور اب تم بھی
تیار ہو جاؤ۔ اب ان لوگوں کے ساتھ ہماری خاصی تیز رفتار جھڑپ ہو

گی"...... ڈاف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا تم انہیں پکڑنے کی کوشش کرو گے"...... میگی نے چونک
کر کہا۔

"کیا مطلب یہ بات تم نے کس پیرائے میں کی ہے"...... ڈاف
نے چونک کر پوچھا۔

"تم نے جھڑپ کا لفظ استعمال کیا ہے اس سے میں یہ سمجھی ہوں
کہ تم انہیں زندہ پکڑنا چاہتے ہو ورنہ تو بس ان پر فائر کھولنا ہے
جھڑپ کیسے ہو سکتی ہے"...... میگی نے کہا۔

"جھڑپ سے میری مراد ان سے ٹکراؤ تھا ویسے میں ان کے معاملے
میں ایک لمحہ بھی ضائع کرنا خودکشی کرنے کے مترادف سمجھتا ہوں
لیکن جس طرح ہمیں یہ اطلاعات ملی ہیں ہو سکتا ہے کہ انہیں بھی
ہمارے بارے میں معلومات مل جائیں اس لئے ہو سکتا ہے کہ واقعی
جھڑپ کی بھی نوبت آجائے"...... ڈاف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم فکر مت کرو ایسے معاملات میں میگی تم سے آگے ہی رہے
گی"...... میگی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں شکار کرنے میں تو تمہارا واقعی جواب نہیں ہے"...... ڈاف
نے ہنستے ہوئے کہا اور میگی بھی بے اختیار ہنس پڑی۔ پھر تقریباً چار
گھنٹوں بعد ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز سنائی دی تو وہ دونوں چونک
پڑے۔

"ارے میرا خیال تھا کہ ایک دو روز بعد جیکب اطلاع دے گا یہ

ابھی اطلاع دے رہا ہے"....... ڈاف نے چونک کر جیب میں ہاتھ ڈالتے ہوئے کہا۔

" وہ شاید ہم سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے کام کر رہے ہیں"۔ میگی نے کہا اور ڈاف نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے اس کا بٹن پریس کر دیا۔

" جیکب کالنگ ۔ اوور"....... جیکب کی آواز سنائی دی۔

" یس ڈاف اٹنڈنگ یو ۔ اوور"....... ڈاف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تمہاری رقم تو ابھی تک نہیں پہنچی البتہ میں نے تمہاری مطلوبہ معلومات حاصل کر لی ہیں ۔ اوور"....... جیکب کی ہنستی ہوئی آواز سنائی دی۔

" تمہیں معلوم تو ہے کہ آج بنکوں میں ہفتہ وار تعطیل ہے اس لئے رقم والا کام تو کل ہونا تھا اور میرا خیال بھی یہی تھا کہ تم ان کی گریٹ لینڈ روانگی کے بارے میں ایک دو روز بعد ہی اطلاع دو گے۔ اوور"....... ڈاف نے کہا۔

" مجھے چونکہ حتمی اطلاع مل گئی تھی اس لئے میں نے سوچا کہ تمہیں بتا دوں ۔ ہفتہ وار تعطیل والی بات واقعی میرے ذہن میں نہ تھی۔ بہرحال سنو گرے نے اسی پرنس آف ڈھمپ اور اس کے چار ساتھیوں کے لئے جن میں ایک عورت بھی شامل ہے دو روز بعد کے لئے ایک طیارہ چارٹرڈ کرایا گیا ہے ۔ یہ چارٹرڈ طیارہ دو روز بعد لارڈز

کے وقت کے مطابق صبح آٹھ بجے روانہ ہو گا اور گریٹ لینڈ کے وقت کے مطابق دوپہر ایک بجے گریٹ لینڈ پہنچ جائے گا۔ اوور"۔ جیکب نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" چارٹرڈ کمپنی اور طیارے کے بارے میں تفصیلات۔ اوور"۔ ڈاف نے پوچھا تو جیکب نے تفصیلات بتا دیں۔

" ویری گڈ جیکب اب میں انہیں خود ہی سنبھال لوں گا ویری گڈ۔ اب بتاؤ اب کل تمہیں کتنی رقم بھجوائی جائے۔ اوور"....... ڈاف نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" صرف تیس ہزار ڈالر۔ اوور"....... جیکب نے کہا۔

" او کے پہنچ جائیں گے ڈونٹ وری۔ اوور"....... ڈاف نے کہا۔

" تھینک یو ۔ اوور"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" او کے اوور اینڈ آل"....... ڈاف نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

" اب تماشا دیکھنا میگی۔ اب لطف آئے گا شکار کھیلنے کا"۔ ڈاف نے کہا اور میگی کے چہرے پر بھی مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت لارڈو کے ایئرپورٹ کے اس حصے میں موجود تھا جہاں سے چارٹرڈ پروازیں روانہ ہوتی تھیں۔ گرے اس کے ساتھ آیا ہوا تھا ایک دو روز کے آرام کے بعد عمران کے منگوائے ہوئے مخصوص انجکشنوں کے استعمال کی وجہ سے وہ سب اس وقت پوری طرح چاق وچوبند دکھائی دے رہے تھے وہ سب اس وقت ایک ریستوران میں بیٹھے کافی پینے میں مصروف تھے۔ ان سب نے گریٹ لینڈ کے مقامی باشندوں جیسا میک اپ کر رکھا تھا اور گرے کی وجہ سے ان کے پاس ایسے کاغذات بھی موجود تھے جن کی وجہ سے گریٹ لینڈ ایئرپورٹ سے وہ آسانی سے باہر جا سکتے تھے۔ گرے فلائٹ کے بارے میں مزید معلومات کے لئے اس کمپنی کے کاؤنٹر کی طرف گیا ہوا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔

"کیا ہوا۔ کیا طیارے میں خرابی ہو گئی ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں پرنس بلکہ آپ کی گریٹ لینڈ اس طیارے سے جانے کی اطلاع وہاں پہنچ چکی ہے"...... گرے نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا تو عمران اور اس کے ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔

"کیسے اور تمہیں کیسے علم ہوا"...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مجھے ابھی اپنے ہیڈکوارٹر سے فون آیا ہے۔ یہاں ایک مخبری کرنے والا گروپ ہے جیری گروپ۔ اس کے ایک آدمی نے میرے ایک آدمی سے بات کی ہے۔ وہ آدمی ہمارا آدمی ہے لیکن وہ دو روز سے کسی کام میں پھنسا ہوا تھا اس لئے وہ بروقت اطلاع نہ دے سکا تھا۔ گریٹ لینڈ میں مخبری کرنے والے جیکب گروپ نے اس جیری کے ذریعے میرے کسی آدمی سے ساری معلومات حاصل کر کے جیکب کو دی ہیں"...... گرے نے کہا۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ جاتے ہی معاملات میں تیزی آجائے گی۔ گڈ شو۔ میں بھی یہی چاہتا تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا آپ پھر بھی اسی طیارے سے جائیں گے۔ میں اس فلائٹ کو کینسل کرا دیتا ہوں اور پھر میں پہلے اپنے گروپ میں اس غدار کو ٹریس کروں گا اس کے بعد آپ کے لئے کوئی بندوبست

کروں گا"...... گرے نے کہا۔

" اس کی ضرورت نہیں ہے جو کچھ ہو گا وہاں جا کر ہو گا اور اب ہمارا وہاں پہنچنا ضروری ہے اس لئے فلائٹ کینسل کرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم گریٹ لینڈ بے شمار بار جا چکے ہیں اس لئے وہاں سے خفیہ طور پر باہر نکلنے کے بہت سے راستے موجود ہیں"۔ عمران نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ جیسے آپ کی مرضی"...... گرے نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ طیارے میں بیٹھے فضا میں پہنچ چکے تھے۔

" کہیں وہ پہلے کی طرح یہ طیارہ بھی فضا میں کریش نہ کرا دیں"...... جولیا نے کہا۔

" کوئی بات نہیں۔ شہید ہو جائیں گے اور یہ مسلمانوں کے لئے بہت بڑا اعزاز ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب کیا یہ معلومات کروشر نے حاصل کی ہوں گی"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" ظاہر ہے اور کون ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

" اگر ایسا ہے تو پھر تو وہ اب اس راسٹی والی ٹپ کے ذریعے ہاتھ نہ آسکے گا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" ہاں۔ ویسے تو ایسا سوچنا بھی حماقت ہے اس لئے اب ہمیں وہاں ہمارے استقبال کے لئے موجود افراد میں سے کسی ایک پر ہاتھ

ڈالنا پڑے گا"...... عمران نے کہا۔

" لیکن جب ہم خفیہ راستے سے نکل جائیں گے تو پھر ان پر ہاتھ کیسے ڈالا جا سکتا ہے"...... جولیا نے کہا۔

" میرا خیال ہے ہمیں کسی خفیہ راستے سے جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اب ہم ہوشیار ہیں اس لئے اب ہمیں آسانی سے شکار نہیں کیا جا سکتا"...... تنویر نے کہا۔

" نہیں وہ لوگ نجانے کتنی تعداد میں ہوں اور انہوں نے وہاں کس قسم کا سیٹ اپ بنا رکھا ہو اس لئے میں کوئی رسک نہیں لے سکتا"...... عمران نے فیصلہ کن لہجے میں کہا اور تنویر خاموش ہو گیا۔

" عمران صاحب کیا اس طیارے کو ناڈرن کی بجائے کسی اور شہر کے ایئرپورٹ پر نہیں اتارا جا سکتا"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" تم نے شاید یہ فیصلہ کر رکھا ہے کہ میں کوئی چیز چھپا نہ سکوں"...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

" کیا مطلب۔ تم ہم سے کیا چھپا رہے ہو"...... جولیا نے تیز لہجے میں کہا۔

" میری کوشش تو یہی ہوتی ہے کہ کچھ سسپنس پیدا ہو سکے کیونکہ سسپنس کی کیفیت میں جولیا اور دوسرے ساتھیوں کے چہروں پر جو کیفیات موجود ہوتی ہیں وہ قابل دید ہوتی ہیں لیکن

کیپٹن شکیل عین چوراہے پر بھانڈا پھوڑ کر سارا سسپنس ختم کرانا
ہے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا میں نے کوئی غلط بات کی ہے عمران صاحب"...... کیپٹن
شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہی تو اصل مسئلہ ہے کہ تم ہمیشہ درست بات کرتے ہو"......
عمران نے کہا۔

"میں بھی یہی چاہتا تھا کہ طیارے کو ناڈرن ایئرپورٹ کی بجائے
جارج ایئرپورٹ پر لے جایا جائے تاکہ ہم کسی فوری خطرے سے
دوچار نہ ہو سکیں کیونکہ ہمارے مقابل لوگ بہت تربیت یافتہ
ہیں۔ عام جرائم پیشہ نہیں ہیں کہ وہ صرف ناک کی سیدھ میں ہی
دیکھیں گے۔ تربیت یافتہ افراد نے لامحالہ خفیہ راستوں کو چیک
کرنے کا بھی انتظام کر رکھا ہو گا اور ہمارے پاس اسلحہ بھی نہیں ہے
کیونکہ اسلحے سمیت ہم کسی ایئرپورٹ پر نہیں اتر سکتے اور میں اب
کسی ایک ساتھی کی جان کا رسک بھی نہیں لے سکتا اور فلائٹ
منسوخ کرانے کا بھی کوئی فائدہ نہ تھا کیونکہ بہرحال اس کی اطلاع
انہیں مل جاتی اور پھر وہ لوگ ہماری مسلسل نگرانی کرتے رہتے اس
لئے اس کا آخری اور واحد حل یہی تھا کہ ہم ایئرپورٹ بدل لیں۔
چونکہ یہ عام پرواز نہیں ہے چارٹرڈ پرواز ہے اس لئے ہم مزید ادائیگی
کر کے کسی اور دوسرے ایئرپورٹ پر لینڈ کر سکتے ہیں اور یہی بات
سوچ کر میں نے اسی فلائٹ سے گریٹ لینڈ پہنچنے کا فیصلہ کیا تھا۔

میں چاہتا تھا کہ آخری لمحات تک تمہیں اس کا علم نہ ہو سکے لیکن
کیپٹن شکیل نے بھانڈا پھوڑ دیا"...... عمران نے تفصیل بتاتے
ہوئے کہا۔

"کیپٹن شکیل کے سر میں بھی تمہاری طرح کا ہی دماغ ہے لیکن
ذرا سست ہے"...... تنویر نے کہا تو طیارہ بے اختیار قہقہوں سے
گونج اٹھا۔ کیپٹن شکیل بھی تنویر کے اس خوبصورت اور برجستہ
جواب پر بے اختیار ہنس پڑا تھا۔

"لیکن تم نے اب تک پائلٹ کو تو کوئی ہدایت نہیں کی چلو تم
ہمیں سسپنس میں رکھتے لیکن پائلٹ کو تو تم نے ہدایات دے دینی
تھیں"...... جولیا نے کہا۔

"وہ لوگ طیارے کو یقیناً چیک کر رہے ہوں گے اور ناڈرن کی
بجائے کسی اور ایئرپورٹ کا رخ کرنے کا مطلب سمت کی تبدیلی ہو
گی اگر یہ سمت ابھی سے تبدیل کرا دی گئی تو وہ فوراً سمجھ جائیں گے
کہ ہم کہاں جانا چاہتے ہیں اور پھر وہاں بھی ہمارے پہنچنے سے پہلے
انتظامات کئے جا سکتے ہیں اس لئے یہ تبدیلی آخری لمحات میں ہو گی
تاکہ وہ اپنی جگہ مطمئن رہیں اور ہم اپنی مطلوبہ جگہ پر پہنچ جائیں"۔
عمران نے کہا اور باقی ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

ناڈرن ایئرپورٹ کے بیرونی پبلک لاؤنج میں ڈاف اور میگی بڑے اطمینان بھرے انداز میں کھڑے ہوئے تھے۔ انہیں عمران اور اس کے ساتھیوں کا انتظار تھا۔ ڈاف نے عمران اور اس کے ساتھیوں کی یقینی ہلاکت کے لئے ایک انتہائی تیز اور مستعد گروپ کی خدمات ہائر کر لی تھیں اور پھر اس نے خود اپنی نگرانی میں انہیں وہاں اس انداز میں کھڑا کیا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی کسی صورت بھی بچ کر نہ جا سکیں۔ ایک آدمی اس جگہ موجود تھا جہاں چارٹرڈ طیارے نے لینڈ کرنا تھا اور پھر وہاں سے اس کے مسافروں نے لاؤنج میں داخل ہونا تھا۔ چونکہ طیارے کے بارے میں تمام تفصیلات انہیں معلوم تھیں اس لئے وہ دونوں اطمینان بھرے انداز میں کھڑے تھے۔ انہیں اطلاع مل گئی تھی کہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت طیارے پر سوار ہو چکا ہے اور طیارہ سان کرسان سے تقریباً چار گھنٹے پہلے روانہ ہو چکا ہے

اس لئے اب اس کے ناڈرن پہنچنے میں بہت تھوڑا وقت رہ گیا تھا۔

"تم نے خفیہ راستوں پر پکٹنگ کیوں کرائی ہے۔ کیا تمہیں خطرہ تھا کہ وہ کسی خفیہ راستے سے نہ نکل جائیں"...... اچانک میگی نے کہا۔

"ہاں"...... ڈاف نے مختصر سا جواب دیا۔

"لیکن کیوں۔ کیا انہیں ہماری یہاں موجودگی کی اطلاع مل سکتی ہے"...... میگی نے چونک کر کہا۔

"سب کچھ ہو سکتا ہے اس لئے ہمیں ہر پہلو کا خیال رکھنا ہے۔ اسی لئے تو میں یہاں موجود ہوں تاکہ اگر وہ کسی خفیہ راستے سے نکلنے کی کوشش کریں تو ہم انہیں وہاں بھی کور کر سکیں"...... ڈاف نے کہا اور میگی نے اثبات میں سر ہلا دیا لیکن تھوڑی دیر بعد وہ آدمی جسے طیارے کی لینڈنگ کی چیکنگ کرنی تھی دوڑتے ہوئے انداز میں ان کی طرف آنے لگا تو اس کا یہ انداز دیکھ کر وہ دونوں بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا ہوا"...... ڈاف نے چونک کر پوچھا۔

"سر طیارہ جارج ایئرپورٹ کی طرف مڑ گیا ہے۔ اب وہ یہاں لینڈ نہیں کرے گا۔ ابھی ابھی ٹرمینل سے اطلاع دی گئی ہے"...... اس آدمی نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اوہ لیکن اس قدر قریب آنے کے بعد ناڈرن ایئرپورٹ حکام نے اس کی اجازت کیوں اور کیسے دی ہے"...... ڈاف نے

غصیلے لہجے میں کہا۔

"سر یہ چارٹرڈ طیارہ ہے اس لئے حکام کے مطابق وہ جہاں چاہیں اتر سکتے ہیں۔ یہ عام پرواز نہیں ہے کہ شیڈول کی پابند ہو"....... اس آدمی نے جواب دیا تو ڈاف نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ انہیں بہرحال ہماری یہاں موجودگی کا علم ہو چکا ہے۔ بہرحال اب انہیں ہلاک تو نہیں کیا جا سکتا لیکن ان کی نگرانی کی جا سکتی ہے"....... ڈاف نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے ایک طرف موجود پبلک فون بوتھ کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے جیب سے کارڈ نکال کر فون پیس میں ڈالا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ڈیوڈ بول رہا ہوں"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ڈاف بول رہا ہوں ڈیوڈ۔ ہمارے مطلوبہ افراد کا طیارہ ناڈرن کی بجائے جارج ایئرپورٹ کی طرف مڑ گیا ہے۔ تم فوراً اپنے ساتھ آدمی لے جا کر وہاں نگرانی کراؤ۔ میں تمہیں اس طیارے میں ان لوگوں کی تفصیلات بتا دیتا ہوں"....... ڈاف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تفصیلات بتانا شروع کر دیں۔

"صرف نگرانی کرنی ہے یا ان کا خاتمہ بھی کرنا ہے"....... ڈیوڈ نے پوچھا۔

"صرف نگرانی۔ لیکن اس انداز میں کرنا کہ انہیں معمولی سا بھی

احساس نہ ہو سکے۔ یہ دنیا کے انتہائی خطرناک سیکرٹ ایجنٹ ہیں۔ اگر انہیں احساس ہو گیا تو پھر یہ لوگ غائب ہو جائیں گے اور ان پر حملہ کرنے کی حماقت بھی نہ کرنا ورنہ تم اور تمہارے آدمی الٹا ان کے ہاتھ آ جائیں گے۔ فوراً پہنچو"....... ڈاف نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ حکم کی تعمیل ہو گی لیکن آپ کو رپورٹ کہاں دوں"....... ڈیوڈ نے کہا۔

"میں ایک گھنٹے بعد تم سے خود ہی رپورٹ لے لوں گا"۔ ڈاف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھا اور پھر کارڈ نکال کر وہ تیزی سے مڑا۔

"سارا سیٹ اپ ختم کر دو اب یہاں اس کی ضرورت نہیں رہی"....... ڈاف نے میگی کے ساتھ کھڑے اطلاع لے آنے والے سے کہا۔

"اوکے"....... اس آدمی نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔

"آؤ میگی میں نے ان کی نگرانی کا بندوبست کر دیا ہے۔ ڈیوڈ بے حد تیز اور ہوشیار آدمی ہے۔ وہ ان کی نگرانی کرے گا اور پھر ہم اس جگہ کو میزائلوں سے اڑا دیں گے جہاں یہ جائیں گے"....... ڈاف نے کہا اور پھر تیزی سے مڑ کر وہ اس طرف کو بڑھ گیا جدھر ان کی کار موجود تھی۔

"یہ واقعی انتہائی خطرناک لوگ ہیں۔ انہیں نجانے ہر بات کا علم پہلے سے کیسے ہو جاتا ہے"....... میگی نے کار میں بیٹھتے ہوئے

کہا۔

" سیکرٹ ایجنسی اسی کا نام ہے "...... ڈاف نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" تم بجائے الجھنے کے مطمئن نظر آرہے ہو۔ کیا کوئی خاص بات ہے۔ میرا ذہن تو بری طرح الجھ گیا ہے "...... میگی نے کہا۔

" آدمی الجھتا اس وقت ہے جب اسے ایسی باتوں کا پہلے سے علم نہیں ہوتا۔ مجھے معلوم ہے کہ جو جنگ ہم لڑ رہے ہیں یہ انتہائی ٹف ہو گی اور اس میں کسی بھی لمحے کچھ بھی ہو سکتا ہے اس لئے الجھنے کی نوبت ہی نہیں آتی "...... ڈاف نے کہا اور میگی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" اب تم کہاں جا رہے ہو۔ کیا ڈیوڈ کے پاس "...... میگی نے کہا۔

" نہیں۔ ہم اپنی رہائش گاہ پر جا رہے ہیں۔ ابھی کافی دیر بعد رپورٹ ملے گی "...... ڈاف نے کہا اور میگی نے ایک بار پھر اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ اپنی رہائش گاہ پر پہنچ گئے۔ تقریباً ایک گھنٹے کے انتظار کے بعد ڈاف نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" یس۔ سٹف بول رہا ہوں "...... دوسری طرف سے ڈیوڈ کے نمبر ٹو کی آواز سنائی دی تو ڈاف چونک پڑا۔

" ڈاف بول رہا ہوں۔ ڈیوڈ کہاں ہے "...... ڈاف نے تیز لہجے میں

کہا۔

" باس آپ کے مشن کے سلسلے میں گروپ کے ساتھ گئے ہیں اور ابھی تک ان کی واپسی نہیں ہوئی "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اچھا۔ میرا نمبر نوٹ کر لو اور جب ڈیوڈ واپس آئے تو اسے کہنا کہ اس نمبر پر مجھ سے بات کرے۔ میں اس کی طرف سے کال کا منتظر رہوں گا "...... ڈاف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے نمبر بتا دیا۔

" ٹھیک ہے "...... دوسری طرف سے کہا گیا اور ڈاف نے رسیور رکھ دیا۔

" اب سوائے انتظار کے اور کیا کیا جا سکتا ہے "...... ڈاف نے کہا اور میگی نے سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً دس منٹ بعد ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ڈاف نے بجلی کی سی تیزی سے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس۔ ڈاف بول رہا ہوں "...... ڈاف نے کہا۔

" ڈیوڈ بول رہا ہوں ڈاف "...... دوسری طرف سے ڈیوڈ کی آواز سنائی دی۔

" ہاں۔ کیا رپورٹ ہے۔ کہاں ہیں یہ لوگ "...... ڈاف نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

" وہ طیارہ تو جارج ایئرپورٹ پر اترا ہی نہیں۔ ہم انتظار کرتے رہ گئے۔ پھر جب اس کے وہاں پہنچنے کے وقت سے بھی کافی زیادہ وقت گزر گیا تو میں نے جارج ایئرپورٹ پر جا کر معلوم کیا تو مجھے بتایا گیا کہ چارٹرڈ طیارہ جارج ایئرپورٹ کی بجائے دوبارہ ناڈرن ایئرپورٹ

کی طرف چلا گیا ہے اور وہ وہاں لینڈ بھی کر چکا ہے۔ چنانچہ ہر
طرح واپس آگئے"...... ڈیوڈ نے کہا۔
"اوہ۔ ویری بیڈ۔ یہ تو انتہائی شاطرانہ چال ہے۔ اوکے بہرحال
تمہارا معاوضہ تمہیں پہنچ جائے گا۔ گڈ بائی"...... ڈاف نے کہا
رسیور رکھ کر اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔
"کیا ہوا ہے"...... میگی نے چونک کر پوچھا کیونکہ لاؤڈر آن نہ
ہونے کی وجہ سے وہ دوسری طرف سے آنے والی آواز نہ سن پا رہی
تھی اور ڈاف نے اسے تفصیل بتادی۔
"ویری سٹرینج۔ اوہ۔ اس قدر شاطرانہ پن۔ حیرت ہے"...... میگی
کے چہرے پر شدید ترین حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔
"دیکھا تم نے یہ لوگ کس انداز میں سوچتے ہیں۔ ہم احمق بنے
جارج ایئرپورٹ کی طرف متوجہ ہو گئے اور یہ واپس ناڈرن پہنچ کر
اطمینان سے باہر آگئے"...... ڈاف نے کہا۔
"لیکن اب تم کیا کرو گے اب انہیں کیسے تلاش کرو گے"۔ میگی
نے کہا۔
"یہ لوگ ناڈرن میں نہیں رکیں گے بلکہ کروشر کے پیچھے شیٹ
لینڈ جائیں گے اس لئے اب انہیں یہاں تلاش کرنا حماقت ہے۔
انسانوں کے جنگل میں انہیں اتنی آسانی سے تلاش نہیں کیا جا
سکتا"...... ڈاف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور
تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔
"گریٹ لینڈ سے ڈاف بول رہا ہوں۔ باس سے بات کراؤ"۔
ڈاف نے کہا۔
"ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔
"ہیلو کروشر بول رہا ہوں ڈاف کیا رپورٹ ہے"...... چند لمحوں
بعد کروشر کی آواز سنائی دی اور ڈاف نے ساری تفصیل بتادی۔
"ویری سٹرینج۔ یہ لوگ واقعی انتہائی خطرناک انداز میں سوچتے
اور کام کرتے ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔
"باس اب انہیں یہاں تلاش کرنا بے کار ہے۔ یہ لوگ بہرحال
آپ کے پاس پہنچنے کی کوشش کریں گے اس لئے اب شیٹ لینڈ
میں ہی ان کے ساتھ آخری معرکہ ہو سکتا ہے"...... ڈاف نے کہا۔
"ہاں ٹھیک ہے۔ تم دونوں واپس آ جاؤ میں یہاں مکمل
بندوبست کر لیتا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے
ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ڈاف نے رسیور رکھ کر ایک طویل
سانس لیا۔
"چلو میگی۔ فی الحال ہم ان کے ہاتھوں مکمل شکست کھا گئے
ہیں"...... ڈاف نے کہا اور میگی نے بے اختیار اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران اپنے ساتھیوں کے ساتھ ناڈرن کی ایک رہائشی کالونی کی کوٹھی میں موجود تھا۔ وہ ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی یہاں پہنچے تھے۔ عمران نے ایئرپورٹ سے گراہم کو فون کر کے اس سے اس کوٹھی کے بارے میں معلوم کیا تھا اور پھر ٹیکسیوں میں سوار ہو کر وہ یہاں پہنچے تھے۔

"تم واقعی حیرت انگیز ذہانت کے مالک ہو عمران۔ میں بعض اوقات سوچتا ہوں کہ تم جیسا آدمی آخر وجود میں کیسے آگیا"۔ اچانک تنویر نے کہا تو عمران تو عمران باقی ساتھی بھی بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا ہوا۔ کیا مجھ سے کوئی حماقت ہو گئی ہے۔ اگر ایسا ہے بھی ہی تو عمر کا تقاضا سمجھ کر معاف کر دو۔ تم تو بزرگ ہو اور بزرگ بہرحال نوجوانوں کی حماقتوں کو معاف کر دیتے ہیں"...... عمران

نے بڑے بے ساختہ سے لہجے میں جواب دیا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"بس یہی ایک خامی ہے تم میں"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"چلو ایک خامی تو سامنے آ ہی گئی۔ اب کم از کم نظر بد سے تو بچ گیا"...... عمران نے کہا اور ایک بار پھر سب بے اختیار ہنس پڑے کیونکہ وہ عمران کی بات کا مطلب سمجھ گئے تھے۔

"تم سے تو بات کرنا ہی عذاب ہے۔ میں تمہاری تعریف کر رہا تھا اور تم نے الٹا مجھے ہی زچ کرنا شروع کر دیا"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ویسے تمہیں آخر عمران کی کون سی ایسی ذہانت یاد آ گئی ہے کہ تم نے تعریف کی ہے"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران نے جس طرح حملہ آوروں کو ڈاج دیا ہے وہ انتہائی ذہانت ہے۔ کم از کم میں اس انداز میں نہ سوچ سکتا"...... تنویر نے کہا۔

"لیکن میرا خیال ہے کہ عمران نے خواہ مخواہ واپسی کا فیصلہ کر لیا۔ اتنی جلدی وہ وہاں نہ پہنچ سکتے تھے"...... جولیا نے کہا۔

"وہاں ہماری نگرانی تو ہو سکتی تھی۔ وہ لوگ جارج ایئرپورٹ پر وہاں کے کسی بھی گروپ کو وہاں نگرانی کے لئے بھجوا سکتے تھے"۔ عمران نے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اب ہم یہاں کیوں موجود ہیں عمران صاحب۔ ہم نے بہر حال شیٹ لینڈ جانا ہے اور یہ کام ہمیں وہیں ایئر پورٹ پر سے ہی کر لینا چاہئے تھا۔ جب تک انہیں معلوم ہوتا ہم شیٹ لینڈ پہنچ بھی چکے ہوتے"....... صفدر نے کہا۔

"وہاں جا کر کیا کرتے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس کروشر کی عورت راسٹی سے معلومات اور کیا کرنا تھا"۔ صفدر نے جواب دیا۔

"اگر انہیں ہماری یہاں آمد کا علم ہو چکا ہے تو لامحالہ انہیں گرے کے خلاف مخبری کرنے والے نے اس ٹپ کے بارے میں بھی بتا دیا ہو گا اور اب اگر اس ٹپ کو استعمال کیا گیا تو یہ ہمارے لئے الٹا بہترین ٹریپ بن جائے گا"....... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور صفدر نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"تمہاری بات درست ہے عمران۔ لیکن اس کیس میں صورت حال واضح نہیں ہے۔ ہم نے اب تک کچھ بھی نہیں کیا اور نہ آئندہ کے لئے ہمارے پاس کوئی لائن آف ایکشن ہے جبکہ ہمارے مقابل لوگ ہم پر انتہائی خوفناک حملہ کرانے میں بھی کامیاب رہے ہیں۔ اگر گرے کو ایئر پورٹ پر اس مخبر کے بارے میں اطلاع نہ مل جاتی تو اب تک ناڈرن ایئر پورٹ پر ہم پر چاروں طرف سے فائر کھل چکا ہوتا۔ اس ساری صورت حال کا مطلب ہے کہ وہ لوگ بہر حال ہم سے ایڈوانس چل رہے ہیں"....... جولیا نے کہا۔

"ہاں تمہاری بات درست ہے لیکن اصل مسئلہ یہ ہے کہ وہاں پاکیشیا سے ہی ہمارے خلاف مخبری شروع ہو گئی تھی۔ بہر حال اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس کے باوجود ہم نہ صرف زندہ سلامت ہیں بلکہ گریٹ لینڈ تک پہنچ گئے ہیں"....... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب اب جبکہ کروشر کو یہ اطلاع ملے گی کہ ہم اس کے آدمیوں کو ڈاج دے کر گریٹ لینڈ پہنچ گئے ہیں تو پھر لامحالہ وہ یہی سمجھے گا کہ ہم اب گریٹ لینڈ سے اس کے پیچھے شیٹ لینڈ پہنچیں گے اس لئے کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ خود گریٹ لینڈ آ جائے اور ہم وہاں پہنچ کر اسے تلاش کرتے رہ جائیں"....... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں اور یہی بات میں سوچ رہا ہوں کہ اس سلسلے میں کیا کیا جائے"....... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں بہر حال شیٹ لینڈ پہنچنا چاہئے۔ وہاں سے کوئی نہ کوئی لائن آف ایکشن ملے گی"....... تنویر نے کہا۔

"ایچ ڈی کے سلسلے میں صرف اس کروشر کا ہی پتہ چل سکا ہے اس کے علاوہ اور کسی کو کچھ معلوم نہیں ہے"....... عمران نے کہا۔

"کیپٹن شکیل کی بات درست ہے۔ جس انداز میں ہم نے ناڈرن میں داخل ہونے کے لئے انہیں ڈاج دیا ہے وہ بھی اسی انداز میں ہمیں ڈاج دے سکتے ہیں اور کروشر خاموشی سے یہاں آ کر چھپ سکتا ہے"....... صفدر نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہم میں سے ایک گروپ کو یہاں رہنا چاہئے

جبکہ دوسرے گروپ کو شیٹ لینڈ پہنچنا چاہئے۔ اگر وہ وہاں ہو تو
یہاں کا گروپ وہاں آ سکتا ہے اور اگر وہ وہاں سے آ گیا تو پھر یہاں کا
گروپ اسے یہاں ٹریس کر سکتا ہے"...... جولیا نے کہا۔
"نہیں۔ اس طرح ہم اصل ٹارگٹ کی بجائے اس کروشر کے پیچھے
خوار ہوتے پھرتے رہیں گے اس لئے میں کوئی ایسا راستہ تلاش کر رہا
ہوں کہ اس کروشر کو نظرانداز کر کے ہم اصل ٹارگٹ تک پہنچ
سکیں۔ بہرحال یہ سرکاری تنظیم ہے اس کا مکمل سیٹ اپ ہو گا
صرف ایک آدمی کروشر ہی تو اس کا کرتا دھرتا نہ ہو گا"...... عمران
نے کہا۔
"تمہارا مطلب ہے کہ ہم سب شیٹ لینڈ جا کر وہاں تنظیم کے
ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلومات حاصل کریں"...... جولیا نے
کہا۔
"عمران صاحب یہ کام یہاں سے بھی ہو سکتا ہے"...... اچانک
کیپٹن شکیل نے کہا۔
"وہ کیسے"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔
"اس تنظیم سے گریٹ لینڈ کے حکام کسی صورت بھی لاعلم
نہیں ہو سکتے اس لئے یہاں سے بھی ان کے بارے میں کلیو حاصل کیا
جا سکتا ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔
"تمہاری بات درست ہے۔ بہرحال کوشش تو کی جا سکتی ہے"۔
عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے

نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔
"یس۔ گراہم بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری
طرف سے فارن ایجنٹ گراہم کی آواز سنائی دی۔ چونکہ یہ اس کا
مخصوص نمبر تھا اس لئے اس سے براہ راست بات ہو رہی تھی۔
"پرنس بول رہا ہوں گراہم۔ چیف سیکرٹری آفس میں تمہارا
کوئی آدمی موجود ہے"...... عمران نے کہا۔
"چیف سیکرٹری آفس میں۔ ہاں ہے تو سہی۔ لیکن آپ وہاں سے
کیا معلوم کرنا چاہتے ہیں"...... گراہم نے جواب دیا۔
"شیٹ لینڈ کی تنظیم ایچ ڈی یا ہینگنگ ڈیتھ کے بارے میں
گریٹ لینڈ کے حکام بھی لازماً باخبر ہوں گے اور کم از کم چیف
سیکرٹری آفس کو اس کا علم ہو گا"...... عمران نے کہا۔
"نہیں عمران صاحب۔ وہاں سے میں پہلے ہی معلوم کر چکا
ہوں۔ البتہ اب آپ کی بات سن کر مجھے خیال آ رہا ہے کہ شیٹ لینڈ
میں گریٹ لینڈ کا گورنر جنرل ہے اور اس کا باقاعدہ آفس ہے اس لئے
اس آفس کو یقیناً اس کا علم ہو گا"...... گراہم نے کہا۔
"اوہ ہاں۔ واقعی۔ کیا تم وہاں سے کوئی ایسا کلیو حاصل کر سکتے
ہو جس سے ہم براہ راست اس پر ضرب لگا سکیں"...... عمران نے
کہا۔
"میں کوشش کرتا ہوں اور پھر آپ کو کال کروں گا"...... گراہم
نے جواب دیا تو عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً دو

گھنٹے کے انتظار کے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"....... عمران نے کہا۔

"گراہم بول رہا ہوں"....... دوسری طرف سے گراہم کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"....... عمران نے کہا۔

"پرنس صرف اتنا معلوم ہو سکا ہے کہ گورنر جنرل آفس کا سپیشل سیکرٹری ایسی خفیہ سرکاری تنظیموں کو ڈیل کرتا ہے لیکن اس کے آفس میں میرا کوئی آدمی نہیں ہے"....... گراہم نے کہا۔

"اس سپیشل سیکرٹری کے بارے میں معلومات کیا ہیں۔ اسے براہ راست بھی تو پکڑا جا سکتا ہے"....... عمران نے کہا۔

"اس کا نام مارکس ہے اور وہ گورنر جنرل سیکرٹریٹ میں کام کرتا ہے۔ اس کا آفس علیحدہ ہے لیکن اس کی رہائش بھی اسی ایریئے میں ہے اور یہ انتہائی ممنوعہ علاقہ ہے۔ وہاں باقاعدہ ملٹری کی چیک پوسٹس ہیں"....... گراہم نے جواب دیا۔

"ایسے لوگ کسی نہ کسی کلب میں آتے جاتے رہتے ہیں یا ان کے تعلقات کسی نہ کسی خاتون سے بہرحال ہوتے ہیں۔ تم اس بارے میں معلومات حاصل کرو"....... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ واقعی اس کا مجھے خیال نہ آیا تھا۔ میں معلوم کرتا ہوں"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے اوکے کہہ کر

رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد فون کی گھنٹی دوبارہ بجی تو عمران نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"....... عمران نے کہا۔

"گراہم بول رہا ہوں"....... دوسری طرف سے گراہم کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"....... عمران نے کہا۔

"پرنس۔ صرف اتنا معلوم ہو سکا ہے کہ سپیشل سیکرٹری مارکس شیٹ لینڈ کے امپالا کلب میں باقاعدگی سے آتا ہے لیکن اس کلب کی رکنیت بے حد محدود ہے اور صرف اعلیٰ ترین سرکاری افسران اور فوجی افسران ہی وہاں داخل ہو سکتے ہیں اور وہاں مہمانوں کا بھی داخلہ نہیں ہو سکتا"....... گراہم نے کہا۔

"اس مارک کا حلیہ اور قدوقامت تو تم نے معلوم کیا ہی ہو گا"....... عمران نے کہا۔

"جی ہاں"....... گراہم نے کہا اور حلیہ اور قدوقامت کے بارے میں بتا دیا۔

"اوکے۔ اب ہم نے شیٹ لینڈ پہنچنا ہے اور یہ سن لو کہ وہاں ایچ ڈی ہمارے استقبال کے لئے ہر لحاظ سے تیار ہو گی اس لئے اب تم بتاؤ کہ ہم کس طرح شیٹ لینڈ بحفاظت پہنچ سکتے ہیں اور پھر وہاں کوئی رہائشی کوٹھی، کاریں اور اسلحہ وغیرہ کی دستیابی کے سلسلے میں تم کیا کر سکتے ہو"....... عمران نے کہا۔

"پرنس۔ شیٹ لینڈ شاید دنیا کا واحد جزیرہ ہے جہاں سوائے سرکاری راستوں کے اور کسی راستے سے نہیں پہنچا جا سکتا کیونکہ گریٹ لینڈ نیوی کے اس جزیرے کے گرد بہت بڑے بڑے اڈے ہیں اور انہیں کسی صورت کراس نہیں کیا جا سکتا اس لئے آپ کو جانا تو انہی سرکاری راستوں سے پڑے گا البتہ شیٹ لینڈ میں رہائش، کاروں اور اسلحے کا انتظام ہو سکتا ہے"...... گراہم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ تم اس کا انتظام کرو باقی کام ہم خود کر لیں گے"۔ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے پرنس۔ میں انتظامات کر کے آپ کو کال کرتا ہوں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"عمران صاحب ہمارے میک اپ تو چیک نہیں ہو سکتے۔ زیادہ سے زیادہ وہ ہمیں گروپ کی صورت میں پہچان سکتے ہیں اس لئے اگر ہم علیحدہ علیحدہ ہو کر جائیں تو آسانی سے شیٹ لینڈ میں داخل ہو سکتے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ اب ایسا ہی کرنا پڑے گا"...... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

ایک بڑے سے ہال کمرے میں ایک میز کے گرد چھ افراد موجود تھے جن میں کروشر، ڈاف اور میگی بھی شامل تھے۔ ایک کرسی خالی تھی اور وہ سب خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ تھوڑی دیر بعد ہال کمرے کا دروازہ کھلا اور ایچ ڈی کا چیف باس اندر داخل ہوا۔ اس کے اندر داخل ہوتے ہی سب اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

"بیٹھو"...... چیف باس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ خود بھی اس خالی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"ایچ ڈی ایک بھیانک خطرے کی زد میں آ گئی ہے اس لئے میں نے یہ ہنگامی میٹنگ کال کی ہے تاکہ اس سلسلے میں کوئی واضح لائحہ عمل تیار کیا جا سکے"...... چیف باس نے کہا۔

"باس۔ ڈاف اور میگی تو ایچ ڈی کے کسی سیکشن کے انچارج نہیں ہیں پھر یہ اس سیکشن میٹنگ میں کیوں شامل ہیں"...... باس

کے ساتھ بیٹھے ہوئے ایک آدمی نے سرد اور قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"انہیں میں نے کال کیا ہے تاکہ یہ حالات بتا سکیں۔ حالات بتانے کے بعد یہ پھر واپس چلے جائیں گے"....... چیف باس نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے باس"....... اس آدمی نے جواب دیا۔

"پہلے میں پس منظر بتادوں۔ جیسا کہ آپ سب کو معلوم ہے کہ شیٹ لینڈ میزائل ٹیکنالوجی پر انتہائی ایڈوانس کام کر رہا ہے اور ہم میزائل ٹیکنالوجی کی بناء پر شیٹ لینڈ کو دنیا کا سپر پاور ملک بنانا چاہتے ہیں۔ ہمیں اطلاع ملی کہ حکومت شوگران کی مدد سے حکومت پاکیشیا اپنے ملک میں ایک خفیہ لیبارٹری میں میزائل ٹیکنالوجی کے انتہائی ایڈوانس ایندھن کے سلسلے میں کام کر رہی ہے۔ چنانچہ حکام نے فیصلہ کیا کہ نہ صرف اس لیبارٹری کو تباہ کر دیا جائے بلکہ خصوصی فارمولا بھی حاصل کر لیا جائے۔ لیبارٹری کی مکمل تباہی کا فیصلہ اس لئے کیا گیا کہ اس فارمولے پر شوگران یا پاکیشیا سے پہلے شیٹ لینڈ کام مکمل کرے اور اسے بین الاقوامی سطح پر اپنے نام سے رجسٹرڈ کرا دے۔ اس طرح شوگران یا پاکیشیا اس پر کام نہ کر سکیں گے اور فارمولا حاصل کیا جانا ضروری تھا کیونکہ اس کے بغیر اس پر کام نہیں ہو سکتا تھا۔ یہ اہم ٹارگٹ ایچ ڈی کے ذمے لگایا گیا۔ چنانچہ میں نے سپر سیکشن کے چیف مارتھر کو یہ مشن دے دیا اور مجھے خوشی

ہے کہ سپر سیکشن نے اپنا مشن انتہائی کامیابی سے مکمل کر لیا۔ لیبارٹری کو تباہ کر دیا گیا۔ اس میں موجود تمام سائنس دانوں کو ہلاک کر دیا گیا اور فارمولا حاصل کر لیا گیا اور سپر سیکشن نے یہ تمام کام اس انداز میں کیا کہ کسی کو یہ معلوم ہی نہ ہو سکا کہ یہ کام ایچ ڈی کا ہے۔ ویسے بھی ایچ ڈی کو اس قدر خفیہ رکھا گیا ہے کہ سوائے چند خاص افراد کے اور کسی کو اس کے بارے میں علم نہیں ہے اس لئے حکام پوری طرح مطمئن تھے کہ اچانک اطلاعات ملنے لگ گئیں کہ حکومت پاکیشیا نے یہ کیس پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ریفر کر دیا اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں سب جانتے ہیں کہ وہ انتہائی فعال اور انتہائی خطرناک تنظیم ہے اور اس کی کارکردگی انتہائی ناقابل یقین ہے لیکن حکام اس بات سے مطمئن تھے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کسی طرح بھی اس کا کھوج نہ لگا سکے گی کہ یہ مشن ایچ ڈی نے مکمل کیا ہے لیکن پھر یہ اطلاعات مل گئیں کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس نے نہ صرف ایچ ڈی کے بارے میں معلوم کر لیا ہے بلکہ انہیں سپیشل سیکشن کے چیف کروشر کے بارے میں بھی علم ہو گیا ہے اور وہ کروشر کو کور کرنا چاہتے ہیں تاکہ اس کی مدد سے وہ ایچ ڈی اور فارمولے تک پہنچ سکیں۔ چنانچہ کروشر کو یہ ٹاسک دیا گیا کہ وہ اس تنظیم کا خاتمہ کرے۔ اس کے بعد کیا ہوا یہ بات اب کروشر خود بتائے گا"....... چیف باس نے کہا۔

"یس سر۔ میں مختصر طور پر بتاتا ہوں کہ میں نے پاکیشیا سیکرٹ

سروس کے خلاف جال بچھا دیا۔ پھر مجھے اطلاع مل گئی کہ یہ ٹیم جو
پانچ افراد پر مشتمل ہے ایک طیارے سے پاکیشیا سے گریٹ لینڈ
رہی ہے۔ میں نے جاسٹی میں ایک ماہر گروپ کو ہائر کر کے ان کے
ذمے یہ کام لگایا کہ وہ اس طیارے کو فضا میں کریش کر دیں جس
میں یہ لوگ موجود ہیں۔ چنانچہ یہ کام کیا گیا اور طیارہ اس وقت فضا
میں تباہ کر دیا گیا جس وقت پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لوگ اندر
موجود تھے۔ ہم مطمئن ہو گئے لیکن بعد میں اطلاع ملی کہ طیارے کے
بیس مسافروں کو کسی نامعلوم بحری جہاز نے زندہ بچا لیا ہے اور
انہیں سان کرسان کے کسی ہسپتال میں پہنچا دیا گیا ہے۔ ان بیس
زندہ بچ جانے والوں میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے پانچوں ارکان
بھی تھے جس پر ہم نے اس ہسپتال پر ریڈ کیا تاکہ ان کا وہیں خاتمہ
کیا جا سکے لیکن ہمارے آدمیوں کے وہاں پہنچنے سے پہلے ہی وہاں سے
پراسرار طور پر نکال لئے گئے اور اس کے بعد ان کا پتہ نہ چل سکا۔
بہرحال بعد میں اطلاع مل گئی کہ وہ سان کرسان کے ہمسایہ ملک
لارڈو پہنچ چکے ہیں اور وہاں سے گریٹ لینڈ آ رہے ہیں۔ چنانچہ میں نے
سپیشل سیکشن کے ایجنٹ ڈاف اور میگی کو یہ ٹاسک دیا کہ یہ لوگ
جیسے ہی گریٹ لینڈ پہنچیں انہیں یقینی طور پر ہلاک کر دیا جائے۔
اب مزید تفصیل ڈاف بتائے گا"...... کروشر نے کہا اور خاموش ہو
گیا۔

"باس کروشر کے حکم پر میں نے گریٹ لینڈ کے ناڈرن ایئرپورٹ

پر پکٹنگ کر لی۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لوگ ایک چارٹرڈ
طیارے کے ذریعے گریٹ لینڈ پہنچ رہے تھے۔ طیارے کے بارے میں
تفصیلات ہمارے پاس موجود تھیں اور لارڈو سے طیارے کی روانگی
کے بارے میں بھی ہمیں علم تھا اس لئے ہم پوری طرح مطمئن تھے
کہ جیسے ہی طیارہ ناڈرن پہنچے گا ہم اس گروپ کا یقینی طور پر خاتمہ کر
دیں گے لیکن عین آخری لمحات میں اطلاع ملی کہ چارٹرڈ طیارہ ناڈرن
کی بجائے جارج ایئرپورٹ کی طرف چلا گیا۔ میں نے فوری طور پر
جارج ایئرپورٹ کے قریب ایک گروپ کو فون پر ہائر کیا کہ ان کی
نگرانی کی جا سکے لیکن ان لوگوں نے عجیب شاطرانہ پن سے کام لیا کہ
بجائے جارج ایئرپورٹ اترنے کے وہ واپس ناڈرن آ کر لینڈ کر گئے
جبکہ ہم اس دوران وہاں سے جا چکے تھے۔ اس طرح وہ صاف بچ کر
گریٹ لینڈ میں داخل ہو گئے جس پر میں نے باس کروشر سے کہا کہ
اب انہیں گریٹ لینڈ میں تلاش کرنا فضول ہے کیونکہ انہوں نے
لامحالہ شیٹ لینڈ پہنچنا ہے اس لئے وہاں پکٹنگ کی جائے۔ باس
کروشر نے میری بات کی تائید کر دی اور میں میگی کے ساتھ یہاں
شیٹ لینڈ آ گیا اور اب ہم نے یہاں ہر طرف مکمل پکٹنگ کر رکھی
ہے حتیٰ کہ تمام ہوٹلوں، کلبوں اور ہر اس جگہ جہاں ان کی موجودگی
کے بارے میں گمان ہو سکتا ہے، مکمل جال بچھا رکھا ہے"۔ ڈاف
نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ اب آپ لوگ جا سکتے ہیں"...... چیف باس نے کہا تو

ڈاف اور میگی دونوں اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ ان دونوں نے سلام
اور دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

"اب آپ نے تمام پس منظر سن لیا۔ اب صورت حال یہ ہے کہ
سپر سیکشن نے یہ فارمولا مجھے پہنچایا۔ میں نے یہ فارمولا جناب پرائم
منسٹر صاحب کو ذاتی طور پر دیا کیونکہ مجھے یہ حکم دیا گیا تھا۔ اس کے
بعد یہ فارمولا کہاں گیا مجھے معلوم نہیں ہے۔ پرائم منسٹر کو معلوم ہو
گا"....... چیف باس نے کہا۔

"یہ بات آپ نے کیوں کی ہے باس"....... اسی آدمی نے جس
نے پہلے ڈاف اور میگی کی موجودگی پر اعتراض کیا تھا حیرت بھرے لہجے
میں کہا۔

"مارتھر تم سپر سیکشن کے چیف ہو کر میری بات نہیں سمجھے۔
میرا مقصد یہ تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس بہر حال فارمولا حاصل
کرنے کے لئے شیٹ لینڈ پہنچ رہی ہے اور وہ کروشر کے ذریعے دراصل
مجھ تک پہنچنا چاہتے ہیں کیونکہ ان کے نقطہ نظر سے مجھے معلوم ہو گا
کہ فارمولا کہاں ہے جبکہ مجھے خود معلوم نہیں ہے"....... چیف باس
نے قدر ناخوشگوار سے لہجے میں کہا۔

"باس۔ آپ خواہ مخواہ پریشان ہو رہے ہیں۔ یہاں شیٹ لینڈ میں
ہمارا مکمل کنٹرول ہے۔ چند افراد یہاں پہنچ کر کیا کر سکتے ہیں۔
ہمارے تمام سیکشن اپنی پوری قوت سے ان کے خلاف کام شروع کر
دیں تو وہ یقینی طور پر ختم ہو جائیں گے"....... مارتھر اور کروشر کے

درمیان بیٹھے ہوئے دوسرے آدمی نے کہا۔

"میک۔ تم انٹر سیکشن کے انچارج ہو اور شیٹ لینڈ کے اندر
تمام سیٹ اپ تمہارے سیکشن کا ہے اس لئے میرا خیال ہے کہ تم
اکیلے ان کے مقابل زیادہ بہتر رہو گے"....... چیف باس نے کہا۔

"باس میرے ذہن میں ایک تجویز آئی ہے"....... مارتھر نے کہا۔

"کون سی"....... چیف باس نے کہا۔

"یہ لوگ کروشر کے پیچھے آرہے ہیں اور آپ کو بھی یہ خطرہ ہے
کہ کروشر کے ذریعے یہ آپ تک پہنچ سکتے تھے۔ کروشر کے علاوہ یہ اور
کسی سیکشن سے واقف نہیں ہیں اس لئے آپ کروشر کو خاموشی سے
گریٹ لینڈ بھجوا دیں۔ یہ لوگ گریٹ لینڈ سے شیٹ لینڈ پہنچیں گے
تو کروشر شیٹ لینڈ سے گریٹ لینڈ پہنچ جائے گا اس طرح وہ کروشر کو
یہاں تلاش کرتے رہ جائیں گے اور کروشر تک یہ کسی صورت بھی نہ
پہنچ سکیں گے اور کروشر کی وجہ سے آپ تک بھی نہ پہنچ سکیں گے جبکہ
اس دوران میک انہیں ٹریس کر کے ختم کر دے گا"....... مارتھر نے
کہا۔

"تمہاری تجویز واقعی شاندار ہے مارتھر۔ کیوں کروشر تمہارا کیا
خیال ہے"....... چیف باس نے کہا۔

"باس۔ مجھے تو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن اصل مسئلہ
اور ہے۔ انٹر سیکشن نے آج تک بین الاقوامی سطح کے جاسوسوں کے
خلاف کبھی کام نہیں کیا۔ ان کا کام صرف لیبارٹریوں کی حفاظت ہے

اور چونکہ آج تک لیبارٹریوں کے خلاف کوئی بین الاقوامی تنظیم سامنے نہیں آئی اس لئے انٹر سیکشن کو وہ تجربہ حاصل نہیں ہے جو ایسے حالات میں ہونا چاہیئے ۔ خاص طور پر پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف اور جہاں تک مارتھر کے سپر سیکشن کا تعلق ہے تو اس سیکشن کی پوری تربیت دوسری لیبارٹری سے فارمولے اڑانے، سائنس دان اغوا کرنے کی حد تک ہے اس لئے یہ سیکشن بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف موثر ثابت نہیں ہو سکتا بلکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان کے ہاتھ ان میں سے ایک آدمی بھی آگیا تو وہ لامحالہ اس کے سیکشن ہیڈ کوارٹر اور اس کے ذریعے آپ تک پہنچ جائیں گے ۔ ان کا مقابلہ اگر کوئی کر سکتا ہے تو سپیشل سیکشن ہی کر سکتا ہے جسے خاص طور پر اسی کام کی تربیت حاصل ہے"...... کروشر نے کہا۔

"لیکن کروشر تمہارا سیکشن اب تک تو ان کے خلاف موثر ثابت نہیں ہو سکا"...... چیف باس نے کہا۔

"باس اب تک ہمارے سیکشن کا ان سے ٹکراؤ ہی نہیں ہوا۔ ہم نے کامیابی سے ان کا طیارہ تباہ کرایا تھا لیکن ان کی خوش قسمتی تھی کہ وہ بچ نکلے اور جہاں تک گریٹ لینڈ میں ان کے داخلے کی بات ہے تو آپ نے ان کے شاطرانہ پن کا اندازہ لگا لیا کہ انہوں نے کس انداز میں کام کیا۔ اس سے آپ مزید اندازہ لگا سکتے ہیں کہ یہ لوگ کس انداز میں کام کرتے ہیں۔ ڈاف اور میگی دونوں کے سیکشن شیٹ لینڈ میں ہیں اور یہ موثر ہو سکتے ہیں"...... کروشر نے کہا۔

"تمہاری بات بھی درست ہے تو پھر کیا کیا جائے"...... چیف باس نے تذبذب بھرے لہجے میں کہا جیسے وہ کوئی فیصلہ نہ کر پا رہا ہو۔

"باس ۔ میری تجویز ہے کہ میں ذاتی طور پر گریٹ لینڈ شفٹ ہو جاتا ہوں ۔ ڈاف اور میگی کو آپ یہاں کام کرنے کی اجازت دے دیں اس طرح مجھے یقین ہے کہ ہم ان کے خاتمے میں کامیاب ہو جائیں گے البتہ انٹر سیکشن بدستور لیبارٹریوں کی حفاظت کرتا رہے ۔ بہرحال وہ فارمولا کسی نہ کسی لیبارٹری میں ہی ہو گا اور پاکیشیا سیکرٹ سروس بہرحال فارمولا حاصل کرنے کے لئے اس لیبارٹری پر حملہ کرے گی اس طرح انٹر سیکشن ان کا خاتمہ زیادہ آسانی سے کر سکے گا۔ جہاں تک سپیشل سیکشن کا تعلق ہے تو انہیں مکمل طور پر انڈر گراؤنڈ کر دیں کیونکہ انہوں نے بہرحال پاکیشیا کی لیبارٹری تباہ کی ہے اور وہاں سائنس دانوں کو ہلاک کیا ہے اس لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس نے لامحالہ فارمولا واپس لینے کے ساتھ ساتھ انتقامی کارروائی بھی کرنی ہے اور ان لوگوں نے اگر اس بات کا کھوج لگا لیا کہ یہ کام سپیشل سیکشن نے کیا ہے تو پھر یہ ہاتھ دھو کر اس کے پیچھے پڑ جائیں گے"...... کروشر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم خواہ مخواہ ان پانچ افراد سے اس قدر مرعوب ہو رہے ہو۔ پانچ افراد چاہے وہ کوئی بھی کیوں نہ ہوں ایچ ڈی کے خلاف کیا کر سکتے ہیں۔ یہ ہمارا اپنا علاقہ ہے، یہاں ہمارا اپنا سیٹ اپ ہے اور

لپنے لوگ ہیں جبکہ وہ یہاں اجنبی ہوں گے اس لئے ان کا ہلاک کیا جانا کوئی مشکل نہیں ہے"...... اس بار مارتھر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں نے جو کچھ درست سمجھا وضاحت سے بتا دیا ہے۔ اب چیف باس جو فیصلہ کریں گے بہرحال ہم نے ویسا ہی کرنا ہے"۔ کروشر نے جواب دیا۔

"کروشر تم گریٹ لینڈ شفٹ ہو جاؤ اور اپنا سیکشن ہیڈ کوارٹر بھی وقتی طور پر کلوز کرا دو البتہ ڈاف اور میگی دونوں کے سیکشن یہاں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف کام کریں گے اور انہیں میں خود لیڈ کروں گا خصوصی ٹرانسمیٹر پر جبکہ انٹر سیکشن بدستور لیبارٹریوں پر کام کرتا رہے گا جبکہ مارتھر کا سیکشن میرے ہیڈ کوارٹر کی حفاظت کرے گا"...... چیف باس نے چند لمحوں تک خاموش رہنے کے بعد اچانک فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"یہ بہت مناسب فیصلہ ہے جناب"...... مارتھر، میک اور کروشر نے بیک آواز ہو کر کہا۔

"تم جاتے ہوئے ڈاف کو میری فریکونسی بتا دینا۔ اب اس وقت تک اس سارے معاملے کو میں خود ڈیل کروں گا جب تک کہ ان لوگوں کا خاتمہ نہیں ہو جاتا۔ سپر سیکشن کو بھی میں ہی ڈیل کروں گا لیکن میرا رابطہ مارتھر سے رہے گا۔ اس طرح انٹر سیکشن کو بھی میں ہی ڈیل کروں گا جبکہ میرا رابطہ میک سے رہے گا"...... چیف باس نے

کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے اٹھتے ہی وہ تینوں بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

"اوکے اب ابھی فیصلے پر عمل درآمد ہو گا"...... چیف باس نے کہا اور تیزی سے اس دروازے کی طرف مڑ گیا جدھر سے وہ ہال میں داخل ہوا تھا جبکہ مارتھر، میک اور کروشر اس دروازے کی طرف بڑھنے لگے جدھر سے ڈاف اور میگی باہر گئے تھے۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت شیٹ لینڈ کی ایک رہائشی کالونی کی کوٹھی میں موجود تھا۔ اس کوٹھی کا انتظام گراہم نے کیا تھا۔ یہاں مخصوص اسلحے کے علاوہ کاریں بھی موجود تھیں اور عمران کے کہنے پر گراہم نے ان پانچوں کے لئے ایسے کاغذات بھی یہاں مہیا کر دیئے تھے جن کے مطابق وہ شیٹ لینڈ کے مقامی باشندے تھے۔ عمران اور اس کے ساتھی مقامی میک اپ میں ہی علیحدہ علیحدہ پروازوں سے گریٹ لینڈ سے یہاں پہنچے تھے اور سب یہاں ٹیکسیوں کی بجائے بسوں کے ذریعے سفر کر کے پہنچے تھے۔ سب سے آخر میں عمران اکیلا پہنچا تھا اور اس وقت وہ سب سٹنگ روم میں بیٹھے آئندہ کا لائحہ عمل طے کرنے میں مصروف تھے۔

"یہاں یقیناً کروشر اور اس کے گروپس نے جال پھیلا رکھا ہو گا لیکن اب ہم نے صرف چھپ کر نہیں رہنا بلکہ اب ہم نے کارروائی

کرنی ہے کیونکہ اس طرح تو ہم فارمولا تک پہنچتے پہنچتے بوڑھے ہو جائیں گے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو ہم نے کیا کارروائی کرنے سے انکار کیا ہے"....... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"چلو یہی آخری رکاوٹ تھی کارروائی شروع ہونے میں وہ بھی دور ہو گئی۔ صفدر شروع ہو جاؤ"....... عمران نے مسکراتے ہوئے صفدر سے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا کہہ رہے ہو"....... جولیا نے چونک کر کہا۔

"وہی پرانی بکواس کہ صفدر خطبہ نکاح پڑھے گا"....... تنویر نے منہ بنا کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس قدر سنجیدہ مشن میں تمہیں مذاق سوجھ رہا ہے نانسنس"۔ جولیا نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"مذاق۔ ارے یہی تو اس عمر کی سنجیدگی ہوتی ہے تم اسے مذاق کہہ رہی ہو"....... عمران ظاہر ہے کہاں آسانی سے باز آنے والا تھا۔

"عمران صاحب مجھے یقین ہے کہ کروشر گریٹ لینڈ چلا گیا ہو گا"....... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا تو سب اس کے اس حتمی انداز پر چونک پڑے۔

"اس یقین کی وجہ"....... عمران نے بھی چونک کر سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"عمران صاحب سب سے آسان اور سیدھا راستہ یہی ہو سکتا

ہے۔ ان کو بھی اطلاع مل چکی ہے کہ آپ کروشر کے پیچھے یہاں
رہے ہیں اس لئے جب کروشر یہاں نہیں ہو گا تو آپ ظاہر ہے مزید
آگے نہ بڑھ سکیں گے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔
"تمہاری بات وہاں گریٹ لینڈ میں ہی میں نے سمجھ لی تھی اس
لئے میں نے گراہم سے کہا تھا کہ وہ کوئی اور کلیو تلاش کرے اور اب
کروشر سے ہٹ کر اس سپیشل سیکرٹری لارسن کا کلیو ہمارے پاس
ہے۔ ہمارا مقصد پہلے فارمولا حاصل کرنا ہے اور اس کے بعد ایچ ڈی
کا خاتمہ"...... عمران نے کہا۔ کیپٹن شکیل کی بات سے مذاق کا
ماحول خود بخود بدل گیا تھا۔
"عمران صاحب۔ ایچ ڈی سرکاری تنظیم ہے۔ چند ایجنٹوں کے
مرنے سے اس کا خاتمہ تو نہیں ہو سکتا"...... صفدر نے کہا۔
"انہوں نے پاکیشیا کی لیبارٹری تباہ کی ہے۔ اس کے سائنس
دان ہلاک کئے ہیں اس لئے ان کا خاتمہ ضروری ہے۔ یہ درست ہے
کہ سرکاری تنظیم ختم نہیں ہو سکتی لیکن اس تنظیم کے موجودہ بڑوں
کو اگر ختم کر دیا جائے تو آئندہ انہیں پاکیشیا میں کوئی مشن مکمل
کرنے کی جرأت ہی نہ ہو گی"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں
کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔
"تو اب اس سپیشل سیکرٹری کو کور کرنا ہے"...... تنویر نے
کہا۔
"میں چاہتا ہوں کہ اسے اس انداز میں کور کیا جائے کہ اس سے

معلومات بھی حاصل ہو جائیں اور کسی کو اس کے کور ہونے کا
معلوم نہ ہو سکے"...... عمران نے کہا۔
"تم پھر الجھ رہے ہو۔ ہم اس کلب میں داخل ہو کر اسے یہاں اٹھا
لاتے ہیں پھر اس سے پوچھ گچھ کر کے اس کی لاش کسی جگہ پھینک
دیں گے بعد میں یہاں کی حکومت سوچتی رہے کہ کیا ہوا اور کس نے
ایسا کیا۔ ہمارا اس سے کوئی تعلق نہ ہو گا"...... تنویر نے کہا۔
"لیکن مسئلہ تو اس کلب میں داخلے کا ہے۔ گراہم نے بتایا تھا کہ
وہاں سوائے مخصوص ارکان کے اور کوئی نہیں جا سکتا حتیٰ کہ مہمان
بھی نہیں جا سکتے"...... عمران نے سوچنے کے سے انداز میں کہا۔
"زبردستی کے مہمان اندر جا سکتے ہیں اور پھر وہاں ان سب کا
خاتمہ کیا جا سکتا ہے"...... تنویر نے کہا۔
"تنویر درست کہہ رہا ہے یہاں ہمارے خلاف یقیناً جال بچھائے
گئے ہوں گے اس لئے ہم جتنا سوچتے رہیں گے اتنا ہی معاملات
ہمارے خلاف جائیں گے اس لئے بہتر یہی ہے کہ ہم ڈائریکٹ ایکشن
کریں اور معاملات کو تیزی سے آگے بڑھائیں"...... جولیا نے تنویر کی
حمایت کرتے ہوئے کہا۔
"اس کلب میں اعلیٰ سول اور فوجی افسران آتے ہیں اس لئے
وہاں قتل و غارت کا مطلب ہے کہ نہ صرف ایچ ڈی بلکہ پوری حکومتی
مشینری ہمارے خلاف حرکت میں آ جائے گی اور اس چھوٹے سے
جزیرے میں ہمیں سانس لینا دوبھر ہو جائے گا"...... عمران نے اس

بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر کیا ہم یہیں بیٹھے رہیں گے"....... جولیا نے بھنا کر کہا۔

"جب کسی کو معلوم ہو گا کہ یہ کام ہم نے کیا ہے تب ہی ہمارے خلاف حکومتی مشینری حرکت میں آئے گی۔ آخر یہاں شیٹ لینڈ میں جرائم نہ ہوتے ہوں گے"....... تنویر نے کہا۔

"عمران صاحب یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ ہم وہاں بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر کے وہاں موجود سب افراد کو بے ہوش کر دیں اور پھر اس سپیشل سیکرٹری کو اغوا کر لائیں"....... صفدر نے کہا۔

"میں چاہتا ہوں کہ ہم سپیشل سیکرٹری سے اس ایچ ڈی کا ہیڈ کوارٹر یا اس لیبارٹری کے بارے میں معلومات اس انداز میں حاصل کریں کہ کسی دوسرے کو اس کا علم نہ ہو سکے اور اس کے لئے میرے خیال میں اس کلب پر حملہ کرنے کی بجائے ہمیں اس سپیشل سیکرٹری کی رہائش گاہ پر کسی طرح پہنچنا چاہئے"....... عمران نے کہا۔

"آپ کی بات درست ہے لیکن وہاں تو فوج کا پہرہ ہوتا ہے"۔ صفدر نے کہا۔

"فوج ہوشیار ضرور ہوتی ہے لیکن بہرحال اسے ڈاج دیا جا سکتا ہے اور چونکہ کسی کو یہ احساس ہی نہ ہو گا کہ ایسا ہو سکتا ہے اس لئے وہ لوگ اس قدر چوکنا اور محتاط نہیں ہوں گے جیسے کہ خاص حالات میں ہوتے ہیں"....... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس

نے جیب سے ایک تہہ شدہ کاغذ نکالا اور اسے کھول کر سامنے موجود میز پر پھیلا دیا۔

"یہ کیا ہے"....... جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"یہ شیٹ لینڈ کا تفصیلی نقشہ ہے۔ میں نے ایئر پورٹ سے حاصل کیا تھا"....... عمران نے کہا اور سب اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اس نقشے پر جھک گئے۔

"یہ ہے وہ علاقہ جسے ریڈ لائن ایریا کہا جاتا ہے جہاں گورنر جنرل کے آفس اور رہائش گاہیں ہیں"....... عمران نے نقشے کے ایک حصے کے گرد بال پوائنٹ سے دائرہ لگاتے ہوئے کہا۔

"چیکنگ کہاں ہو سکتی ہے"....... جولیا نے کہا۔

"میرے خیال میں یہ مین روڈ اس علاقے میں داخل ہو رہی ہے۔ اس پر چیک پوسٹ ہو گی"....... عمران نے کہا۔

"تو کیا اس علاقے کے گرد چار دیواری بنائی گئی ہو گی"۔ صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ اگر ایسا ہوتا تو اس نقشے میں اس کا اشارہ ضرور دے دیا جاتا۔ جیسے یہ دیکھو یہ چھوٹی سی رہائشی کالونی دکھائی گئی ہے اس کے گرد باقاعدہ چار دیواری کا اشارہ دیا گیا ہے"....... عمران نے نقشے پر ایک اور جگہ بال پوائنٹ رکھتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ اس ریڈ لائن ایریا کو جانے والی ہر سڑک پر چیک پوسٹ ہو گی"....... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن میرا خیال ہے کہ فوجیوں نے اپنے مخصوص انداز کے مطابق یہاں یہ کارروائی کی ہو گی۔ باقی سب ذیلی سڑکوں کو والز سے سیلڈ کیا گیا ہو گا۔ ہنگامی ضرورت کے وقت تو اسے کھولا جاتا ہو گا۔ عام حالات میں آمد و رفت کے لئے اس مین روڈ کو استعمال کرنے کی اجازت دی جاتی ہو گی"...... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"لیکن عمران صاحب ان لوگوں کو کیا کہہ کر ڈاج دیا جا سکتا ہے۔ ظاہر ہے ہم سپیشل سیکرٹری کے مہمان بن کر تو وہاں نہیں جا سکتے"...... خاموش بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل نے کہا۔

"یہاں موجود فوجیوں کی تعداد کتنی ہو گی۔ دس، بارہ، پندرہ۔ انہیں آسانی سے کور کیا جا سکتا ہے"...... تنویر نے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے انہیں ہلاک کر دیا جائے۔ نہیں ایسا کرنا غلط ہو گا۔ اس طرح واقعی پوری حکومتی مشینری ہمارے خلاف حرکت میں آ جائے گی"...... جولیا نے کہا۔

"میرا مطلب ہے کہ انہیں عارضی طور پر بے ہوش کیا جا سکتا ہے۔ یرغمال بنایا جا سکتا ہے"...... تنویر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن میں چاہتا ہوں کہ کسی کو علم نہ ہو سکے اور ہم سپیشل سیکرٹری کے سر پر بھی پہنچ جائیں"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر اس کی ایک ہی صورت ہے عمران صاحب"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو سب چونک پڑے۔

"کہ ہم سب سلیمانی ٹوپیاں پہن کر وہاں پہنچ جائیں"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"ہاں۔ ہم سلیمانی ٹوپیاں استعمال کر سکتے ہیں۔ میرا مطلب بھی یہی تھا"...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کیپٹن شکیل کو دیکھنے لگے۔

"کیا مطلب۔ کیا زیادہ سوچنے سے تمہارے دماغ میں گڑبڑ تو نہیں ہو گئی"...... جولیا نے کہا تو سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔

"میرا مطلب تھا کہ اس ریڈ لائن ایریئے میں لامحالہ باہر سے گٹر لائن اندر اور اندر سے باہر آ رہی ہو گی اور یہ کوئی لیبارٹری وغیرہ تو نہیں ہے کہ گٹر لائن میں بھی چیکنگ آلات لگائے گئے ہوں گے۔ عام سی سرکاری کالونی ہے اور بس"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو سب بے اختیار اچھل پڑے۔

"اوہ ویری گڈ۔ یہ ہوئی ناں بات۔ واقعی یہ بہترین تجویز ہے اور ہے بھی سلیمانی ٹوپیوں والی۔ ویری گڈ۔ چلو اٹھو۔ ہم نے ابھی روانہ ہونا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے نقشہ تہہ کرنا شروع کر دیا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب کاروں میں سوار کوٹھی سے نکل پڑے۔ کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر عمران خود تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر جولیا بیٹھی ہوئی تھی اور عقبی سیٹ پر تنویر، صفدر اور کیپٹن شکیل موجود تھے۔ چونکہ عمران پہلے ہی نقشے کو انتہائی غور سے چیک کر چکا تھا اور پھر وہ

سب تھے بھی مقامی میک اپ میں اس لئے عمران بڑے اطمینان
بھرے انداز میں کار چلاتا ہوا ریڈ لائن ایریئے کی طرف بڑھا چلا جا رہا
تھا۔

سفید رنگ کی کار خاصی تیز رفتاری سے شیٹ لینڈ کی ایک بڑی
سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر
ڈاف موجود تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر میگی بیٹھی ہوئی تھی۔

"کیا تمہیں یقین ہے کہ راجر سے ہمیں درست معلومات مل
جائیں گی۔ وہ شیٹ لینڈ کا خاصا خطرناک گینگسٹر ہے"...... میگی نے
کہا۔

"مجھے معلوم ہے لیکن میرا وہ دوست ہے"...... ڈاف نے
مسکراتے ہوئے جواب دیا اور میگی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ مختلف
سڑکوں سے گزرنے کے بعد کار ایک چار منزلہ کلب کے کمپاؤنڈ گیٹ
میں مڑ کر پارکنگ کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ کلب کی عمارت پر کارٹ
کلب کا جہازی سائز کا نیون سائن مسلسل جل بجھ رہا تھا۔ یہ کلب
شیٹ لینڈ کے انتہائی طاقتور جرائم پیشہ سنڈیکیٹ جسے کارٹ

سنڈیکیٹ کہا جاتا تھا، کا مرکزی اڈا تھا۔ کارٹ سنڈیکیٹ کو حکومت کے اعلیٰ ترین افسران کی حمایت حاصل تھی۔ یہی وجہ تھی کہ اس سنڈیکیٹ پر پولیس یا کوئی بھی سرکاری ایجنسی ہاتھ نہ ڈالتی تھی۔ اس سنڈیکیٹ کا چیئرمین اور بورڈ آف گورنرز کے ارکان کا تو کسی کو علم نہ تھا البتہ راجر اس کلب کا جنرل مینجر تھا۔ وہ سنڈیکیٹ کا سب سے بڑا ہیڈ سمجھا جاتا تھا اور ڈاف اور میگی دونوں اس وقت اس راجر سے ملنے کے لئے یہاں آئے تھے۔ ڈاف کو اطلاع ملی تھی کہ گریٹ لینڈ سے کسی گراہم کے کہنے پر راجر نے کسی گروپ کو ایک کوٹھی، اسلحہ اور کاریں مہیا کی تھیں لیکن اس کی تفصیل کا سوائے راجر کے اور کسی کو علم نہ ہو سکا تھا اور یہ اطلاع ملتے ہی ڈاف سمجھ گیا کہ یہ انتظام عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے کیا گیا ہو گا اس لئے وہ راجر سے ملنے کے لئے آیا تھا۔ گو ویسے تو راجر سے ملاقات ناممکن تھی کیونکہ وہ عام حالات میں بڑے سے بڑے سرکاری افسر سے بھی ملنا پسند نہیں کرتا تھا لیکن راجر کو معلوم تھا کہ وہ اس سے ملاقات کر لے گا کیونکہ ڈاف اور راجر نہ صرف کالج میں کلاس فیلو رہے تھے بلکہ اب تک ان کے درمیان خاصی گہری دوستی چلی آ رہی تھی البتہ راجر کو یہ معلوم نہ تھا کہ ڈاف شیٹ لینڈ کی خفیہ ایجنسی ایچ ڈی سے متعلق ہے بلکہ اس کے مطابق ڈاف کا تعلق گریٹ لینڈ کی کسی سرکاری ایجنسی سے ہے۔ بہرحال ڈاف کو سو فیصد یقین تھا کہ وہ راجر سے اصل معلومات حاصل کر لے گا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ہال میں داخل ہوئے تو ہال

سیاحوں اور مقامی افراد سے بھرا ہوا تھا۔ ایک طرف وسیع و عریض کاؤنٹر تھا۔ ڈاف اور میگی اس کاؤنٹر کی طرف بڑھ گئے۔

"اوہ جناب آپ۔ فرمایئے"...... کاؤنٹر کے کنارے پر موجود ایک نوجوان نے چونک کر ڈاف کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم میکاتھی یہاں"...... ڈاف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں۔ میں ایک سال سے یہاں ہوں"...... میکاتھی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اچھی جگہ ہے۔ بہرحال راجر سے ملنا ہے"...... ڈاف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں چیف باس کو اطلاع دیتا ہوں"...... میکاتھی نے کہا اور سامنے پڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"کاؤنٹر سے میکاتھی بول رہا ہوں جناب۔ ڈاف تشریف لائے ہیں اور چیف باس سے بات کرنا چاہتے ہیں"...... میکاتھی نے کہا۔

"یس سر۔ ان کے ساتھ ان کی دوست مس میگی بھی ہیں"۔ میکاتھی نے کہا۔

"یس سر۔ میں ہولڈ کرتا ہوں"...... میکاتھی نے کہا اور خاموش ہو گیا۔

"یس سر"...... چند لمحوں بعد اس نے دوبارہ بولتے ہوئے کہا۔

"اوکے سر"...... دوسری طرف سے بات سن کر اس نے رسیور

رکھ دیا۔

"آپ نے ان کا سپیشل آفس تو دیکھا ہوا ہو گا یا کوئی آدمی ساتھ بھیج دوں"...... میکاتھی نے رسیور رکھ کر ڈاف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مجھے معلوم ہے۔ سینکڑوں بار تو مل چکا ہوں البتہ ریڈ کارڈ دے دو"...... ڈاف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یس سر"...... میکاتھی نے کاؤنٹر کے نچلے خانے میں ہاتھ ڈال کر ایک سرخ رنگ کا کارڈ نکال کر اس پر گیسٹ کا لفظ لکھ کر نیچے اپنے دستخط کئے اور پھر کاؤنٹر کے نچلے خانے سے ہی ایک مہر نکال کر اس نے اپنے دستخط کے نیچے مہر لگا دی۔

"یہ لیجئے جناب"...... میکاتھی نے کارڈ ڈاف کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"شکریہ"...... ڈاف نے کارڈ لیتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیزی سے سائیڈ راہداری کی طرف بڑھ گیا۔ پھر تقریباً بیس منٹ بعد وہ دونوں ایک شاندار انداز میں سجے ہوئے انتہائی وسیع آفس میں داخل ہوئے تو سامنے صوفے پر بیٹھا ہوا ایک بھاری جسم اور درمیانے قد کا آدمی اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے جسم پر سفید رنگ کا سوٹ تھا۔ اس کے گلے میں سرخ رنگ کی ٹائی لٹکائی ہوئی تھی۔ اس کا چہرہ بڑا تھا اور اس پر کرختگی اور سختی کے تاثرات جیسے ثبت تھے البتہ اس کے ہونٹ اس انداز میں کھلے ہوئے تھے جیسے سگار پی رہا ہو۔ چہرے پر زخموں کے

مندمل شدہ نشانات کی خاصی تعداد موجود تھی۔ چھوٹی چھوٹی آنکھوں میں سانپ جیسی چمک تھی۔ یہ راجر تھا کارٹ سنڈیکیٹ کا سرغنہ اور شیٹ لینڈ کا سب سے بڑا اور سب سے خطرناک گینگسٹر۔

"خوش آمدید ڈاف اور مس میگی۔ بڑے طویل عرصے بعد ملاقات ہو رہی ہے"...... راجر نے اپنی طرف سے مسکراتے ہوئے کہا لیکن اس کے لہجے میں سختی کا تاثر بدستور موجود تھا۔

"شکریہ راجر کہ تم نے ملاقات کر لی"...... ڈاف نے کہا۔

"اوہ۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ دوستوں سے تو ملاقات خوشی کا باعث ہوتی ہے۔ بیٹھو"...... راجر نے کہا اور پھر ان کے سامنے صوفے پر بیٹھنے کے بعد وہ خود بھی دوبارہ اسی صوفے پر بیٹھ گیا جہاں وہ پہلے بیٹھا ہوا تھا۔ اسی لمحے اندرونی دروازہ کھلا اور ایک نوجوان لڑکی اندر داخل ہوئی۔ اس کے ہاتھ میں ایک ٹرے تھی جس میں شراب کے دو جام رکھے ہوئے تھے۔ اس نے دونوں جام ڈاف اور میگی کے سامنے رکھے اور مؤدبانہ انداز میں چلتی ہوئی واپس چلی گئی۔

"تم نہیں لو گے"...... ڈاف نے راجر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہیں۔ میں صرف مخصوص اوقات میں پیتا ہوں"...... راجر نے جواب دیا اور ڈاف نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"راجر مجھے اطلاع ملی ہے کہ تم نے گریٹ لینڈ کے کسی گراہم کے کہنے پر یہاں شیٹ لینڈ میں کسی گروپ کو کوٹھی، اسلحہ اور کار مہیا کی ہیں۔ یہ گروپ شیٹ لینڈ کی ایک لیبارٹری کو تباہ کرنے آیا

ہے اور اصل میں یہ لوگ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لوگ ہیں اس
لئے میں تمہارے پاس آیا ہوں کہ تم مجھے ان کی نشاندہی کر دو۔
ڈاف نے شراب کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

"تمہیں یہ اطلاع کس نے دی ہے"....... راجر نے چونک کر کہا۔
اس کے لہجے میں یکلخت سختی کا تاثر بے حد بڑھ گیا تھا۔

"بس مل گئی تمہیں معلوم ہے کہ میرا تعلق سیکرٹ ایجنسی سے
ہے"....... ڈاف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہاری اطلاع درست بھی ہو تب بھی یہ معلومات تمہیں نہیں
مل سکتیں کیونکہ یہ ہمارے اصول کے خلاف ہے اور یہ بات تم بھی
جانتے ہو گے"....... راجر کے لہجے میں یکلخت سختی کا تاثر گہرا ہو گیا تھا۔

"مجھے معلوم ہے اس لئے میں خود آیا ہوں۔ یہ معاملہ میری ذات
کا نہیں ہے ملک کا ہے۔ حکومت کا ہے اگر ان لوگوں نے تمہاری
اصول پسندی کی وجہ سے حکومت کی کوئی دفاعی لیبارٹری تباہ کر ڈالی
تو تم خود سوچو کہ تمہاری کیا حیثیت رہے گی اور جہاں معاملات
حکومت اور ملک کے ہوں وہاں ذاتی اور انفرادی اصول نہیں چلا
کرتے"....... ڈاف نے بھی سرد لہجے میں کہا۔

"تمہاری بات درست ہے لیکن اس کے باوجود میں کچھ نہیں بتا
سکتا البتہ میرا وعدہ کہ اگر تمہاری اطلاع درست ثابت ہوئی تو میں
خود ان لوگوں کا خاتمہ کرا دوں گا"....... راجر نے جواب دیتے ہوئے
کہا۔

"اطلاع درست ہے اور تم اچھی طرح جانتے ہو کیونکہ گراہم نے
براہ راست تم سے بات کی ہے البتہ یہ بات بھول جاؤ کہ تم ان کے
خلاف کوئی کارروائی کر سکتے ہو یہ انتہائی تربیت یافتہ لوگ ہیں البتہ
اگر تم نے ان کے خلاف کوئی کارروائی کی تو الٹا تم مشکل میں پھنس
جاؤ گے"....... ڈاف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سوری ڈاف۔ نہ ہی میں نے انہیں کوئی جگہ فراہم کی ہے اور نہ
ہی کسی گراہم کو جانتا ہوں اور نہ ہی یہ کام میں خود کیا کرتا ہوں اس
لئے تم جا سکتے ہو۔ اگر تم میرے دوست نہ ہوتے تو شاید اس طرح
زندہ بھی واپس نہ جاتے"....... راجر کا لہجہ انتہائی سخت ہو گیا تھا۔

"اوکے تمہاری مرضی۔ اب مزید میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ اب
ہمیں خود ان کا ٹھکانہ ڈھونڈنا پڑے گا"....... ڈاف نے اٹھ کر کھڑے
ہوتے ہوئے کہا۔

"اگر مل جائے تو مجھے ضرور بتانا پھر دیکھنا کہ راجر کیا کر سکتا ہے
اور کیا نہیں"....... راجر نے جواب دیا لیکن وہ ویسے ہی بیٹھا رہا تھا۔

"اوکے۔ آؤ میگی"....... ڈاف نے کہا اور تیزی سے دروازے کی
طرف مڑ گیا۔ میگی اس کے پیچھے تھی۔ کچھ دیر بعد وہ مین گیٹ سے نکل
کر تیزی سے پارکنگ کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔

"میں نے تمہیں پہلے ہی کہا تھا کہ وہ کچھ نہیں بتائے گا"۔ میگی
نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے۔ لیکن اب مجھے خود ہی معلوم ہو جائے گا"۔

ڈاف نے مسکراتے ہوئے کہا تو میگی بے اختیار چونک پڑی۔
"اوہ کہیں تم نے کوئی ڈکٹافون تو نہیں لگا دیا وہاں"۔ میگی نے
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"نہیں۔ مجھے معلوم ہے کہ راجر نے اپنے خصوصی آفس میں ا
خصوصی سائنسی انتظامات کر رکھے ہیں کہ وہاں کسی ٹائپ کا
ڈکٹافون کام ہی نہیں کر سکتا"...... ڈاف نے کہا۔
"تو پھر"...... میگی نے حیران ہو کر کہا۔ اس دوران وہ پارکنگ
میں پہنچ چکے تھے۔ ڈاف نے کار کا دروازہ کھولا اور ڈرائیونگ سیٹ
بیٹھ گیا۔ میگی سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گئی تھی اور تھوڑی دیر بعد ان کی
کمپاؤنڈ گیٹ سے باہر آ گئی لیکن تھوڑا آگے جانے کے بعد ڈاف نے
ایک سائیڈ پر کر کے ایک پارکنگ میں روکی اور پھر ہاتھ میں بندھی
ہوئی گھڑی کی چین سے لگی ہوئی ایک چھوٹی سی ڈبیا اتار کر اس۔
اس ڈبیا کی سائیڈ پر انگوٹھا رکھ کر اسے دبایا تو ڈبیا میں سے راجر
آواز نکلی۔ وہ ڈاف اور میگی کو خوش آمدید کہہ رہا تھا۔
"کیا مطلب۔ یہ کیا ہے"...... میگی نے حیران ہو کر کہا۔
"خاموشی سے سنتی رہو"...... ڈاف نے کہا اور میگی ہونٹ بھینچ
کر خاموش ہو گئی۔ ڈاف اور راجر کے درمیان کمرے میں ہونے وال
گفتگو سنائی دیتی رہی پھر ان کے جانے اور دروازہ بند ہونے کی آ
سنائی دی۔
"گراہم سے ہونے والی بات چیت کیسے ڈاف تک پہنچی ہو گی۔

"انتہائی سیریس مسئلہ ہے"...... راجر کی بڑبڑاہٹ سنائی دی لیکن الفاظ
واضح تھے اور میگی یہ الفاظ سن کر چونک پڑی۔ اس کے چہرے پر
حیرت تھی لیکن اس نے منہ نہ کھولا اور خاموش رہی۔
"جوزف کو میرے پاس بھیجو"...... چند لمحوں بعد راجر کی سرد او
انتہائی سخت آواز سنائی دی۔
"یس باس"...... تھوڑی دیر کی خاموشی کے بعد ایک اور مؤدبانہ
آواز سنائی دی۔
"جوزف گراہم کے آدمیوں کو سیٹلائٹ کالونی میں جو کوٹھی دی
گئی تھی اس کا علم تمہارے علاوہ اور کس کس کو ہے"۔ راجر کی سخت
آواز سنائی دی۔
"میرے علاوہ جانسن کو باس کیونکہ آپ کے حکم پر میں نے
جانسن سے کہا تھا کہ وہ آپ کے حکم کی تعمیل کرے"...... جوزف کی
آواز سنائی دی۔
"ڈاف کو جانتے ہو"...... راجر کی آواز سنائی دی۔
"یس باس۔ وہ آپ کا دوست ہے"...... جوزف نے کہا۔
"کیا جانسن بھی اسے جانتا ہے"...... راجر نے کہا۔
"یس باس۔ وہ اکثر ملتے رہتے ہیں"...... جوزف نے جواب دیا۔
"ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ ڈاف کو اس کی اطلاع جانسن سے
ملی ہے"...... راجر کا لہجہ بھیانک ہو گیا تھا۔
"کون سی اطلاع باس"...... جوزف کے لہجے میں حیرت تھی۔

"ڈاف کو اطلاع ملی ہے کہ میں نے گراہم سے بات کر کے اس کے آدمیوں کو کوئی ٹھکانہ فراہم کیا ہے اس کے بقول یہ لوگ پاکیشیائی ایجنٹ ہیں وہ مجھ سے اس بارے میں معلوم کرنا چاہتا تھا لیکن ظاہر ہے میں اصول کی خلاف ورزی نہ کر سکتا تھا۔ البتہ مجھے حیرت تھی کہ یہ اطلاع اسے کہاں سے مل گئی۔ تمہارے بارے میں مجھے علم ہے کہ تمہارے ڈاف سے تعلقات نہیں ہیں لیکن جانسن کے بارے میں معلوم نہ تھا اس لئے لامحالہ یہ اطلاع جانسن سے اس نے حاصل کی ہو گی"...... راجر کی آواز سنائی دی۔

"باس۔ جانسن براہ راست کچھ نہیں بتا سکتا۔ میں اسے اچھی طرح جانتا ہوں البتہ اس کی ڈیوٹی میں شامل ہے کہ وہ آپ کی کالوں کو ریکارڈ کرتا رہے البتہ یہ کال ریکارڈ روم سے حاصل کی جا سکتی ہے"۔ جوزف نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ تم اس کی مکمل انکوائری کراؤ اور پھر جو بھی ہو اسے گولیوں سے اڑا دو اور اس کے ساتھ ساتھ تم اپنے ساتھ چار آدمی لے جاؤ اور اس کوٹھی کو میزائلوں سے اڑا دو"...... راجر نے کہا۔

"کوٹھی تباہ کر دی جائے"...... جوزف نے کہا۔

"ہاں۔ یہ میرا حکم ہے"...... راجر نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ حکم کی تعمیل ہو گی"...... جوزف نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی کسی کے قدموں کی آواز اور دروازہ بند ہونے کی آواز سنائی دی تو راجر نے ڈبیا کی سائیڈ پر ہاتھ پھیرا اور اسے دوبارہ

گھڑی کی چین سے لگا دیا۔

"یہ کیا چیز ہے"...... میگی نے حیران ہو کر پوچھا۔

"یہ بالکل نئی ایجاد ہے۔ اس میں سے ریز نکلتی ہیں جو آواز کی لہروں کو ٹرانسمٹ کر کے ٹیپ کر لیتی ہیں اور اس کی رینج ایک ہزار میٹر تک ہے اس لئے ہماری کار کے یہاں تک پہنچنے تک جو کچھ بات چیت ہوئی وہ اس میں ریکارڈ ہو گئی"...... ڈاف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ویری گڈ۔ انتہائی حیرت انگیز چیز ہے یہ"...... میگی نے کہا۔

"ہاں۔ اب بہرحال ہمیں یہ معلوم ہو گیا کہ یہ ٹھکانہ سیٹلائٹ کالونی میں مہیا کیا گیا ہے اس لئے اب ہم نے وہاں جانا ہے"۔ ڈاف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کار آگے بڑھا دی۔

"لیکن راجر تو اس کوٹھی کو میزائلوں سے تباہ کرنے کا حکم دے چکا ہے"...... میگی نے کہا۔

"ہاں۔ اب دو صورتیں ہوں گی یا تو عمران اور اس کے ساتھی کوٹھی کے اندر ہوں گے تو وہ بھی ساتھ ہی ختم ہو جائیں گے اور اگر اندر نہیں ہوں گے تو بہرحال وہ جب واپس آئیں گے تو آسانی سے مارک ہو جائیں گے اور اس طرح ہم انہیں ٹریس کر لیں گے اور پھر ان کا خاتمہ کر دیں گے"...... ڈاف نے کہا۔

"اور یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ انہیں وہاں آنے سے پہلے ہی اطلاع مل جائے اور وہاں آئیں ہی نہ"...... میگی نے کہا۔

"ہاں۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے لیکن اس طرح ان کا ٹھکانہ تو ختم ہو جائے گا اور پھر جو ٹھکانہ بھی حاصل کریں گے اس کا علم بہر حال ہمیں ہو جائے گا"...... ڈاف نے کہا اور میگی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس کے چہرے پر اب اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

عمران نے کار درختوں کے ایک جھنڈ کے قریب لے جا کر روک دی۔ یہاں باقاعدہ پارکنگ بنی ہوئی تھی۔ شیٹ لینڈ میں کوئی کار پارکنگ کے لئے مخصوص جگہ سے ہٹ کر کسی صورت روکی نہیں جا سکتی تھی ورنہ چند لمحوں میں ٹریفک پولیس وہاں پہنچ جاتی تھی کیونکہ شیٹ لینڈ میں ٹریفک کا سارا انتظام شیٹ لینڈ کے درمیان ایک اونچے ٹاور پر نصب خصوصی آلات کی بنا پر کنٹرول کیا جاتا تھا اور پورے جزیرے پر چلنے والی ٹریفک کی باقاعدہ چیکنگ کی جاتی تھی اور ساتھ ساتھ سڑکوں پر موجود ٹریفک آفیسروں کو ہدایات دے دی جاتی تھیں اس لئے وہاں ٹریفک کی خلاف ورزی کرنے کا کوئی سوچ بھی نہ سکتا تھا۔ کار پارکنگ میں روک کر وہ سب نیچے اترے اور پھر اطمینان سے چلتے ہوئے وہ آگے بڑھتے چلے گئے۔ یہ ریڈ لائن ایریئے کا عقبی حصہ تھا۔ یہاں ایک چھوٹا سا میدان تھا اور اس میدان کے بعد

دوبارہ رہائشی علاقہ شروع ہو جاتا تھا لیکن ریڈ لائن ایریئے اور اس
رہائشی علاقے دونوں کی پشت اس میدان کی طرف تھی۔ میدان کو
باقاعدہ پارک کی شکل دی گئی تھی اور وہاں باقاعدہ جاگنگ ٹریکس
بنے ہوئے تھے۔ عمران کا رخ اسی پارک کی طرف تھا اور پھر وہ پارک
میں داخل ہو گئے۔ پارک کے شمال مشرقی کونے میں ایک چھوٹی
سی مخروطی عمارت بنی ہوئی تھی۔ عمران اس عمارت کو دیکھ کر ہی
ادھر آیا تھا کیونکہ اس عمارت کے ڈیزائن کو دیکھ کر ہی وہ سمجھ گیا تھا
کہ یہاں سیوریج لائنوں کی صفائی کے لئے خصوصی مشینری موجود ہو
گی۔ اس مشینری کو چونکہ چوبیس گھنٹے چالو رکھا جاتا تھا اس لئے اس
پر ایسی عمارت بنائی جاتی تھی کہ تازہ ہوا زیادہ مقدار میں اندر پہنچ
سکے اور گندی ہوا کی نکاسی بھی مکمل طور پر ہو سکے۔ گریٹ لینڈ میں
بھی چونکہ یہی سسٹم تھا اور ایسی ہی عمارتیں جگہ جگہ سیوریج لائنوں
کی صفائی کے لئے بنائی جاتی تھیں اس لئے عمران اس عمارت کے
ڈیزائن کو دیکھ کر ہی اس بارے میں اندازہ لگا چکا تھا۔

"عمران صاحب۔ صفائی کرنے والی مشینری اس عمارت میں ہو
گی"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں اور ہم نے یہاں سے اندر داخل ہونا ہے"...... عمران نے
جواب دیا۔

"لیکن یہاں تو باقاعدہ مسلح محافظ ہوں گے"...... جولیا نے کہا۔

"کوئی بات نہیں۔ تنویر ہمارے ساتھ موجود ہے"...... عمران

نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہاں فائرنگ کی تو ارد گرد کے لوگ چونک پڑیں گے"۔
تنویر نے چونک کر کہا۔

"اچھا۔ حیرت ہے اب تمہاری عقل داڑھ بھی باہر آنے لگ گئی
ہے"...... عمران نے کہا۔

"تو تم مجھے اپنی طرح احمق سمجھتے ہو"...... تنویر نے منہ بناتے
ہوئے کہا۔

"نہیں۔ میں تمہیں اپنی طرح نہیں بلکہ خود کو تمہاری طرح
سمجھتا ہوں"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور سب بے
اختیار ہنس پڑے۔ وہ سب اس عمارت کی طرف بڑھے چلے جا رہے
تھے لیکن ابھی وہ تھوڑی ہی دور آگے گئے ہوں گے کہ اس عمارت کے
باہر خار دار تار کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ اس میں ایک چھوٹا سا گیٹ لگا
ہوا تھا جس پر ممنوعہ علاقے کا بورڈ نصب تھا۔ ابھی وہ اس پھاٹک
کے قریب پہنچے ہی تھے کہ عمارت میں سے ایک مسلح آدمی باہر آیا اور
انہیں دیکھ کر چونک پڑا۔ عمران نے اسے قریب آنے کا اشارہ کیا تو
وہ تیزی سے چلتا ہوا پھاٹک کے قریب آگیا۔

"تمہارے ساتھ یہاں کتنے آدمی ہیں"...... عمران نے کہا۔

"کیوں۔ آپ کیوں پوچھ رہے ہیں۔ کون ہیں آپ"...... اس
نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہمارا تعلق اخبار سے ہے اور ہم سیوریج سسٹم کی حفاظت کے

سلسلے میں ایک خصوصی سروے کر رہے ہیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"میں یہاں محافظ ہوں جبکہ ایک مشین مین ہے اور بس۔" اس آدمی نے جواب دیا۔

"اس مشین مین کو بھی بلاؤ تاکہ اس کا بھی ساتھ ہی انٹرویو ہو جائے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو اس نے مڑ کر کسی جمی کو آواز دی۔ چند لمحوں بعد ایک ادھیڑ عمر آدمی عمارت سے باہر آیا۔

"کیا بات ہے"...... اس نے انہیں دیکھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ادھر آؤ ان کا تعلق اخبار سے ہے"...... مسلح آدمی نے کہا تو جمی تیز تیز قدم اٹھاتا قریب آگیا۔

"کس اخبار سے"...... جمی نے قریب آکر پوچھا۔

"شیٹ لینڈ ٹائم۔ یہ پھاٹک کھولو تاکہ ہم تم دونوں کی اس انداز میں تصاویر بنالیں کہ تم عمارت میں کام کر رہے ہو"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ ضرور ضرور"...... ان دونوں نے خوش ہو کر کہا اور پھر اس مسلح محافظ نے جلدی سے گیٹ کا کنڈا ہٹایا اور گیٹ کھول دیا۔

"آؤ۔ ادھر عمارت کے سامنے کھڑے ہو جاؤ"...... عمران نے کہا اور پھر وہ ان دونوں کو ساتھ لے کر اس عمارت کے سامنے پہنچ گیا۔

"لیکن آپ میں سے کسی کے پاس بھی کیمرہ نہیں ہے پھر تصاویر کیسے بنائیں گے"...... اچانک مسلح محافظ نے قدرے مشکوک لہجے میں کہا۔

"آج کل جدید کیمروں کا دور ہے۔ کیمرے ہماری جیبوں میں ہیں لیکن پہلے ہمیں انٹرویو کرنا ہوگا تاکہ ہم قارئین کو بتا سکیں کہ یہاں کس انداز میں کام ہو رہا ہے"...... عمران نے کہا اور اس طرح عمارت کی اندرونی طرف کو بڑھ گیا جیسے وہ اندر موجود مشینری کو دیکھنا چاہتا ہو۔ وہ دونوں بھی اس کے پیچھے ہی اندر آگئے۔ اندر واقعی پانی کی بو ختم کرنے اور اسے پمپ کرنے کی مشینری کام کر رہی تھی۔

"تمہارا کیا نام ہے"...... عمران نے اس مسلح محافظ سے پوچھا۔

"میرا نام جانسن ہے"...... مسلح محافظ نے کہا۔

"یہ گن ٹھیک حالت میں ہے یا نمائشی ہے"...... عمران نے اس کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی گن اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک حالت میں ہے"...... جانسن نے جواب دیا ہی تھا کہ عمران کا دوسرا بازو گھوما اور جانسن چیختا ہوا اچھل کر نیچے گرا۔

"اسے آف کر دو"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے گن کی نال جمی کے سینے سے لگا دی۔

"خبردار اگر تمہارے منہ سے آواز نکلی"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا تو چیخنے کے لئے منہ کھولے ہوئے جمی نے بے اختیار

ایک جھٹکے سے ہونٹ بھینچ لئے لیکن اس کا جسم بے اختیار کانپنے لگ
گیا تھا اور چہرے پر انتہائی خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ اس
نے نیچے گر کر اٹھتے ہوئے جانسن کا حشر دیکھ لیا تھا جس کی کنپٹی پر
تنویر کی بھرپور لات پڑی تھی اور وہ چیخ ہی نہ سکا تھا اور ساکت ہو گیا
تھا۔

"گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے مسٹر جی۔ اگر تم نے ہم سے
تعاون کیا تو تم زندہ رہو گے ورنہ"...... عمران کا لہجہ اس قدر سرد تھا
کہ جی کا جسم بے اختیار کانپنے لگ گیا تھا۔

"مم۔ مم۔ مجھے مت مارو۔ مم۔ مم۔ میں تو انتہائی غریب آدمی
ہوں"...... جی نے بری طرح ہکلاتے ہوئے کہا۔

"کہا تو ہے کہ اگر تم نے تعاون کیا تو زندہ رہو گے"...... عمران
نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم۔ میں تعاون کروں گا۔ تعاون کروں گا"...... جی نے
اسی طرح خوفزدہ سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سنو۔ ہم نے گٹر لائن کے ذریعے سپیشل سیکرٹری ماکس کی
رہائش گاہ میں داخل ہونا ہے اور تم نے ہماری رہنمائی کرنی ہے۔
اگر تم زندہ رہنا چاہتے ہو تو بتاؤ ورنہ ہم تمہیں اور جانسن دونوں کو
ہلاک کر کے خود ہی اسے تلاش کر لیں گے"...... عمران نے کہا۔

"مم۔ مم۔ مجھے مت مارو۔ میں تمہیں لے جاتا ہوں پلیز"۔ جی
نے کانپتے ہوئے کہا۔ وہ چونکہ فیلڈ کا آدمی نہیں تھا اس لئے موت کو

سامنے دیکھ کر اس کی حالت کافی خراب نظر آ رہی تھی۔

"صفدر اور کیپٹن شکیل تم دونوں یہاں رکو گے تاکہ اگر کوئی
ہماری عدم موجودگی میں آ جائے تو تم اسے سنبھال سکو جبکہ جولیا اور
تنویر میرے ساتھ جائیں گے"...... عمران نے مڑ کر پاکیشیائی زبان
میں اپنے ساتھیوں سے کہا اور صفدر اور کیپٹن شکیل نے اثبات میں
سر ہلا دیئے۔

"چلو آگے"...... عمران نے جی سے کہا اور جی مڑ کر مشین روم
کی طرف بڑھ گیا۔ گٹر کافی بڑے سائز کے تھے اور ان میں پانی کی
مقدار گو خاصی تھی لیکن ان کی سائیڈوں میں باقاعدہ چلنے کے لئے
اونچا راستہ بنا ہوا تھا۔ شاید گٹر کی صفائی کے خیال سے یہ انتظامات
کئے گئے تھے۔ جی نے انہیں گٹر میں لے جانے سے پہلے گیس ماسک
پہننے کے لئے کہا تھا کیونکہ اس کے مطابق یہ گٹر بند رہتے تھے اس لئے
اس میں زہریلی گیس بھری رہتی تھی اس لئے عمران، جولیا اور تنویر
کے ساتھ ساتھ جی نے بھی گیس ماسک پہن رکھے تھے اور پھر وہ پیچ
دار گٹروں میں سے گزرتے ہوئے ایک جگہ رک گئے۔ جی نے ہاتھ
سے اوپر اشارہ کیا۔ یہاں لوہے کی سیڑھی اوپر جا رہی تھی جس کے
باہر باقاعدہ بڑا سا ڈھکنا لگا ہوا تھا۔ عمران نے تنویر کو اشارے سے
جی کا خیال رکھنے کا کہا اور پھر مڑ کر وہ تیزی سے سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر
پہنچ گیا۔ اس نے دونوں ہاتھوں سے گٹر کے دہانے کو اٹھا کر آہستہ
سے ایک طرف رکھا اور پھر سر باہر نکال کر دیکھا۔ یہ ایک کوٹھی کا

عقبی حصہ تھا اور وہاں کوئی بھی موجود نہ تھا۔ عمران نے ان سب کو اوپر آنے کا اشارہ کیا اور پھر تیزی سے نکل کر باہر آگیا۔ چند لمحوں بعد جولیا اور اس کے بعد تنویر بھی باہر آگئے۔

"جمی کہاں ہے"....... عمران نے آہستہ سے پوچھا۔

"جولیا کے کہنے پر میں نے اسے بے ہوش کر دیا ہے"۔ تنویر نے آہستہ سے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ تینوں تیزی سے سائیڈ گلی کی طرف بڑھنے لگے۔ سائیڈ گلی کے اختتام پر پہنچ کر وہ رک گئے۔ عمران نے سر باہر نکال کر دیکھا اور اپنے ساتھیوں کو آگے آنے کا اشارہ کر کے آگے بڑھنے لگا۔ برآمدہ اور کوٹھی کا سامنے کا حصہ بھی خالی تھا۔ یوں لگتا تھا کہ پوری کوٹھی میں کوئی آدمی ہی موجود نہیں ہے لیکن ابھی وہ برآمدے میں پہنچے ہی تھے کہ اچانک سائیڈ کا دروازہ کھلا اور ایک آدمی تیزی سے باہر آیا لیکن دوسرے لمحے عمران اس پر کسی بھوکے عقاب کی طرح جھپٹ پڑا۔ اس نے ایک ہاتھ اس کے منہ پر اور دوسرا اس کے پیٹ کے گرد ڈال کر اسے پیچھے کی طرف گھسیٹ لیا تھا۔ اس دوران تنویر اور جولیا تیزی سے اس دروازے میں داخل ہو گئے تھے جہاں سے یہ آدمی باہر آیا تھا۔ اس آدمی نے پہلے پہلے تو اپنے آپ کو چھڑانے کے لئے جدوجہد کی لیکن جب عمران نے ہلکا سا جھٹکا دیا تو وہ ساکت ہو گیا۔

"خبردار اگر آواز نکلی تو دوسرے لمحے گردن ٹوٹ جائے گی"۔ عمران نے اس کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے کہا اور اس کے

ساتھ ہی اس نے اس کے منہ سے ہاتھ ہٹا کر بازو اس کی گردن کے گرد ڈال دیا۔

"تم۔ تم کون ہو۔ یہ کیا ہے۔ کہاں سے آئے ہو۔ لک۔ لک۔ کون ہو تم"....... اس آدمی کے منہ سے ٹوٹ ٹوٹ کر مسلسل الفاظ نکل رہے تھے۔

"سپیشل سیکرٹری مارکس کہاں ہے"....... عمران نے گردن کے گرد موجود بازو کو جھٹکا دیتے ہوئے کہا۔

"صاحب تو کلب میں ہیں۔ یہاں کوئی نہیں ہے"....... اس آدمی نے رک رک کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارے علاوہ اور یہاں کون ہے"....... عمران نے پوچھا۔

"میرے علاوہ اور کوئی نہیں ہے۔ صاحب کی فیملی ناڈرن گئی ہوئی ہے"....... اس آدمی نے جواب دیا۔

"کب آئے گا تمہارا صاحب"....... عمران نے پوچھا۔

"وہ آنے والے ہیں۔ ابھی آنے والے ہیں"....... اس آدمی نے جواب دیا۔

"تمہارا نام کیا ہے"....... عمران نے پوچھا۔

"میرا نام ٹومی ہے۔ ٹومی"....... اس آدمی نے جواب دیا اور اسی لمحے تنویر اور جولیا دوبارہ اسی دروازے سے باہر آگئے۔

"یہاں کوئی آدمی نہیں ہے"....... جولیا نے کہا تو عمران نے بازو کو مخصوص انداز میں جھٹکا دے کر اس آدمی کو آگے کی طرف دھکیل

دیا۔ اس آدمی کے منہ سے ہلکی سی چیخ نکلی اور پھر اس کا جسم اس طرح فرش پر گرتا چلا گیا جیسے ریت کا خالی ہوتا ہوا بورا گرتا ہے۔

"سپیشل سیکرٹری کلب میں ہے اور اس کی فیملی ناڈرن گئی ہوئی ہے اور وہ ابھی آنے والا ہے۔ تم اس کو اٹھا کر اندر کمرے میں کہیں لٹا دو۔ یہ ابھی دو تین گھنٹوں تک ہوش میں نہیں آئے گا۔ ہمیں اب اس سپیشل سیکرٹری کو یہاں آنے پر کور کرنا ہے"....... عمران نے کہا اور تنویر نے جھک کر فرش پر پڑے ہوئے اس آدمی کو اٹھایا اور اس دروازے سے اندر لے گیا۔

"کیا اس سیکرٹری سے یہیں پوچھ گچھ کرو گے یا اسے اغوا کر کے لے جانا ہو گا"....... جولیا نے پوچھا۔

"یہیں کرنی ہو گی"....... عمران نے کہا اور چند لمحوں بعد تنویر بھی اس آدمی کو اندر کہیں چھوڑ کر واپس آ گیا۔

"سپیشل سیکرٹری کے ساتھ لازماً اس کا ڈرائیور بھی ہو گا اور ہو سکتا ہے کہ کوئی محافظ بھی ہو اس لئے ہم نے ہر لحاظ سے محتاط رہنا ہے"....... عمران نے تنویر اور جولیا سے مخاطب ہو کر کہا اور ان دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"اس صورت حال کا علم ہوتا تو ہم سائیلنسر لگے ریوالور لے آتے"....... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد تنویر نے کہا اور اس بار عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر چند منٹ بعد ہی گیٹ کے باہر کار رکنے کی آواز سنائی دی تو عمران نے تنویر کو جا کر پھاٹک کھولنے کا

اشارہ کیا اور خود وہ جولیا سمیت وہیں برآمدے کے چوڑے ستونوں کی اوٹ میں ہو گیا۔ ابھی تنویر پھاٹک کی طرف بڑھ ہی رہا تھا کہ کار کا ہارن بجایا گیا۔ تنویر نے ایک لمحے کے لئے مڑ کر عمران اور جولیا کی طرف دیکھا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے پھاٹک کھولا۔ یہ ریلنگ کے انداز کا پھاٹک تھا اس لئے وہ صرف ایک سائیڈ پر ہٹتا چلا گیا اور اس کے ساتھ ہی تنویر بھی سائیڈ پر ہو گیا۔ اسی لمحے سیاہ رنگ کی کار تیزی سے اندر داخل ہوئی اور سیدھی پورچ میں آ کر رک گئی۔ کار میں ایک ہی آدمی تھا اور عمران اسے دیکھتے ہی پہچان گیا کہ یہ سپیشل سیکرٹری ہے کیونکہ اس کا حلیہ وہ پہلے ہی گراہم کے ذریعے معلوم کر چکا تھا۔ کار روک کر سپیشل سیکرٹری تیزی سے نیچے اترا ہی تھا کہ عمران یکلخت ستون کی اوٹ سے نکل کر اس پر جھپٹ پڑا۔ دوسرے لمحے سپیشل سیکرٹری ہلکی سی چیخ مار کر اس کے بازوؤں میں جھول رہا تھا۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔ عمران نے اسے اٹھا کر کاندھے پر ڈالا اور پھر برآمدے کی طرف بڑھ گیا۔

"تم یہیں باہر رکو گے اور خیال رکھو گے"....... عمران نے تنویر سے کہا جو پھاٹک بند کر کے واپس آ چکا تھا اور تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"یہاں کسی سٹور میں رسی وغیرہ ہو گی وہ تلاش کر کے لے آؤ"۔ عمران نے جولیا سے کہا اور جولیا سر ہلاتی ہوئی آگے بڑھ گئی۔ عمران سپیشل سیکرٹری کو اٹھائے ایک کمرے میں آیا جو سٹنگ روم کے

انداز میں سجا ہوا تھا۔ اس نے اسے صوفے کی کرسی پر لٹا دیا۔ تھوڑی
دیر بعد جولیا واپس آ گئی تو اس کے ہاتھ میں نائیلون کی رسی کا بنڈل
موجود تھا۔ عمران نے جولیا کی مدد سے سپیشل سیکرٹری کو اس صوفے
کی کرسی کے ساتھ اچھی طرح باندھ دیا۔ دوسرے لمحے اس نے
دونوں ہاتھوں سے اس کا منہ اور ناک بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب
اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو عمران نے
ہاتھ ہٹا دیئے اور اس کے ساتھ ہی وہ پیچھے ہٹ کر سامنے والے صوفے
پر بیٹھ گیا۔ جولیا اس کے ساتھ ہی بیٹھ چکی تھی۔

"یہ۔ یہ۔ کیا مطلب۔ یہ۔ کون ہو تم۔ یہ تم نے مجھے کیوں
باندھ رکھا ہے"...... سپیشل سیکرٹری نے ہوش میں آتے ہی اٹھنے
کی کوشش کرتے ہوئے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہنا شروع کیا۔
اس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ انتہائی پریشانی کے تاثرات
نمایاں تھے۔

"تمہارا نام مارکس ہے اور تم گورنر جنرل کے سپیشل سیکرٹری
ہو"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ مگر تم کون ہو اور تم یہاں کیسے پہنچ گئے ہو۔ چیک
پوسٹس سے تو کوئی اجنبی آدمی کسی صورت اندر نہیں آ سکتا اور یہ تم
نے مجھے کیوں باندھ رکھا ہے۔ کون ہو تم۔ کیا چاہتے ہو"۔ مارکس
نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"چیک پوسٹیں ہمارا راستہ نہیں روک سکتیں اور یہ بھی سن لو

کہ یہاں تمہارے حلق سے نکلنے والی چیخیں سننے والا بھی کوئی موجود
نہیں ہے۔ تمہارا آدمی ٹومی ہلاک ہو چکا ہے"...... عمران نے سرد
لہجے میں کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ تم نے ٹومی کو ہلاک کر دیا ہے۔ کیوں۔
کیا مطلب۔ کیوں"...... سپیشل سیکرٹری نے اور زیادہ بوکھلائے
ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کے بولنے کا انداز ایسا تھا جیسے اس کی سمجھ
میں ہی نہ آ رہا ہو کہ یہ سب کیا ہو رہا ہے اور کیوں ہو رہا ہے۔

"شیٹ لینڈ کی ایک تنظیم ہے جس کا نام ایچ ڈی یعنی ہینگنگ
ڈیتھ ہے۔ ہمارا تعلق اس سے ہے"...... عمران نے کہا تو سپیشل
سیکرٹری کی آنکھیں حیرت سے پھٹنے کے قریب ہو گئیں۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو تم۔ تم ایچ ڈی کے آدمی ہو۔ کیا مطلب۔
ایچ ڈی تو سرکاری تنظیم ہے۔ پھر تم میرے خلاف یہ سب کیوں کر
رہے ہو۔ میں تو خود اس کا انچارج ہوں"...... سیکرٹری نے
بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"جھوٹ مت بولو۔ تم صرف سپیشل سیکرٹری ہو۔ چیف باس
نہیں ہو"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"چیف باس تو برجر ہے لیکن تمام سرکاری تنظیموں کا چارج
میرے پاس ہے۔ گورنر جنرل کا سپیشل سیکرٹری ہوں اس لئے میں
اس کا انچارج ہوں۔ برجر بھی میرے سامنے جواب دہ ہے"۔ سپیشل
سیکرٹری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن ہمیں تو بتایا گیا تھا کہ یہاں کی صرف لیبارٹریاں تمہارے انڈر ہیں جبکہ تم کہہ رہے ہو کہ تم ایچ ڈی کے بھی انچارج ہو"۔ عمران نے ایک بار پھر منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میں یہاں کی تمام دفاعی لیبارٹریوں کا بھی انچارج ہوں اس لئے یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ تم ایچ ڈی کے آدمی ہو کر میرے خلاف اس انداز میں کارروائی کرو۔ نہیں ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے"۔ سپیشل سیکرٹری نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ ذہنی طور پر بری طرح الجھ گیا ہو۔

"ہمیں تمہارے خلاف کارروائی اس لئے کرنی پڑی ہے کہ ایچ ڈی نے پاکیشیا سے میزائل کے لئے خصوصی ایندھن کا جو فارمولا حاصل کیا تھا وہ شیٹ لینڈ کی بجائے گریٹ لینڈ بھجوا دیا گیا ہے۔ یہ سب کچھ تمہاری وجہ سے ہوا ہے اور یہ شیٹ لینڈ سے غداری کے مترادف ہے"....... عمران نے گول مول سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم میرے سمیت پرائم منسٹر کو بھی غدار کہہ رہے ہو۔ فارمولا تو پرائم منسٹر نے خود میری موجودگی میں سپیشل لیبارٹری کے انچارج ڈاکٹر مارٹن کو بلا کر دیا تھا اور اب تک تو اس پر کام بھی شروع ہو چکا ہو گا"....... سیکرٹری نے کہا۔

"کیا تم اس بات کو کنفرم کرا سکتے ہو"....... عمران نے کہا۔

"کنفرم۔ کیا مطلب۔ کس طرح اور کیوں"....... سیکرٹری نے اس بار قدرے سخت لہجے میں کہا۔ وہ اب شاید مکمل طور پر اپنے آپ

پر کنٹرول حاصل کر چکا تھا۔

"اس لئے کہ ہمارے پاس یہی اطلاع ملی ہے کہ فارمولا گریٹ لینڈ بھجوا دیا گیا ہے اور یہ سب کچھ تمہاری وجہ سے ہوا ہے۔ کنفرمیشن فون یا ٹرانسمیٹر سے آسانی سے ہو سکتی ہے۔ ڈاکٹر مارٹن جب کہہ دے گا کہ واقعی سپیشل لیبارٹری میں اس فارمولے پر کام ہو رہا ہے تو ہم مطمئن ہو جائیں گے ورنہ ہمارے پاس غداری کی کم سے کم سزا موت ہے"....... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم جھوٹ بول رہے ہو۔ اگر تم واقعی ایچ ڈی کے ہوتے تو تمہیں معلوم ہوتا کہ یہاں دفاعی لیبارٹری سے ٹرانسمیٹر پر ہی لنک ہو سکتا ہے اور یہ لنک بھی صرف پرائم منسٹر صاحب کر سکتے ہیں اور کسی کا کوئی تعلق لیبارٹریوں سے نہیں ہوتا اور نہ ہو سکتا ہے"....... سپیشل سیکرٹری نے اس بار غصیلے لہجے میں کہا۔

"حالانکہ ابھی تم نے خود کہا ہے کہ تمام دفاعی لیبارٹریوں کے انچارج تم ہو"....... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہاں میں ہوں انچارج۔ لیکن میرے ذمے ان کی تنخواہوں اور دوسرے اخراجات کی دستیابی وغیرہ ہے۔ لنک صرف پرائم منسٹر صاحب کا ہے"....... سپیشل سیکرٹری نے جواب دیا۔

"تو کیا ان کی تنخواہ بھی وزیراعظم صاحب خود جا کر دیتے ہیں۔ تم ہمیں احمق کیوں سمجھ رہے ہو"....... عمران نے انتہائی تلخ لہجے میں

کہا۔
"تم واقعی احمق ہو جو ایسا سوچ رہے ہو۔ تنخواہیں اور دو
ضروریات ان تک پہنچانے کے لئے مخصوص ایجنسیاں ہیں جن
چارج بھی وزیراعظم صاحب کے پاس ہے اور انہیں ہی اس سار
سیٹ اپ کا علم ہے اور کسی کو بھی نہیں ہے۔ ہمارا کام صر
حساب کتاب وغیرہ کرنا ہے اور بس"....... سیکرٹری نے جواب دیا۔
"تو اب تم اس بات سے بھی انکار کر دو گے تم کبھی سپیشل
لیبارٹری گئے ہی نہیں"....... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
"میں خصوصی حالات میں پرائم منسٹر صاحب کے ساتھ جاتا رہا
ہوں اکیلا نہیں جا سکتا اور میں ہی کیا کوئی بھی اکیلا وہاں نہیں
سکتا"....... سیکرٹری نے جھلائے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے
کہا۔
"چلو تم پرائم منسٹر صاحب سے میرے سامنے بات کر لو اور اس
بات کو کنفرم کرا دو۔ میں خاموشی سے واپس چلا جاؤں گا"۔ عمران
نے کہا۔
"پرائم منسٹر صاحب سے آفس کے علاوہ بات ہی نہیں ہو سکتی
گریٹ لینڈ کے پرائم منسٹر کی طرح"....... سیکرٹری نے کہا۔
"او کے چلو یہ بتا دو کہ سپیشل لیبارٹری کہاں ہے۔ اس کی خاص
خاص باتیں بتا دو۔ مجھے تم پر یقین آ جائے گا"....... عمران نے کہا۔
"کیسے یقین آ جائے گا۔ تم وہاں کیسے جا سکتے ہو جو تم اسے جان

گے"....... سیکرٹری نے کہا۔
"ایچ ڈی اگر پوری دنیا میں کام کر سکتی ہے تو اس سے یہ باتیں
چھپی رہ سکتی ہیں۔ تم بتاؤ مجھے فوراً معلوم ہو جائے گا کہ تم
رست کہہ رہے ہو یا نہیں۔ میں صرف تمہارے سچ جھوٹ کو پرکھنا
چاہتا ہوں"....... عمران نے کہا۔
"حیرت ہے۔ آج شاید سورج مغرب سے طلوع ہوا ہے کہ ایچ
ڈی کا ایک ایجنٹ مجھ سے اس طرح کی بات کر رہا ہے"۔ سیکرٹری
اب بگڑنے لگا تھا۔
"سورج تمہاری کھوپڑی سے بھی طلوع ہو سکتا ہے"....... عمران
نے تلخ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے مشین
پسٹل نکال کر ہاتھ میں پکڑ لیا۔ اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی سفاکی
اور درشتی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔
"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ تمہارا چہرہ بتا رہا ہے کہ تم واقعی گولی مار
دو گے۔ میں بتاتا ہوں اور میں نے واقعی سچ بولا ہے"....... سیکرٹری
نے بری طرح گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔ ظاہر ہے وہ فیلڈ کا آدمی
نہیں تھا اس لئے موت کا تصور ہی اس کے لئے انتہائی خوفناک
ثابت ہو رہا تھا۔
"بولتے جاؤ۔ اب اگر تم نے ہچکچاہٹ کا مظاہرہ کیا تو سورج
تمہاری کھوپڑی سے ہی طلوع ہو جائے گا"....... عمران نے اسی طرح
سرد لہجے میں کہا۔

"سپیشل لیبارٹری شیٹ لینڈ کے شمال مغربی پہاڑی علاقے
سالٹ لینڈ میں ہے۔ بروک ورتھ سے اس کا راستہ جاتا ہے"۔
سیکرٹری نے جواب دیا۔

"بروک ورتھ میں تو فوجی چھاؤنی ہے"....... عمران نے منہ
بناتے ہوئے کہا۔

"ہاں اسی لئے تو اس کے اندر سے راستہ جاتا ہے تاکہ سیکرٹی
قائم رہے"....... سیکرٹری نے کہا۔

"لیکن ضروری سپلائی تو ظاہر ہے ٹرکوں پر لوڈ ہوتی ہو گی۔ وہ
ٹرک فوجی چھاؤنی کے اندر کیسے جاتے ہوں گے"....... عمران نے
منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم کیونکہ میرا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے صرف
پرائم منسٹر کو یا اس ایجنسی کو معلوم ہو گا کہ اس کا کیا سیٹ اپ
رکھا گیا ہے"....... سیکرٹری نے جواب دیا۔

"اوکے اب یہ بتا دو کہ ایچ ڈی کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے"۔ عمران
نے کہا تو سپیشل سیکرٹری بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا مطلب"....... اس نے انتہائی حیرت
بھرے لہجے میں کہا۔

"اصل بات یہی ہے کہ ہمیں خود اس لیبارٹری کے بارے میں
معلوم نہ تھا اس لئے میں تمہارے سچ جھوٹ کو چیک نہیں کر سکتا
جبکہ مجھے کم از کم ہیڈ کوارٹر کے بارے میں تو معلوم ہے اس لئے اب

آخری صورت یہی رہ گئی ہے کہ تم ہیڈ کوارٹر کے بارے میں بتاؤ
تاکہ میں کسی حتمی نتیجے تک پہنچ سکوں"....... عمران نے منہ بناتے
ہوئے کہا۔

"ہیڈ کوارٹر لیک سٹی کمرشل پلازہ کے نیچے تہہ خانوں میں ہے"۔
سپیشل سیکرٹری نے جواب دیا۔

"اوکے اب تم نے سچ بتایا ہے۔ اب چیف باس کا فون نمبر بھی
بتا دو تاکہ میں حتمی طور پر کنفرم ہو جاؤں"....... عمران نے کہا۔

"آخر یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ میری سمجھ میں تو یہ چیکنگ نہیں آ
رہی"....... سپیشل سیکرٹری نے کہا۔

"آخری موقع دے رہا ہوں۔ بتاؤ"....... عمران کا لہجہ یکلخت بگڑ سا
گیا تو سپیشل سیکرٹری نے بوکھلائے ہوئے انداز میں فون نمبر بتا
دیا۔

"اوکے۔ تم نے چونکہ سچ بتایا ہے اس لئے اب ہم واپس جا رہے
ہیں"....... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور اس کے
ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ جولیا بھی کھڑی ہو گئی جبکہ سپیشل سیکرٹری
کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات پھیل گئے لیکن عمران آگے بڑھا اور
اس کے ساتھ ہی اس کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور سپیشل
سیکرٹری کی کنپٹی پر پڑنے والی ایک ہی ضرب سے اس کی گردن
ڈھلک گئی۔ عمران نے ایک ہاتھ اس کے سر پر رکھا اور دوسرا
کاندھے پر رکھ کر اس کے سر والے ہاتھ کو مخصوص انداز میں جھٹکا

دے کر گھمایا تو سپیشل سیکرٹری کا بندھا ہوا جسم یکلخت بری طرح تڑپا اور پھر ساکت ہو گیا۔ اس کی گردن ایک ہی جھٹکے سے ٹوٹ چکی تھی۔ اس کے ساتھ ہی عمران نے تیزی سے رسیاں کھولنی شروع کر دیں۔

"اس کو سٹور میں ڈال دو تاکہ کسی کو یہ اندازہ نہ ہو سکے کہ ہم نے اس سپیشل سیکرٹری کو باندھ کر اس سے پوچھ گچھ کی ہے اور اس آدمی کی بھی گردن توڑ دو جو یہاں موجود تھا"...... عمران نے رسی جولیا کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلایا اور رسی اٹھا کر دروازے سے باہر نکل گئی۔ عمران بھی باہر آ گیا اور پھر وہ اس جگہ پہنچ گیا جہاں تنویر موجود تھا۔

"کیا ہوا۔ بہت دیر لگا دی تم نے"...... تنویر نے چونک کر پوچھا۔

"جولیا کو ٹریننگ دینا آسان تو نہیں ہے۔ بہرحال اس میں وقت تو لگتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو تنویر بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"ٹریننگ۔ کس بات کی ٹریننگ"...... تنویر نے حیران ہو کر پوچھا لیکن اس سے پہلے کہ عمران جواب دیتا جولیا باہر آ گئی۔

"کیا ہوا۔ گردن توڑ دی ہے اس کی یا نہیں"...... عمران نے جولیا سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"ہاں۔ توڑ دی ہے"...... جولیا نے جواب دیا۔

"آسانی سے ٹوٹ گئی تھی ناں"...... عمران نے ایسے لہجے میں کہا جیسے کوئی استاد شاگرد سے پوچھتا ہے کہ اسے پرچہ حل کرنے میں کوئی مشکل تو پیش نہیں آئی۔

"کیا مطلب۔ یہ بات پوچھنے کا مقصد"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

"میں تنویر کو بتا رہا تھا کہ اندر کافی وقت اس لئے لگ گیا ہے کہ میں جولیا کو گردن توڑنے کی ٹریننگ دیتا رہا تھا تاکہ جب بھی ضرورت ہو رقیب کی گردن توڑنا تمہارے لئے مشکل نہ ہو"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"رقیب تو تم بھی ہو سکتے ہو"...... جولیا نے تنویر کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"ارے ارے میں تو استاد ہوں۔ تم اب استاد کی گردن ہی توڑو گی"...... عمران نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ کام تنویر آسانی سے کر سکتا ہے۔ کیوں تنویر"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے تنویر سے کہا۔

"سوری مس جولیا۔ عمران کی گردن میں نہیں توڑ سکتا"۔ تنویر نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا تو اس کی خلاف توقع بات سن کر نہ صرف جولیا بلکہ عمران کے چہرے پر بھی حقیقی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"کیوں"...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

" اس لئے کہ عمران کی گردن توڑنا پاکیشیا کے کروڑوں عوام کی گردنیں توڑنے کے مترادف ہے۔ ہاں اگر اس کی یہ حیثیت نہ ہوتی تو شاید اب تک میں اس کی ہزاروں بار گردن توڑ چکا ہوتا"۔ تنویر نے جواب دیا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" چلو تنویر کی اس غلط فہمی کی وجہ سے میری گردن تو سلامت ہے۔ آؤ بہرحال اب یہاں سے نکل چلیں"...... عمران نے کہا اور تیزی سے سائیڈ گلی کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ گٹر میں اترے تو وہاں وہ مشین آپریٹر پہلے ہی ہلاک ہو چکا تھا۔ تنویر نے اسے بے ہوش کر کے اس کے چہرے پر سے گیس ماسک ہٹا دیا تھا اور اسی لئے وہ بے ہوشی کے عالم میں زہریلی گیس کی وجہ سے ہلاک ہو گیا تھا جبکہ تنویر، جولیا اور عمران کے گیس ماسکس وہیں ایک طرف موجود تھے۔ ان تینوں نے گیس ماسک پہنے اور پھر ان کی واپسی ہو گئی۔ باہر والی عمارت میں پہنچ کر انہوں نے گیس ماسک اتار کر ایک طرف پھینکے اور عمارت کی بیرونی طرف کو بڑھ گئے۔ وہاں کیپٹن شکیل اور صفدر موجود تھے۔

" کیا ہوا۔ بہت دیر لگ گئی تھی"...... صفدر نے کہا۔

" کوئی آیا تو نہیں"...... عمران نے اس کے سوال کا جواب دینے کی بجائے الٹا سوال کر دیا۔

" نہیں"...... صفدر نے جواب دیا۔

" تو اس بے ہوش پڑے آدمی کی گردن توڑو اور چلو۔ ہم نے اب

جلد از جلد یہاں سے نکلنا ہے"...... عمران نے کہا اور آگے بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب اس پارک سے نکل کر اس پارکنگ کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے جہاں ان کی کار موجود تھی اور پھر تھوڑی دیر بعد ان کی کار انتہائی تیزی سے واپس رہائش گاہ کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔

" کیا کوئی خاص معلومات بھی ملی ہیں یا نہیں"...... عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے صفدر نے کہا۔

" ہاں۔ بہت کچھ معلوم ہو گیا ہے"...... عمران نے مختصر سا جواب دیا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد ان کی کار ایک کالونی میں داخل ہوئی جس میں ان کی رہائش گاہ تھی لیکن ابھی وہ تھوڑا ہی آگے بڑھی تھی کہ اچانک عمران نے جو ڈرائیونگ سیٹ پر موجود تھا کار ایک سائیڈ پر کر کے روک دی کیونکہ آگے پولیس نے راستہ بند کر رکھا تھا اور وہاں کافی لوگ بھی موجود تھے اور کچھ فاصلے پر فائر بریگیڈ ایک تباہ شدہ کوٹھی میں لگی ہوئی آگ کو بجھانے میں مصروف تھے۔

" یہ تو ہماری رہائش گاہ ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ کار کا دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا۔ اس کے اترتے ہی باقی ساتھی بھی کار سے نیچے اتر آئے۔ ان کے چہروں پر بھی حیرت کے تاثرات تھے۔

" کیا ہوا ہے جناب"...... عمران نے ایک پولیس آفیسر کے

قریب جا کر کہا۔

"کوٹھی کو میزائلوں سے تباہ کر دیا گیا ہے۔ اب یہ کارٹ سنڈیکیٹ ضرورت سے زیادہ ہی بے باک ہوتا جا رہا ہے"۔ پولیس آفیسر نے پہلی بات کا جواب دے کر باقی بات بڑبڑاتے ہوئے انداز میں کہی لیکن بہرحال اس کے الفاظ عمران تک پہنچ گئے تھے اور یہ الفاظ سن کر اس کے چہرے پر مزید حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ گراہم نے اس رہائش گاہ کا انتظام کیا تھا اور اس نے عمران کے پوچھنے پر ہی بتایا تھا کہ یہاں کے سب سے طاقتور کارٹ سنڈیکیٹ کے چیف راجر کے ذریعے اس نے اس کوٹھی کا انتظام کیا تھا اس لئے یہ ہر لحاظ سے محفوظ رہے گی لیکن اب یہ پولیس آفیسر کہہ رہا تھا کہ کارٹ سنڈیکیٹ نے ہی اس کوٹھی کو تباہ کیا ہے۔ یہ بات عمران کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی۔

"لیکن جناب اس بات کا تو مجھے بھی علم ہے کہ اس کوٹھی کا مالک بھی کارٹ سنڈیکیٹ ہی ہے پھر وہ خود اسے کیوں تباہ کرتا"...... عمران نے کہا۔

"ہو گا کوئی چکر۔ بہرحال یہ بات سب کو معلوم ہے کہ کوٹھی کارٹ سنڈیکیٹ کے آدمیوں نے تباہ کی ہے"...... پولیس آفیسر نے جواب دیا اور تیزی سے ایک سائیڈ کی طرف بڑھ گیا اور عمران نے ایک طویل سانس لیا اور واپس پلٹ گیا۔ اس کے ساتھی کار کے قریب ہی کھڑے ہوئے تھے۔

"کیا ہوا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"کارٹ سنڈیکیٹ کے آدمیوں نے کوٹھی میزائلوں سے تباہ کر دی ہے حالانکہ گراہم نے یہ کوٹھی کارٹ سنڈیکیٹ کے ذریعے ہی حاصل کی تھی"...... عمران نے جواب دیا۔

"اوہ۔ یہ تو عجیب سی بات ہے"...... صفدر نے حیران ہو کر کہا۔

"بہرحال اب ہمیں فوری طور پر کوئی رہائش گاہ چاہئے۔ فی الحال اس کالونی میں کوئی خالی کوٹھی تلاش کی جائے پھر بعد میں دیکھیں گے"...... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیا اور تھوڑی دیر بعد عمران نے کار موڑی اور پھر انہوں نے پوری کالونی کا راؤنڈ لینا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک کوٹھی ان کی نگاہ میں آ گئی جس کے باہر برائے فروخت کا مخصوص بورڈ موجود تھا۔ عمران نے کار اس کوٹھی کے گیٹ کے سامنے جا کر روک دی۔

"اندر سے پھاٹک کھولو صفدر"...... عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر کار سے نیچے اتر گیا۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا اور پھر انتہائی مہارت سے پھاٹک پر چڑھ کر اندر کود گیا۔ چند لمحوں بعد کوٹھی کا بڑا پھاٹک کھل گیا کیونکہ تالا چھوٹے پھاٹک پر موجود تھا۔ عمران کار اندر لے گیا اور اس نے کار پورچ میں لے جا کر روک دی۔ پھر وہ سب نیچے اترے اور کوٹھی کی اندرونی سمت کو بڑھ گئے۔ صفدر نے باہر موجود بورڈ اتار لیا اور پھر اندر سے پھاٹک بند کر کے اس نے بورڈ ایک طرف رکھ دیا اور وہ بھی اس کے پیچھے عمارت کی

طرف آگیا۔ کوٹھی فرنشڈ تھی کیونکہ ایکریمیا اور یورپ میں کوٹھیاں فروخت یا کرایہ پر خالی نہیں دی جاتی تھیں بلکہ فرنشڈ ہی دی جاتی تھیں اس لئے یہ کوٹھی بھی ہر لحاظ سے فرنشڈ تھی۔ عمران کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔

"یہ معاملہ تو بے حد سنجیدہ ہے۔ یہ کار بھی تو اسی کوٹھی کے ساتھ ہی ملی تھی"....... صفدر نے کرسی پر آکر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اب یہ کار بھی ہمیں یہیں چھوڑنی ہو گی"....... عمران نے کہا اور پھر اس نے سامنے پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا۔ فون میں ٹون موجود تھی۔ اس نے انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"....... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے نسوانی آواز سنائی دی۔

"گریٹ لینڈ کا رابطہ نمبر دیں"....... عمران نے مقامی لہجے میں کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"گراہم بول رہا ہوں"....... چند لمحوں بعد گراہم کی آواز سنائی دی۔

"پرنس بول رہا ہوں۔ شیٹ لینڈ سے"....... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ یس سر"....... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

"جو بزنس تم نے جس پارٹی سے دلایا تھا اس پارٹی نے ہی اس بزنس کو خود ہی تباہ کر دیا ہے۔ کیا تم بتا سکتے ہو کہ ایسا کیوں ہوا

ہے"....... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے پرنس۔ نہیں سر ایسا نہیں ہو سکتا"۔ دوسری طرف سے گراہم نے کہا۔

"ایسا ہوا ہے۔ بہرحال اب ہمارے لئے نئے بزنس کا مسئلہ ہے لیکن یہ بزنس فول پروف ہونا چاہئے"....... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"میں سمجھ گیا پرنس۔ آپ اپنا نمبر بتائیں یا پھر مجھے نصف گھنٹے بعد دوبارہ فون کریں"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے میں نصف گھنٹے بعد دوبارہ فون کروں گا"۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"عمران صاحب یہ کام یقیناً ایچ ڈی کا ہو سکتا ہے۔ اسے کسی طرح معلوم ہو گیا ہو گا اس نے اس پارٹی پر دباؤ ڈالا ہو گا"۔ صفدر نے کہا۔

"انہیں اگر معلوم ہو گیا تھا تو وہ براہ راست سامنے آ جاتے۔ انہیں کیا ضرورت تھی سنڈیکیٹ کے ذریعے اس کارروائی کی۔ یہ کوئی اور چکر چل گیا ہے"....... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب ایک اور پہلو بھی ہو سکتا ہے"....... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا۔

"وہ کون سا"....... عمران نے چونک کر کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ ایچ ڈی کو صرف اتنا معلوم ہوا ہو کہ ہمیں کوئی

رہائش گاہ ان کے ذریعے دی گئی ہے لیکن انہیں یہ معلوم نہ ہو کہ رہائش گاہ کہاں ہے۔ انہوں نے ان پر دباؤ ڈالا ہو کہ انہیں بتایا جائے اور چونکہ یہ لوگ ایسی باتیں بتانے کے قائل نہیں ہوتے اس لئے انہوں نے کوٹھی یہ سوچ کر تباہ کر دی ہو کہ حکومت کو بتا دیا جائے کہ کوٹھی تباہ کر دی گئی ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں۔ یہ بات کچھ کچھ سمجھ میں آ رہی ہے لیکن اصل بات یہ ہے کہ انہوں نے کوٹھی تباہ کیوں کی۔ اس سے انہیں کیا فائدہ حاصل ہو سکتا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ایچ ڈی نے انہیں بتایا ہو کہ ہم شیٹ لینڈ کے خلاف کام کر رہے ہیں اس لئے انہوں نے اپنے طور پر کوٹھی تباہ کر دی ہو کہ اس طرح ہم بھی ساتھ ہی ہلاک ہو جائیں گے"۔ صفدر نے کہا۔

"اس طرح سوچنے کی بجائے کیوں نہ جا کر اس سنڈیکیٹ کے بڑے کو پکڑ لیں اس سے سب کچھ معلوم ہو جائے گا"...... تنویر نے کہا۔

"نہیں اس طرح ہم خواہ مخواہ کے چکر میں پھنس جائیں گے"۔ جولیا نے اس کی تجویز کو رد کرتے ہوئے کہا۔

"میں نے لیبارٹری کا پتہ معلوم کر لیا ہے جہاں ہمارا فارمولا پہنچایا گیا ہے۔ اس لئے پہلے ہم نے یہ فارمولا حاصل کرنا ہے اور اس کے ساتھ پاکیشیا کی لیبارٹری کے جواب میں اس لیبارٹری کو بھی تباہ

کرنا ہے اس کے بعد ہم ایچ ڈی کی طرف متوجہ ہوں گے۔ اس کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں بھی معلومات مل گئی ہیں پھر اس سے نمٹا جائے گا اور اس سارے کام کے لئے ہمیں اسلحہ، کاریں اور رہائش گاہ بھی چاہئے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے لیکن پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک باہر سے ہلکے ہلکے دھماکوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں تو وہ سب ہی بے اختیار چونک کر اٹھے لیکن دوسرے لمحے عمران کو محسوس ہوا کہ اس کا ذہن انتہائی تیز رفتاری سے گھومنے لگ گیا ہو۔ اس نے آنکھیں بند کر کے فوری طور پر اپنے ذہن کو کنٹرول میں کرنے کی کوشش شروع کر دی لیکن بے سود اور اس کوشش کا کوئی مثبت نتیجہ برآمد نہ ہو سکا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ذہن تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا۔

چیف باس اپنے مخصوص آفس میں موجود تھا کہ سامنے پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... چیف باس نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"ڈاف بول رہا ہوں چیف"...... دوسری طرف سے سپر سیکشن کے ایجنٹ ڈاف کی آواز سنائی دی۔ چونکہ اب ڈاف اور میگی کو چیف باس خود کنٹرول کر رہا تھا اس لئے ڈاف نے اس سے براہ راست بات کی تھی۔

"یس۔ کیوں کال کی ہے"...... چیف باس نے خشک لہجے میں کہا۔

"سر میں نے پاکیشیا سیکرٹ سروس پر قابو پا لیا ہے"...... دوسری طرف سے مسرت بھرے لہجے میں کہا گیا تو چیف باس بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ کیا واقعی"...... چیف باس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس چیف۔ اس وقت وہ ہمارے سامنے بے ہوش اور بے بس پڑے ہوئے ہیں"...... ڈاف نے جواب دیا۔

"اوہ۔ تفصیل بتاؤ"...... چیف باس کے لہجے میں بھی مسرت کا عنصر عود کر آیا تھا۔

"چیف ہمیں اطلاع ملی تھی کہ کارٹ سنڈیکیٹ کے راجر نے گریٹ لینڈ کے کسی گراہم کے کہنے پر کسی گروپ کو یہاں کوئی رہائش گاہ مہیا کی ہے اور اس سے میں سمجھ گیا کہ یہ گروپ لازماً پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ہی ہو گا۔ راجر میرا دوست ہے۔ میں اس کے پاس پہنچا اور میں نے اس پر رہائش گاہ بتانے کے لئے دباؤ ڈالا لیکن اس نے کچھ بتانے کی بجائے یہ وعدہ کر لیا کہ وہ خود اس رہائش گاہ میں موجود اس گروپ کا خاتمہ کر دے گا۔ میں نے اس کے آدمیوں کی نگرانی کی اور پھر انہوں نے واقعی سیٹلائٹ ٹاؤن کی ایک کوٹھی کو فوری طور پر میزائلوں سے تباہ کر دیا لیکن میں وہیں رک گیا کیونکہ راجر کے آدمیوں نے اندھا اقدام کیا تھا۔ ہو سکتا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی اندر موجود نہ ہوں لیکن مجھے یقین تھا کہ اگر وہ وہاں موجود نہ ہوں تب بھی وہ وہاں واپس ضرور آئیں گے۔ پولیس وہاں پہنچ گئی۔ فائر بریگیڈ نے آگ بجھائی لیکن اس دوران ایک مشکوک کار سامنے آ گئی۔ اس میں ایک عورت اور چار مقامی مرد سوار تھے۔ ان

میں سے ایک کا قد و قامت عمران جیسا تھا۔ مجھے جب اطلاع ملی تو میں ان کی طرف گیا لیکن اس دوران وہ کار میں بیٹھ کر واپس جا چکے تھے لیکن مجھے کار کے نمبر، ماڈل اور رنگ کے بارے میں معلومات مل چکی تھیں۔ میرے آدمی وہاں ارد گرد موجود تھے اس لئے جلد ہی ہم نے اس کار کو ٹریس کر لیا۔ وہ اسی کالونی کی ایک کوٹھی میں موجود تھی۔ میں نے اندر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کی اور پھر جب ہم اندر گئے تو وہاں وہی ایک عورت اور چار مرد بے ہوش پڑے ہوئے تھے اور یہ عمران اور اس کے ساتھی ہی ہیں۔ میں اس کوٹھی سے ہی آپ کو کال کر رہا ہوں"...... ڈاف نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا تم نے ان کے میک اپ چیک کر لئے ہیں"...... چیف باس نے پوچھا۔

"نو سر۔ یہاں ہمارے پاس میک اپ واشر نہیں ہیں۔ ویسے یہ بات یقینی ہے کہ یہی ہمارا مطلوبہ گروپ ہے۔ میں تو انہیں ایک لمحے کی مہلت دینے کا بھی قائل نہیں ہوں کیونکہ یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں لیکن میگی نے مجھے مجبور کر دیا کہ آپ کو کال کر کے آپ سے مزید احکامات لے لئے جائیں۔ اس کا کہنا تھا کہ شاید آپ کوئی دوسرا حکم دیں اور آپ کے حکم کی تعمیل بہرحال ہم پر فرض ہے"۔ ڈاف نے جواب دیا۔

"کیا یہ خود بخود ہوش میں آ سکتے ہیں"...... چیف نے پوچھا۔

"نو باس۔ جس گیس سے انہیں بے ہوش کیا گیا ہے اس کا اینٹی

جب تک انہیں لگایا نہ جائے گا یہ کسی صورت بھی ہوش میں نہیں آ سکتے"...... ڈاف نے جواب دیا۔

"تو پھر ان کی اصلیت کے بارے میں یقین کر لینا ضروری ہے۔ ایسا نہ ہو کہ ہم یہ سمجھ کر مطمئن ہو جائیں کہ ہم نے اصل آدمیوں کو ہلاک کر دیا ہے لیکن یہ اصل نہ ہوں"...... چیف نے کہا۔

"باس یہ انتہائی خطرناک ترین گروپ ہے اس لئے کیوں نہ پہلے انہیں ہلاک کر دیا جائے پھر ان کی چیکنگ کی جائے"...... ڈاف نے کہا۔

"اس قدر خوفزدہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ تم ایچ ڈی کے ایجنٹ ہو اور پھر خود تم کہہ رہے ہو کہ یہ خود بخود کسی صورت ہوش میں نہیں آ سکتے اس لئے پہلے ان کی چیکنگ کرو اور پھر انہیں ہلاک کر دو"...... چیف نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ حکم کی تعمیل ہو گی سر"...... دوسری طرف سے ڈاف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کہاں چیکنگ کرو گے ان کی"...... چیف باس نے پوچھا۔

"سر سیکشن کے ہیڈ کوارٹر میں لے جانا ہو گا انہیں"...... ڈاف نے کہا۔

"ہاں یہ بے ہوش ہیں اس لئے وہاں لے جا سکتے ہو انہیں اور جب چیکنگ کر لو تو پھر انہیں ہلاک کرنے کے بعد مجھے کال کر کے رپورٹ دے دینا"...... چیف باس نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"او کے ۔ میں تمہاری رپورٹ کا انتظار کروں گا"...... چیف باس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ اب اسے یقین تھا کہ یہ لوگ بہرحال جو بھی ہیں ختم ہو جائیں گے۔

عمران کی آنکھیں کھلیں تو چند لمحوں تک تو یہی محسوس ہوتا رہا کہ اس کی آنکھوں کے سامنے دھند ہی دھند ہے لیکن پھر آہستہ آہستہ ہر چیز واضح ہوتی چلی گئی اور پھر پوری طرح شعور بیدار ہوتے ہی عمران نے اضطراری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ وہ کوٹھی کے اس سٹنگ روم میں جہاں وہ بے ہوش ہوا تھا کی بجائے ایک اور بڑے سے کمرے کی دیوار کے ساتھ کھڑا ہے۔ اس کے دونوں ہاتھ اس کے سر کے اوپر لے جا کر کنڈوں سے جکڑے ہوئے تھے جبکہ اس کے پیر اور باقی جسم آزاد تھا۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا اور دوسرے لمحے یہ دیکھ کر بے اختیار اس کے ہونٹ بھنچ گئے کہ اس کے سارے ساتھی اسی کی طرح دیوار کے ساتھ لگے ہوئے کھڑے تھے لیکن وہ سب بے ہوش تھے اس لئے ان کے جسم نیچے کی طرف ڈھلکے ہوئے تھے جبکہ اس سے تیسرے نمبر پر موجود

صفدر کے سامنے ایک نوجوان ہاتھ میں پکڑی ہوئی ایک لمبی گردن کی شیشی کا دہانہ صفدر کی ناک سے لگائے ہوئے تھا۔ چند لمحوں بعد وہ سب سے آخر میں موجود جولیا کی طرف بڑھ گیا۔ اسی لمحے اس کے ساتھ موجود تنویر کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے۔ اسی لمحے اس نوجوان نے جولیا کی ناک سے لگی ہوئی شیشی ہٹائی اور پھر اس پر ڈھکن لگا کر وہ تیزی سے واپس مڑا۔

"ہم کہاں ہیں مسٹر"...... عمران نے اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"سپر سیکشن ہیڈ کوارٹر میں"...... اس نوجوان نے جواب دیا اور تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اسی لمحے تنویر اور پھر ایک ایک کر کے باقی ساتھی بھی ہوش میں آ گئے۔

"یہ ہم کہاں ہیں"...... اچانک جولیا کی آواز سنائی دی۔

"پتہ نہیں یہ کیا ہو رہا ہے۔ ہم تو عام سے آدمی ہیں۔ پھر ہمیں کسی سپر سیکشن کے ہیڈ کوارٹر میں کیوں اس انداز میں جکڑا گیا ہے۔ یہ سب کیا ہے"...... عمران نے لہجے میں حیرت بھرتے ہوئے کہا تو اس کے سارے ساتھی اس کی بات اور اس کا انداز سن کر چونک پڑے۔

"پہلے ہمیں بے ہوش کیا گیا تھا پھر یہاں لایا گیا۔ آخر یہ کیا ہو رہا ہے"...... اس بار صفدر نے کہا اور اس کی بات سن کر ہی عمران بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ اس نے وہ بات خاص طور پر اس مقصد کے لئے کی تھی کہ کہیں اس کے ساتھی اپنی اصلیت نہ کھول دیں جبکہ سپر

سیکشن کے ہیڈ کوارٹر کے الفاظ سن کر ہی عمران چونکنا ہو گیا تھا کہ یہاں یقیناً آوازیں سننے والے آلات موجود ہوں گے اور ہو سکتا ہے کہ انہیں ہوش میں لا کر اس انداز میں چیک کیا جا رہا ہو۔

"میرا خیال ہے کہ یہ اس کار کے چکر میں سب کچھ ہوا ہے جو ہم نے پارکنگ سے چرائی تھی"...... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے ساتھ ہی وہ دل ہی دل میں کیپٹن شکیل کی ذہانت کی داد دینے لگا تھا کہ کیپٹن شکیل نے کس قدر جلدی درست اندازہ لگایا ہے کہ ان کا سراغ اس کار کی وجہ سے ہی لگایا جا سکتا ہے۔

"میں نے تو تمہیں منع کیا تھا لیکن تم سب خود ہی ایڈونچر کے چکر میں تھے"...... عمران نے جواب دیا۔

"اب ہمیں یہ تو معلوم نہ تھا کہ واقعی ایک معمولی سی کار چرانے کے چکر میں ہمیں اس طرح کے حالات سے گزرنا پڑے گا"۔ اس بار جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"بہرحال اب کوئی آئے گا تو پھر ہی کچھ معلوم ہو گا"...... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ وہ سمجھ گئے کہ عمران کا اشارہ ہے کہ مزید بات چیت نہ کی جائے اور پھر واقعی کمرے میں خاموشی طاری ہو گئی۔ تقریباً پانچ منٹ بعد دروازہ ایک جھٹکے سے کھلا اور ایک نوجوان جو ورزشی جسم کا مالک تھا اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے ایک نوجوان لڑکی تھی اور یہ دونوں ہی مقامی تھے۔ ان کے

پیچھے مشین گن سے مسلح ایک آدمی تھا جس نے اندر داخل ہو کر جلدی سے ایک طرف پڑی ہوئی پلاسٹک کی بنی ہوئی دو کرسیاں اٹھائیں اور انہیں درمیان میں رکھ دیا۔ پہلے آنے والے دونوں ان کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"علی عمران میرا نام ڈاف ہے اور یہ میری ساتھی ہے میگی اور ہمارا تعلق ہینگنگ ڈیتھ سے ہے۔ گو تم میں سے کسی کا میک اپ بھی میک اپ واشر سے صاف نہیں ہو سکا لیکن مجھے سو فیصد یقین ہے کہ تم علی عمران ہو اور یہ تمہارے ساتھی اور یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان ہیں"...... اس نوجوان نے عمران سے ہی مخاطب ہو کر کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ وہ سمجھ گیا تھا کہ پہلے ان کے میک اپ صاف کرنے کی کوشش کی گئی ہے لیکن سپیشل میک اپ کی وجہ سے جب میک اپ صاف نہیں ہوئے تو انہیں ہوش میں لایا گیا ہے۔

"ہم تمہیں کس طرف سے پاکیشیائی نظر آ رہے ہیں۔ ہمارے کاغذات اسی کوٹھی میں موجود تھے جہاں سے تم نے ہمیں بے ہوش کر کے اغوا کیا ہے۔ تم یہ کاغذات چیک کر سکتے ہو۔ ہم تو شیٹ لینڈ کے باشندے ہیں اور میرا نام مائیکل ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا تو ڈاف بے اختیار ہنس پڑا۔

"گو تم نے ہوش میں آنے کے بعد آپس میں جو باتیں کی ہیں اس کے مطابق تو تم واقعی مقامی آدمی ہو لیکن تمہاری انہی باتوں کی وجہ

سے میرا یقین زیادہ بڑھ گیا ہے کہ تم وہ نہیں ہو جو اپنے آپ کو ظاہر کر رہے ہو۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے انتہائی تربیت یافتہ اور منجھے ہوئے افراد ہی ان حالات میں ایسی احتیاط کر سکتے ہیں اور ایسی گفتگو کر سکتے ہیں۔ عام آدمیوں کا رد عمل دوسرا ہوتا تھا۔ بہرحال اب میری بات غور سے سن لو کیونکہ تمہاری زندگیوں کا خاتمہ اب بہرحال یقینی ہو چکا ہے۔ پہلے تو یہ بتا دوں کہ جن کڑوں میں تمہاری کلائیاں جکڑی ہوئی ہیں ان کے بٹن آف کر دیئے گئے ہیں اس لئے تم انہیں کسی صورت نہیں کھول سکتے۔ دوسری بات یہ کہ کڑے دیوار میں اس مضبوطی سے نصب ہیں کہ تم انہیں اکھاڑ نہیں سکتے اور تیسری بات یہ کہ ہمارا تعلق ایچ ڈی سے ہے۔ ہینگنگ ڈیتھ سے اور تم اور تمہارے ساتھی یہاں سپر سیکشن کے چیف کروشر کے پیچھے آئے تھے۔ گو ہم نے کوشش کی کہ تمہیں راستے میں ہی ہلاک کر دیا جائے لیکن تم اس خوفناک حادثے کے باوجود زندہ بچ گئے۔ اس کے بعد تم ہسپتال سے فرار ہو گئے پھر تم لارڈو پہنچ گئے اس کے بعد تم لارڈو سے گریٹ لینڈ پہنچے۔ وہاں بھی تم چارٹرڈ طیارے کو پہلے ناڈرن ایئرپورٹ سے جارج ایئرپورٹ لے گئے اور جب ہم ادھر متوجہ ہو گئے تو تم نے انتہائی شاطرانہ انداز میں اپنی ذہانت کو استعمال کرتے ہوئے طیارہ واپس ناڈرن پر اتار دیا اس طرح تم بغیر کسی رکاوٹ کے گریٹ لینڈ پہنچ گئے لیکن مجھے معلوم تھا کہ تم بہرحال شیٹ لینڈ آؤ گے اس لئے ہم نے شیٹ لینڈ میں پکٹنگ کر لی۔ پھر مجھے اطلاع مل

گئی کہ گریٹ لینڈ کے کسی گراہم نے کارٹ سنڈیکیٹ کے چیف
راجر سے کوئی کوٹھی حاصل کی ہے۔ راجر میرا گہرا دوست ہے۔ میں
نے جب اسے بتایا کہ تمہارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے اور
تم یہاں شیٹ لینڈ کی لیبارٹری کو تباہ کرنے آئے ہو اور تمہیں
رہائش گاہ مہیا کر کے راجر نے ملک و قوم سے غداری کا ارتکاب کیا
ہے تو اس نے مجھے تو بہرحال اپنے اصول کے مطابق اس کوٹھی کے
بارے میں تو نہ بتایا البتہ اس نے وعدہ کر لیا کہ وہ اس کوٹھی کو تباہ
کرا دے گا تم سمیت۔ بہرحال میں نے اس کے آدمیوں کا تعاقب
کیا۔ یہ لوگ چونکہ جرائم پیشہ ہیں اس لئے یہ ناک کی سیدھ میں کام
کرتے ہیں۔ انہوں نے یہ چیک کئے بغیر کہ تم لوگ اندر موجود ہو یا
نہیں کوٹھی میزائلوں سے تباہ کر دی اور واپس چلے گئے لیکن مجھے
معلوم تھا اور تمہاری تعداد بھی خاص طور پر کہ تمہارے گروپ میں
ایک لڑکی بھی ہے۔ پھر مجھے اطلاع مل گئی کہ تم کار میں آئے ہو اور
واپس چلے گئے ہو۔ کار کا نمبر اور ماڈل وغیرہ کا بھی علم ہو گیا۔ چنانچہ
میرے آدمیوں نے وہ کوٹھی ٹریس کر لی جس میں کار موجود تھی۔
میں نے وہاں بے ہوش کر دینے والی انتہائی زود اثر گیس فائر کرا
دی۔ اس طرح تم بے ہوش ہو گئے۔ میں تمہیں ایک لمحے کی بھی
مہلت دینے کے لئے تیار نہ تھا لیکن میگی کے کہنے پر میں نے چیف
سے بات کی تو چیف نے تمہیں یہاں سیکشن ہیڈ کوارٹر لے آنے اور
تمہارے میک اپ چیک کرنے کا حکم دیا تاکہ یہ بات حتمی طور پر

معلوم ہو سکے کہ تم واقعی ہمارے مطلوبہ آدمی ہو اس لئے بے ہوشی
کے عالم میں تمہیں یہاں لایا گیا۔ پھر تمہارے میک اپ چیک کئے
گئے لیکن میک اپ واش نہ ہو سکے تو مجبوراً تمہیں ہوش میں لایا گیا
تاکہ تم سے بات چیت کر کے یہ بات کنفرم کی جائے"۔ ڈاف نے
مسلسل اور ناٹ سٹاپ انداز میں بولتے ہوئے کہا۔

"اس لمبی تقریر کا بے حد شکریہ مسٹر ڈاف لیکن اس کے باوجود ہم
وہ نہیں ہیں جن کا شک تم ہم پر کر رہے ہو۔ ہم مقامی لوگ ہیں اور
ہم نے وہ کار ایک پارکنگ سے چرائی تھی اور بس"...... عمران نے
منہ بناتے ہوئے جواب دیا البتہ اسے ڈاف کی اس طویل گفتگو سے
بہرحال یہ معلوم ہو گیا تھا کہ اب تک یہ لوگ کس انداز میں کام
کرتے رہے ہیں۔

"بہرحال تمہاری موت تو اب یقینی ہے کیونکہ چاہے تم وہ ہو یا
نہ ہو البتہ اگر تم اپنے آپ کو تسلیم کر لو تو میرا وعدہ کہ تمہیں
تمہاری شایان شان موت کے گھاٹ اتارا جائے گا"...... ڈاف نے
کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"شایان شان موت سے تمہارا مطلب ہے کہ جسے موت کی سزا
دینی ہو تو اسے بینڈ باجوں کے ساتھ موت کی کرسی تک لے جایا
جائے اور کرسی بھی انتہائی شاہانہ انداز کی ہونی چاہئے"...... عمران
نے مسکراتے ہوئے کہا اور ڈاف بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

"تمہاری یہ بات ظاہر کر رہی ہے کہ تم واقعی علی عمران ہو۔

ویسے مجھے خوشی ہے کہ تم جیسا انتہائی خطرناک ترین ایجنٹ میرے ہاتھوں انجام کو پہنچ رہا ہے۔ یہ میرے لئے اعزاز کی بات ہے"۔ ڈاف نے ہنستے ہوئے کہا۔

"مجھ پر اگر گولی تم مس میگی کے ہاتھوں چلواؤ تو یہ میرے لئے اعزاز کی بات ہو گی۔ بہرحال تم اچھی طرح تسلی کر لو۔ اگر تم واقعی مکمل طور پر مطمئن ہو کہ ہم تمہارے مطلوبہ آدمی ہیں تو بے شک ہمیں گولیوں سے اڑا دو لیکن یہ بتا دوں کہ ہمیں مارنے کے بعد جب تم مزید چیکنگ کرو گے تو تمہیں خود ہی معلوم ہو جائے گا کہ تم نے اپنے بے گناہ ہم وطنوں کو ہلاک کیا ہے"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"کوئی بات نہیں۔ ہمارے پیشے میں ایسا ہوتا ہی رہتا ہے اس لئے مجھے کوئی افسوس نہیں ہو گا۔ اب تم مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ"...... ڈاف نے کہا اور جیب سے مشین پسٹل نکال لیا۔ اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی سفاکی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا تم نے اپنے چیف کو بتا دیا ہے کہ ہمارے میک اپ واش نہیں ہو سکے"...... اچانک عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ لیکن تمہیں ہلاک کرنے کے بعد میں انہیں بتا دوں گا کہ میں نے تم سے بات چیت کی ہے اور تم واقعی وہی لوگ ہو"۔ ڈاف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارا تعلق ہینگنگ ڈیتھ سے ہے تم نے یہی بتایا تھا ناں"۔

اچانک عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں"...... ڈاف نے چونک کر کہا۔

"ہینگنگ ڈیتھ کا مطلب ہے لٹکتی ہوئی موت اور یقیناً یہ الفاظ قدیم دور کی پھانسی کی طرف اشارہ کرتے ہیں جبکہ تم اپنے نام کے برخلاف کام کر رہے ہو"...... عمران نے کہا۔

"میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہاری انگلیاں کلائی پر موجود کڑوں کے بٹنوں پر بڑی بے چینی سے حرکت کر رہی ہیں اور تم یہ باتیں کر کے بھی صرف وقت حاصل کرنا چاہتے ہو لیکن حقیقت یہ ہے کہ تم یہ کڑے نہ کھول سکو گے اگر تم میرے سامنے اپنی آخری خواہش گڑگڑا کر ظاہر کرو کہ تمہیں یہ کڑے کھولنے کے لئے وقت دیا جائے تو میں تمہیں دس منٹ دے سکتا ہوں"...... ڈاف نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"گڑگڑایا کیسے جاتا ہے۔ پہلے تم ایسا کر کے دکھاؤ تاکہ میں اس انداز میں گڑگڑاؤں کیونکہ ہو سکتا ہے کہ تمہارا گڑگڑانے کا انداز اور ہو اور میرا اور ہو"...... عمران نے کہا۔

"تو تمہیں وقت نہیں چاہئے۔ نہ سہی"...... ڈاف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی میگی بھی اٹھ کر کھڑی ہو گئی تھی۔ ڈاف کے چہرے پر ایک بار پھر سفاکی کے تاثرات ابھر آئے۔

"ایک منٹ۔ صرف ایک منٹ رک جاؤ پھر جو چاہے کرتے

رہنا"...... عمران نے اچانک کہا تو ڈاف نے بے اختیار مشین پسٹل کی نال نیچے کر لی۔

"بولو اب کیا بات ہے"...... ڈاف نے کہا۔

"کیا تم کرسی پر بیٹھ کر ٹریگر نہیں دبا سکتے جو کھڑے ہو گئے ہو اور تمہارے اس طرح کھڑے ہونے کی وجہ سے بے چاری میگی کو بھی اٹھ کر کھڑا ہونا پڑا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میری سمجھ میں یہ بات نہیں آرہی کہ تم اس طرح کی باتیں کر کے آخر کیا چاہتے ہو۔ یا موت کو سامنے دیکھ کر تمہارا ذہنی توازن درست نہیں رہا"...... ڈاف نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میرا ذہنی توازن تو درست ہے لیکن تمہارا اپنا خراب لگ رہا ہے کہ تم لاک ہٹائے بغیر مجھ پر پسٹل تانے ہوئے ہو"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ڈاف نے بے اختیار اپنے ہاتھ میں پکڑے ہوئے پسٹل کی طرف دیکھا ہی تھا کہ عمران کا جسم جیسے فضا میں اڑتا ہوا ڈاف اور میگی سے ٹکرایا اور وہ دونوں چیختے ہوئے کرسیوں سمیت پیچھے جا گرے جبکہ عمران نے قلابازی کھائی اور دوسرے لمحے ان کے پیچھے کھڑا مشین گن سے مسلح آدمی چیختا ہوا اچھل کر دور جا گرا۔ اس کے ساتھ ہی ریٹ ریٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی کمرہ اس آدمی کی چیخوں سے گونج اٹھا۔ ڈاف کے ہاتھ سے بھی پسٹل نکل کر دور جا گرا تھا۔ ڈاف اور میگی دونوں نیچے گرتے ہی بجلی کی سی تیزی سے اٹھے۔

"اب ہاتھ اٹھا دو ورنہ"...... عمران نے مشین گن کا رخ ان کی

طرف کرتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں کہا تو ان دونوں نے بے اختیار ہاتھ اٹھا لئے۔ ان کے چہرے یکلخت بگڑ سے گئے تھے۔ ان کے جسم اس طرح تڑپ رہے تھے جیسے وہ ایکشن میں آنا چاہتے ہوں لیکن انہوں نے بمشکل اپنے آپ کو کنٹرول میں کر رکھا ہو۔

"مجھے معلوم ہے کہ تم دونوں تربیت یافتہ ہو لیکن میرے بارے میں بھی تم جانتے ہو اس لئے اگر زندہ رہنا چاہتے ہو تو اپنے آپ کو پوری طرح کنٹرول کر لو"...... عمران نے کہا لیکن دوسرے لمحے عمران کے بازو کو یکلخت جھٹکا لگا اور اس کے ہاتھ سے مشین گن نکل گئی۔ اس کے ساتھ ہی ڈاف نے یکلخت عمران پر چھلانگ لگا دی جبکہ میگی بجلی کی سی تیزی سے مشین گن کی طرف لپکی لیکن دوسرے لمحے ڈاف چیختا ہوا اچھل کر میگی سے جا ٹکرایا۔ عمران نے اسے راستے میں ہی ہاتھ کی مخصوص ضرب لگا کر ادھر موڑ دیا تھا۔ وہ دونوں نیچے گرے ہی تھے کہ عمران بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا اور پھر محاورتاً نہیں بلکہ حقیقتاً بجلی کی سی تیزی سے اس کی ٹانگیں حرکت میں آ گئیں۔ ڈاف اور میگی نے اپنے طور پر بچنے کی بے حد کوشش کی لیکن عمران نے انہیں سنبھلنے کا بھی موقع نہ دیا اور نتیجہ یہ کہ پہلے میگی بے ہوش ہوئی اس کے بعد ڈاف بھی بے ہوش ہو گیا تو عمران تیزی سے مڑا اور اس نے آگے بڑھ کر پہلے مشین گن اٹھائی اور پھر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دروازے کے باہر ایک راہداری تھی جس کے آخر میں ایک کمرے کا دروازہ تھا جو کھلا ہوا تھا۔ عمران اس دروازے کے

قریب جا کر رک گیا لیکن دوسری طرف مکمل خاموشی تھی۔ عمران نے پہلے سر اندر کر کے دیکھا اور پھر وہ اندر چلا گیا۔ کمرہ خالی تھا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے اس ساری عمارت کو اچھی طرح چیک کر لیا۔ وہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا البتہ اپنی ساخت کے لحاظ سے وہ کوئی سیکشن کا ہیڈ کوارٹر ہی لگتا تھا لیکن شاید اسے خالی کر دیا گیا تھا البتہ گیراج میں ایک کار موجود تھی۔ عمران واپس پلٹا اور تیز تیز قدم اٹھاتا واپس اس کمرے میں آ گیا جہاں اس کے ساتھی اسی طرح کڑوں میں جکڑے ہوئے موجود تھے جبکہ ڈاف اور میگی بدستور فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔

"ارے تم ابھی تک کڑے نہیں کھول سکے۔ حیرت ہے"۔ عمران نے صفدر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہم انہیں باوجود کوشش کے نہیں کھول سکے"...... صفدر نے کہا جبکہ عمران نے اسے کوئی جواب دینے کی بجائے اپنا ایک ہاتھ اونچا کیا اور چند لمحوں بعد ایک کڑا کھل گیا تو عمران نے تھوڑا سا دوسری طرف کھسک کر دوسرا ہاتھ اونچا کیا اور دوسرا کڑا بھی کھل گیا۔ اب صفدر آزاد ہو چکا تھا۔

"یہ گن سنبھالو اور باہر جا کر نگرانی کرو"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں صفدر سے کہا اور پھر اسے گن دے کر وہ تنویر کی طرف مڑ گیا۔ اس نے خود ہی ہاتھ اونچے کر کے اس کے کڑے کھول دیئے۔ اس کے بعد کیپٹن شکیل اور آخر میں جولیا کے کڑے اس نے کھول

دیئے۔

"یہ تم نے آخر کڑے کیسے کھولے تھے۔ یہ تو آف کر دیئے گئے تھے"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ کڑے سٹاپ آف کئے گئے تھے۔ یہ طریقہ پہلے استعمال کیا جاتا تھا لیکن بعد میں متروک ہو گیا کیونکہ اس طرح زیادہ آسانی سے انہیں کھولا جا سکتا تھا لیکن ان احمقوں نے ابھی تک یہی طریقہ استعمال میں رکھا ہوا ہے۔ میں نے بھی سارے طریقے استعمال کر کے دیکھے پھر اچانک میرے ذہن میں اس کا خیال آ گیا اس طرح یہ کڑے آسانی سے کھل گئے"۔ عمران نے کہا۔

"تمہارے سر میں واقعی انسانی دماغ نہیں ہے بلکہ شیطانی ہے"۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا تو تنویر بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم صحیح کہہ رہی ہو۔ اس کا دماغ واقعی انسانی نہیں ہے۔ میں نے بھی اپنے طور پر بے حد کوشش کی لیکن یہ طریقہ تو میرے ذہن میں بھی نہ آیا تھا"...... تنویر نے کہا۔

"تو تم بندھنے کے لئے ہر وقت تیار رہتے ہو کھلنے کا طریقہ تمہارے ذہن میں کیوں آئے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شٹ اپ۔ پھر تم نے بکواس شروع کر دی۔ اب کیا کرنا ہے۔ کیا یہاں کھڑے بس باتیں کرتے رہیں گے"...... جولیا نے مصنوعی غصے بھرے لہجے میں کہا۔

"اس میگی اور ڈاف کو اٹھاؤ اور ان زنجیروں میں جکڑ کر بٹنوں کے سرے ٹھونک کر پھیلا دو"...... عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل اور تنویر دونوں نے آگے بڑھ کر ڈاف اور میگی کو اٹھایا اور جولیا اور ٹائیگر نے آگے بڑھ کر انہیں کڑوں میں جکڑنے میں ان کی مدد کرنی شروع کر دی۔ میگی کو کیپٹن شکیل نے اٹھایا تھا جبکہ جولیا اس کے دونوں ہاتھ کڑوں میں جکڑنے میں مصروف تھی جبکہ ڈاف کے ساتھ یہ کارروائی تنویر اور ٹائیگر کر رہے تھے۔ عمران البتہ خاموش کھڑا ہوا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ پیچھے ہٹے تو ان دونوں کے جسم لٹک سے گئے۔ کیپٹن شکیل نے مشین پسٹل اٹھا کر اس کے دستے کی مدد سے بٹنوں کو مخصوص انداز میں ضربیں لگا کر اس کے سرے پھیلا دیئے اس طرح اب وہ کھل نہ سکتے تھے۔

"اب انہیں ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے کہا اور وہ خود اب اطمینان سے کرسی پر بیٹھ گیا تھا۔ جولیا نے میگی جبکہ کیپٹن شکیل نے ڈاف کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا اور چند لمحوں بعد جب ان کے جسموں میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو وہ پیچھے ہٹ گئے۔

"جولیا تم یہاں میرے پاس بیٹھو جبکہ کیپٹن شکیل اور تنویر باہر پہرہ دیں گے کیونکہ یہ ہیڈ کوارٹر ہے۔ گو یہ خالی ہے لیکن کسی بھی وقت کوئی آ سکتا ہے"...... عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل اور تنویر دونوں سر ہلاتے ہوئے دروازے کی طرف بڑھ گئے جبکہ جولیا اس کے

قریب آ کر بیٹھ گئی۔ اسی لمحے ڈاف اور میگی دونوں ہوش میں آ گئے اور پھر ان کے جسم ایک جھٹکے سے تن سے گئے اور ان کے منہ سے کراہیں نکلنے لگیں۔

"ہاں تو تمہارے نام ڈاف اور میگی ہیں اور تمہارا تعلق ہینگنگ ڈیتھ سے ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے ان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہ۔ یہ تم نے کڑے کیسے کھول لئے تھے۔ ان کے بٹن تو آف تھے"...... ڈاف نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم بھی تربیت یافتہ ہو کوشش کر کے دیکھ لو"...... عمران نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ تو نہیں کھل رہے لیکن انہیں اس طرح تو کھل جانا چاہئے تھا"...... ڈاف نے وہی طریقہ استعمال کرتے ہوئے کہا جو عمران نے کیا تھا۔

"تربیت یافتہ سے تمہارا مطلب کہیں حماقت کی تربیت سے تو نہ تھا۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ جب یہ طریقہ میں نے استعمال کر کے کڑے کھول لئے تو پھر بھی میں انہیں ویسے ہی آف کروں گا"۔ عمران نے کہا تو ڈاف نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"میگی کی وجہ سے یہ سب کچھ ہوا ہے ورنہ ایسا نہ ہوتا۔ تم اب تک ختم ہو چکے ہوتے"...... ڈاف نے کہا۔

"یہ واقعی میگی کی مہربانی ہے کہ اس نے ہمارے لئے یہ سب کچھ

کیا۔ لیکن اب تم مجھے یہ بتاؤ گے کہ یہ سیکشن ہیڈ کوارٹر خالی کیوں
ہے"...... عمران نے کہا۔
"تمہاری وجہ سے اسے خالی کرایا گیا ہے۔ صرف انتھونی یہاں
اکیلا تھا۔ تم نے اسے بھی مار دیا"...... ڈاف نے جواب دیا۔
"اوہ۔ آج مجھے احساس ہو رہا ہے کہ میری دہشت کس قدر ہے
کہ میری وجہ سے سیکشن ہیڈ کوارٹر خالی کر دیئے جاتے ہیں۔ ویسے
یقیناً اس کا حکم تمہارے چیف باس برجر نے دیا ہو گا"...... عمران
نے مسکراتے ہوئے کہا تو ڈاف بے اختیار اچھل پڑا۔
"تم چیف باس کو جانتے ہو۔ اس کا نام بھی جانتے ہو۔ یہ کیسے
ممکن ہو سکتا ہے اس کا نام تو سوائے اعلیٰ ترین حکام کے اور کسی کو
بھی معلوم نہیں ہے"...... ڈاف نے کہا۔
"مجھے تو اس کے ٹیلی فون نمبر کا بھی علم ہے۔ تم ان باتوں کو
چھوڑو۔ یہ بتاؤ کہ ہمارے خلاف یہاں ایچ ڈی کا کون کون سا سیکشن
کام کر رہا ہے اور ان کے انچارج کون ہیں"...... عمران نے یکلخت
سنجیدہ لہجے میں کہا۔
"صرف میں اور میگی اپنے آدمیوں سمیت تمہارے خلاف کام کر
رہے ہیں۔ باقی سیکشنز کو آگے نہیں لایا گیا"...... ڈاف نے کہا۔
"کروشر کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔
"باس کو چیف باس نے گریٹ لینڈ بھجوا دیا ہے"...... ڈاف نے
جواب دیا۔ لیکن اسی لمحے دروازہ کھلا اور صفدر ہاتھ میں ایک

کارڈلیس فون پیس اٹھائے اندر داخل ہوا۔
"کال آ رہی ہے"...... صفدر نے فون پیس عمران کی طرف
بڑھاتے ہوئے کہا۔
"ان دونوں کے منہ بند کر دو"...... عمران نے کہا تو صفدر اور
جولیا دونوں تیزی سے ڈاف اور میگی کی طرف بڑھ گئے۔ جب انہوں
نے ان کے منہ اپنے ہاتھوں سے مضبوطی سے بند کر دیئے تو عمران
نے بٹن آن کر دیا۔
"ہیلو ڈاف بول رہا ہوں"...... عمران نے ڈاف کے لہجے اور آواز
میں بات کرتے ہوئے کہا تو سامنے موجود ڈاف اور میگی دونوں کے
چہروں پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔
"چیف بول رہا ہوں ڈاف۔ کیا پوزیشن ہے تم نے کوئی رپورٹ
نہیں دی"...... دوسری طرف سے ایک سرد اور تحکمانہ آواز سنائی
دی۔
"چیف میں آپ کو رپورٹ دینے ہی والا تھا۔ ان کے میک اپ
چیک کئے گئے۔ یہ واقعی عمران اور اس کے ساتھی تھے۔ میں نے
انہیں بے ہوشی کے دوران ہی گولیوں سے اڑا دیا ہے"...... عمران
نے ڈاف کے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔
"گڈ شو۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ خطرناک لوگ واقعی ختم ہو
گئے"۔ دوسری طرف سے انتہائی اطمینان بھرے لہجے میں کہا گیا۔
"یس چیف۔ اب ان کی لاشوں کا کیا کرنا ہے"...... عمران نے

کہا۔

"برقی بھٹی میں ڈال کر جلا دو اور ہم نے ان کا کیا کرنا ہے۔ ان کی وجہ سے سب کام رکے ہوئے تھے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"او کے چیف"...... عمران نے کہا۔

"تم نے واقعی کارنامہ سرانجام دیا ہے اس لئے تمہیں خصوصی انعام ملے گا۔ میگی کہاں ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"میرے ساتھ موجود ہے چیف"...... عمران نے کہا۔

"میگی کو رسیور دو"...... چیف نے کہا۔

"یس چیف۔ میں میگی بول رہی ہوں"...... عمران نے فوراً ہی میگی کے لہجے اور آواز میں بات کرتے ہوئے کہا تو ڈاف اور میگی دونوں کے چہرے حیرت کی شدت سے بگڑ سے گئے۔

"ڈاف نے کارنامہ سرانجام دیا ہے اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ اسے ایک علیحدہ سیکشن کا انچارج بنا دیا جائے۔ کیا تم اس کے سیکشن میں اس کی ماتحتی میں کام کرنا پسند کرو گی یا تمہیں ویسے ہی کرد شر کے سیکشن سے اٹیچ کر دیا جائے"...... چیف نے کہا۔

"میں ڈاف کے ساتھ کام کرنا پسند کروں گی چیف۔ اس میں واقعی غیر معمولی صلاحیتیں ہیں"...... عمران نے میگی کے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے۔ تم نے اچھا فیصلہ کیا ہے۔ رسیور ڈاف کو دو"۔ دوسری

طرف سے کہا گیا۔

"یس چیف"...... عمران نے اس بار ڈاف کے لہجے میں کہا۔

"ڈاف میں نے تمہیں ترقی دینے کا فیصلہ کر لیا ہے اور اب ڈاف سیکشن علیحدہ کام کرے گا۔ تم اپنے ہیڈ کوارٹر کے لئے جگہ کا انتخاب خود کر لینا"...... چیف نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ آپ کی مہربانی ہے چیف"...... عمران نے کہا۔

"تفصیلات تم اور میگی مل کر طے کر لینا اور پھر ہیڈ کوارٹر آ جانا میں تمہارا منتظر رہوں گا"...... چیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے فون پیس آف کر دیا اور اسی لمحے صفدر اور جولیا نے ڈاف اور میگی کے منہ سے ہاتھ ہٹا لئے۔

"تم واقعی حد درجہ حیرت انگیز اور ناقابل یقین صلاحیتوں کے مالک ہو"...... ڈاف نے لمبے لمبے سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اس تعریف کا شکریہ ڈاف۔ لیکن تمہاری بد قسمتی ہے کہ چیف تمہیں ترقی دے رہا ہے لیکن تمہارا قد و قامت مجھ سے ملتا ہے اور میگی کا میری ساتھی سے اس لئے اب اس سیکشن کا انچارج میں بطور ڈاف ہوں گا اور میری ساتھی میری ماتحتی میں کام کرے گی"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"یہ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ وہاں ہیڈ کوارٹر میں میرے اور میگی دونوں کے بارے میں ایسی تفصیلات ماسٹر کمپیوٹر میں فیڈ ہیں کہ تم وہاں پہنچتے ہی پکڑے جاؤ گے"...... ڈاف نے کہا۔

"اچھا انداز ہے اپنی جانیں بچانے کا۔ لیکن سوری میں تمہیں اور میگی کو اب زندہ نہیں چھوڑ سکتا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے صفدر کی طرف مڑا۔

"صفدر۔ ان دونوں کا خاتمہ کر کے ان دونوں کے ساتھ ساتھ اس گارڈ کی لاش بھی برقی بھٹی میں ڈال کر راکھ کر دو"...... عمران نے صفدر سے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر آگیا۔

"کیا تم واقعی ہیڈ کوارٹر جاؤ گے"...... جولیا نے اس کے ساتھ ہی باہر آتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں۔ پہلے واقعی میرا یہی پروگرام تھا لیکن اب ایسا نہیں ہو گا البتہ میں ڈاف اور تم میگی ضرور بنو گی۔ یہاں میک اپ وغیرہ کا سامان موجود ہو گا۔ اس طرح ہم آسانی سے لیبارٹری کی حدود میں پہنچ جائیں گے اور ہم پر کوئی شک بھی نہیں کرے گا"...... عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

چیف باس اپنے ہیڈ کوارٹر کے مخصوص آفس میں موجود تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... چیف نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"ملٹری سیکرٹری ٹو پرائم منسٹر صاحب کی کال ہے جناب"۔ دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا تو چیف بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"یس۔ کراؤ بات"...... چیف نے جواب دیا۔

"ہیلو ملٹری سیکرٹری ٹو پرائم منسٹر بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی لیکن مؤدبانہ آواز سنائی دی کیونکہ وہ بہرحال ایک سرکاری ایجنسی کا چیف تھا۔

"یس۔ چیف آف ایچ ڈی بول رہا ہوں"...... چیف باس نے

بھاری سے لہجے میں کہا۔

"پرائم منسٹر صاحب سے بات کیجئے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو سر۔ میں برجر بول رہا ہوں چیف آف ایچ ڈی"...... چیف باس نے اس بار مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"مسٹر برجر ایک انتہائی افسوسناک اطلاع ملی ہے کہ گورنر جنرل کے سپیشل سیکرٹری مارس کو ان کی رہائش گاہ میں ہلاک کر دیا گیا ہے اور ابتدائی طور پر جو انکوائری کی گئی ہے اس سے معلوم ہوا ہے کہ قاتل گٹڑ کے راستے سے رہائش گاہ میں داخل ہوئے اور ادھر سے ہی واپس چلے گئے کیونکہ گٹڑ کی صفائی کرنے والا فورمین اور مشین روم کا گارڈ دونوں کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ میں نے اسے سرکاری طور پر اوپن کرنے کی بجائے آپ سے اس لئے بات کی ہے کہ کیا ملک میں کوئی ایسا گروپ تو موجود نہیں ہے جس نے سپیشل سیکرٹری سے کچھ معلوم کرنا ہو کیونکہ جس انداز میں انہیں ہلاک کیا گیا ہے وہ عام مجرموں کا انداز نہیں ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ۔ ویری سیڈ سر۔ ویسے کیا سپیشل سیکرٹری صاحب کو اس فارمولے کے بارے میں کچھ علم تھا سر جو ہم نے پاکیشیا سے حاصل کیا تھا اور جو میں نے خود آپ کے حوالے کیا تھا"...... چیف نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ کیا مطلب۔ کیا اس فارمولے کے سلسلے میں کام ہو رہا ہے"...... پرائم منسٹر صاحب نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ایک ٹیم یہاں آئی تھی جسے میرے ایک سیکشن نے ہلاک کر دیا ہے لیکن اس بارے میں اطلاع مجھے دو گھنٹے پہلے ملی ہے اس لئے میں نے پوچھا تھا کہ کہیں ان لوگوں نے سپیشل سیکرٹری کو اس بنیاد پر نہ گھیرا ہو کہ انہیں معلوم ہو کہ یہ فارمولا کہاں گیا ہے"...... چیف نے کہا۔

"ہاں۔ میں نے یہ فارمولا سپیشل لیبارٹری کے انچارج ڈاکٹر مارٹن کے حوالے کیا تھا اس وقت سپیشل سیکرٹری میرے ساتھ موجود تھے کیونکہ بہرحال وہ تمام دفاعی لیبارٹریوں کے انچارج ہیں"...... پرائم منسٹر نے جواب دیا۔

"اوہ سر پھر ان لوگوں کو یقیناً اس بارے میں کہیں سے اطلاع مل گئی ہو گی اس لئے انہوں نے سپیشل سیکرٹری پر حملہ کیا اور یقیناً انہوں نے ان سے یہ معلومات حاصل کر لی ہوں گی لیکن وہ ان معلومات سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکے بلکہ میرے آدمیوں کے ہاتھوں ہلاک ہو گئے ہیں"...... چیف نے کہا۔

"اوہ تو یہ بات ہے۔ ٹھیک ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو چیف نے رسیور رکھا ہی تھا کہ اس بار سرخ رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ یہ ڈائریکٹ فون تھا اور یہ نمبر صرف سیکشن انچارج ہی استعمال کرتے تھے اس لئے چیف سمجھ گیا کہ کوئی سیکشن چیف کال کر رہا ہے۔

"یس"...... چیف نے رسیور اٹھا کر کہا۔

"میک بول رہا ہوں چیف۔ انٹر سیکشن انچارج"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا تو چیف بے اختیار چونک پڑا۔

"یس۔ کیوں کال کی ہے"...... چیف نے کہا۔

"سر۔ کیا ڈاف، میگی اور اس کے ساتھیوں کو آپ نے سپیشل لیبارٹری ایریئے میں بھجوایا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو چیف بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا مطلب۔ کیا کہہ رہے ہو تم"...... چیف نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے ابھی اطلاع ملی ہے کہ سپر سیکشن کا ڈاف اور میگی اپنے تین ساتھیوں سمیت سپیشل لیبارٹری کے ایریئے میں داخل ہوئے۔ وہاں جب انہیں روکا گیا تو انہوں نے وہاں بتایا کہ ان کا تعلق ایچ ڈی سے ہے اور اب ڈاف علیحدہ سیکشن کا انچارج بن چکا ہے اور وہ یہاں لیبارٹری کی خصوصی چیکنگ کے لئے آئے ہیں کیونکہ انہیں اطلاع ملی ہے کہ یہاں کا کوئی سائنس دان غداری کر رہا ہے جس پر چیک پوسٹ کے انچارج میجر نے مجھے کال کر کے یہ اطلاع دی تو میں نے انہیں وہیں روکنے کا حکم دیا ہے اور آپ کو کال کر رہا ہوں کیونکہ ڈاف اور میگی تو واقعی ایچ ڈی کے ایجنٹ ہیں لیکن وہ تو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف کام کر رہے تھے۔ پھر وہ یہاں کس طرح آ گئے"...... میک نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ڈاف نے چونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ کر دیا ہے

اس لئے میں نے اسے ترقی دے کر اس کا گروپ علیحدہ کر دیا ہے لیکن وہ وہاں کیسے اور کیوں پہنچ گئے ہیں"...... چیف نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ کیا واقعی عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ ہو چکا ہے چیف"...... دوسری طرف سے میک نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں اور یہ کام ڈاف اور میگی نے کیا ہے"...... چیف نے جواب دیا۔

"کیا آپ نے ان کی لاشیں چیک کرائی ہیں چیف"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو چیف بے اختیار چونک پڑا۔

"ڈاف اس عمران کو پہچانتا تھا اس لئے اس نے خود ہی پہچان کر مجھے اطلاع دی تھی"...... چیف نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اوہ باس۔ پھر یقیناً کوئی گڑبڑ ہے۔ مجھے خود چیک کرنا پڑے گا"...... میک نے کہا۔

"کیسی گڑبڑ۔ کیا مطلب"...... چیف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جناب ایسا بھی تو ہو سکتا ہے کہ ڈاف اور میگی نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک نہ کیا ہو بلکہ عمران نے ان دونوں کو ہلاک کر دیا ہو اور اب عمران ڈاف کے میک اپ میں ہو اور ان کا سپیشل لیبارٹری میں پہنچنا بتا رہا ہے کہ پاکیشیائی فارمولا بھی سپیشل

لیبارٹری میں موجود ہو گا اور انہیں لازماً اس بارے میں کہیں سے
اطلاع مل گئی ہو گی حالانکہ مجھے بھی اس بارے میں علم نہیں ہے
لیکن ان کے وہاں پہنچنے سے ہی یہی ظاہر ہوتا ہے کہ فارمولا وہیں ہو
گا"۔ میک نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تمہارا اندازہ درست ہو سکتا ہے۔ ابھی تمہاری کال
آنے سے پہلے پرائم منسٹر صاحب کی کال آئی تھی۔ انہوں نے بتایا ہے
کہ گورنر جنرل کے سپیشل سیکرٹری کو ان کی سرکاری رہائش گاہ میں
انتہائی پراسرار انداز میں ہلاک کر دیا گیا ہے اور سپیشل سیکرٹری کو
یہ معلوم تھا کہ پاکیشیائی فارمولا پرائم منسٹر صاحب نے سپیشل
لیبارٹری کے انچارج ڈاکٹر مارٹن کے حوالے کیا تھا لیکن مجھے اس
بات پر یقین نہیں آ رہا کیونکہ میری ڈاف اور میگی سے بات ہوئی
ہے۔ انہوں نے مجھے خود بتایا ہے کہ انہوں نے عمران اور اس کے
ساتھیوں کو ہلاک کر دیا ہے"...... چیف نے کہا۔

"چیف آپ کو یقیناً یہ بات معلوم ہو گی کہ عمران اس بارے
میں پوری دنیا میں مشہور ہے کہ وہ انتہائی مہارت سے اور انتہائی تیز
رفتاری سے کسی بھی مرد یا عورت کے لہجے اور آواز کی نقل کر لیتا
ہے۔ ایسا نہ ہو کہ جنہیں آپ ڈاف اور میگی سمجھتے رہے ہوں ان کی
بجائے یہ عمران آپ سے بات کرتا رہا ہو"...... میک نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ اوہ۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو کیونکہ ڈاف
سیکشن کی بات میں نے اس وقت ڈاف سے کی تھی جب اس نے مجھے

عمران اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت کا بتایا تھا۔ اوہ۔ اوہ۔ تم فوراً
ان کے خلاف کارروائی کراؤ فوراً یہ تو انتہائی خطرناک معاملہ ہو گیا
ہے"...... چیف نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں۔ اب میں پوری قوت سے ان پر ٹوٹ پڑوں
گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"او کے لیکن اب ایسا نہیں ہونا چاہئے کہ بجائے تم انہیں ہلاک
کرو وہ تمہیں ہلاک کر کے تمہارا میک اپ کر لے اور پھر تمہارے
لہجے میں مجھ سے بات کرنا شروع کر دے"...... چیف نے کہا۔

"اوہ نہیں سر۔ ایسا نہیں ہو گا۔ ویسے آپ کے اطمینان کے لئے
میں کوڈ طے کر لیتا ہوں۔ میں اپنے نام کے ساتھ سن شائن کہوں گا۔
آپ نے جواب میں مون لائٹ کہنا ہے اس طرح معاملات شک و
شبہ سے بالاتر رہیں گے"...... میک نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں تمہاری کال کا انتظار کروں گا"...... چیف نے
کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر
یکلخت انتہائی پریشانی کے تاثرات نمایاں ہو گئے لیکن تھوڑی دیر بعد
اسی سرخ رنگ کے فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو چیف نے
چونک کر اس کی طرف دیکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... چیف نے کہا۔

"کروشر بول رہا ہوں۔ میں ابھی اپنے ہیڈ کوارٹر پہنچا ہوں اور
وہیں سے کال کر رہا ہوں"...... دوسری طرف سے کروشر کی مؤدبانہ

آواز سنائی دی۔چیف نے کروشر کو فون کر کے اطلاع دے دی تھی کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو ڈاف اور میگی نے اس کے ہیڈ کوارٹر میں ہلاک کر دیا ہے اس لئے اب وہ واپس آ جائے اور ہیڈ کوارٹر کو دوبارہ اوپن کرے اور اس کے ساتھ ہی اس نے کروشر کو بتایا تھا کہ اس نے ڈاف کی صلاحیتوں کے پیش نظر اس کا علیحدہ سیکشن بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔

"تمہارا لہجہ بتا رہا ہے کہ کوئی خاص بات ہے۔ کیا ہوا ہے"۔ چیف نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ایک عجیب سی بات ہے جس نے مجھے ذہنی طور پر چونکا دیا ہے لیکن یہ واضح نہیں ہے۔آپ نے مجھے بتایا تھا کہ ڈاف اور میگی نے سیکشن ہیڈ کوارٹر میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر کے ان کی لاشیں برقی بھٹی میں ڈال کر راکھ کر دی ہیں۔ میں جب یہاں پہنچا تو ہیڈ کوارٹر خالی ملا اور یہاں کا گارڈ بھی غائب تھا اور ہیڈ کوارٹر بھی اوپن تھا۔ بہرحال میں سمجھا کہ گارڈ کہیں مارکیٹ وغیرہ گیا ہو گا لیکن جب میں نے ہیڈ کوارٹر کی چیکنگ کی تو ٹارچنگ روم میں خون کے دھبے موجود تھے لیکن یہ اس قدر تعداد میں نہیں تھے کہ جس سے ظاہر ہوتا کہ اتنے سارے لوگوں کو ہلاک کیا گیا ہے۔ اس پر میں نے برقی بھٹی کو چیک کیا تو سر اس کے کمپیوٹر نے بتایا ہے کہ اس کے اندر صرف اتنی راکھ موجود ہے جو زیادہ سے زیادہ تین افراد کی لاشوں کے جلنے سے ہو سکتی ہے جبکہ عمران اور اس کے ساتھیوں

کی تعداد پانچ تھی اس لئے میں ٹھٹھک گیا ہوں لیکن بہرحال اس قدر واضح بات نہیں ہے کیونکہ صرف اس بات پر آخری فیصلہ نہیں کیا جا سکتا لیکن میں نے ڈاف کی مخصوص فریکونسی پر اسے کال کرنے کی کوشش کی تاکہ اس سے خود حالات معلوم کر سکوں لیکن وہ کال رسیور ہی نہیں کر رہا اس لئے میں نے آپ کو کال کی ہے کہ کیا ڈاف کی مخصوص فریکونسی تبدیل تو نہیں کر دی گئی"...... کروشر نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا تو چیف نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ کروشر کی اس تفصیل کے بعد یہ بات یقینی ہو گئی تھی کہ عمران اور اس کے ساتھیوں نے ڈاف اور میگی کو ہلاک کر کے برقی بھٹی میں ڈال دیا ہے اور تیسری لاش یقیناً اس گارڈ کی ہو گی جو وہاں کروشر کو نہیں ملا اور خود انہوں نے ڈاف اور میگی کا روپ دھار لیا ہو گا۔

"کروشر تمہاری بتائی ہوئی تفصیل سے ایک بات یقینی ہو گئی ہے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو ڈاف اور میگی نے ہلاک نہیں کیا بلکہ وہ خود ان کے ہاتھوں ہلاک ہو گئے ہیں اور اب وہ ڈاف اور میگی کے میک اپ میں ہیں"...... چیف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ چیف یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں"...... دوسری طرف سے کروشر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہاری کال آنے سے پہلے دو باتیں سامنے آئی تھیں ایک تو یہ کہ گورنر جنرل کے سپیشل سیکرٹری کو ان کی سرکاری رہائش گاہ پر

پراسرار انداز میں ہلاک کر دیا گیا اور سپیشل سیکرٹری کو معلوم تھا کہ پاکیشیا سے حاصل کیا جانے والا فارمولا سپیشل لیبارٹری کے انچارج ڈاکٹر مارٹن کے حوالے کیا گیا ہے۔ دوسری اطلاع انٹر سیکشن کے چیف میک نے دی کہ ڈاف اور میگی اپنے تین ساتھیوں کے ساتھ سپیشل لیبارٹری کے ایریئے میں پہنچے ہیں اور انہوں نے وہاں لیبارٹری کے اندر جانے کی کوشش کی ہے جس پر میک کو اطلاع دی گئی اور میک نے مجھے کال کی اور اس شبے کا اظہار کیا کہ یہ ڈاف اور میگی نہیں ہو سکتے اور اب تمہاری کال کے بعد یہ بات یقینی ہو گئی ہے کیونکہ برقی بھٹی میں تین افراد کی راکھ کا مطلب ہے کہ اس میں ڈاف، میگی اور اس گارڈ کی لاشیں جلائی گئی ہیں"...... چیف نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ ویری بیڈ۔ یہ تو انتہائی خطرناک مسئلہ ہے۔ اب وہ نقلی ڈاف اور میگی کہاں ہیں"...... کروشر نے کہا۔

"میں نے میک کو احکامات دے دیئے ہیں کہ ان کا خاتمہ کر دیا جائے اور وہ وہاں ایسا کرنے کی پوزیشن میں ہے البتہ تم یہاں شہر میں ان کی تلاش پر کام شروع کر دو۔ ہو سکتا ہے کہ وہ وہاں سے فرار ہو جانے میں کامیاب ہو جائیں اور واپس شہر آ جائیں"...... چیف نے تیز لہجے میں کہا۔

"اوکے چیف"...... دوسری طرف سے کروشر نے کہا اور چیف نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت کروشر کے ہیڈ کوارٹر سے حاصل کردہ جیپ میں اس وقت سالٹ لینڈ کے پہاڑی علاقے میں موجود تھا۔ سالٹ لینڈ کا پہاڑی علاقہ کافی وسیع ایریئے میں پھیلا ہوا تھا۔ اس علاقے میں پہاڑیوں کے دامن میں ایک چھوٹا سا علاقہ پورٹ ورتھ کہلاتا تھا جہاں فوجی چھاؤنی تھی۔ عمران اس وقت ڈاف کے میک اپ میں تھا جبکہ جولیا میگی بنی ہوئی تھی۔ باقی ساتھیوں نے بھی میک اپ تبدیل کر لیئے تھے۔ یہ میک اپ انہوں نے کروشر کے سیکشن ہیڈ کوارٹر میں کیئے تھے اور خصوصی ساخت کا اسلحہ بھی انہوں نے وہاں سے حاصل کر لیا تھا اس لئے وہ ہیڈ کوارٹر سے نکل کر سیدھے سالٹ لینڈ پہنچے تھے لیکن عمران نے پورٹ ورتھ کی فوجی چھاؤنی میں جانے کی بجائے جیپ کو ایک علیحدہ علاقے میں درختوں کے ایک جھنڈ میں روک دیا تھا اور اس وقت وہ اس جھنڈ میں موجود

تھے۔

"کیا کسی کا انتظار ہے جو تم یہاں رکے ہوئے ہو"...... جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"نہیں بلکہ میں سوچ رہا ہوں کہ چھاؤنی میں پیش آنے والے حالات سے کس انداز میں نمٹا جائے"...... عمران نے کہا۔

"کیسے حالات۔ عمران صاحب کچھ ہمیں بھی تو بتائیں"۔ صفدر نے جولیا کے بولنے سے پہلے پوچھا۔

"ڈاف اور میگی کے روپ میں ہم وہاں جا رہے ہیں۔ لامحالہ ہمیں چیک پوسٹ پر روکا جائے گا اور جب ہم اپنے بارے میں بتائیں گے تو لامحالہ وہ پہلے اسے کنفرم کریں گے پھر ہمیں آگے جانے دیں گے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں تو پھر اس میں سوچنے والی کون سی بات ہے۔ ظاہر ہے ڈاف اور میگی تو اصل ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"میں یہ سوچ رہا ہوں کہ وہ کس سے تصدیق کرائیں گے۔ کیا ایچ ڈی کے چیف سے یا کسی اور ایجنسی کے ذریعے"...... عمران نے کہا تو صفدر اور جولیا دونوں بے اختیار چونک پڑے۔

"اوہ ہاں۔ واقعی یہ سوچنے والی بات ہے"...... صفدر نے کہا۔

"اس سپیشل سیکرٹری نے جو کچھ بتایا تھا اس کے مطابق تو ان فوجیوں کا کیا لیبارٹری کا ایچ ڈی سے کوئی تعلق نہیں ہو سکتا کیونکہ اس نے بتایا تھا کہ فارمولا وزیراعظم نے لیبارٹری کے انچارج ڈاکٹر

مارٹن کو دیا تھا۔ اگر ایچ ڈی کا کوئی تعلق ہوتا تو لامحالہ ایچ ڈی کا چیف خود یہ فارمولا ڈاکٹر مارٹن کو دیتا"...... جولیا نے جواب دیا۔

"ہاں۔ یہی بات تو میں سوچ رہا ہوں کہ ہو سکتا ہے کہ وہ سرے سے ایچ ڈی کے بارے میں کچھ جانتے ہی نہ ہوں اس صورت میں تو وہ ہمیں کسی صورت آگے نہ جانے دیں گے"...... عمران نے کہا۔

"خواہ مخواہ کی سوچ وبچار کا کیا فائدہ۔ مسئلہ تو اس لیبارٹری میں داخل ہونے کا ہے۔ داخل ہو جائیں گے"...... تنویر نے کہا۔

"کیا تم واقعی احمق ہو یا جان بوجھ کر احمق بن جاتے ہو۔ وہاں پوری فوجی چھاؤنی ہے۔ تم ایک مشین پسٹل یا گن سے کس کس کو ہلاک کرو گے"...... جولیا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں نے کب پوری فوجی چھاؤنی کو ہلاک کرنے کے لئے کہا ہے۔ صرف چیک پوسٹ والوں کا خاتمہ کر کے ہم آگے بڑھ جائیں گے اور پھر جو بھی سامنے آیا اسے اڑا دیں گے"...... تنویر نے بھی غصیلے لہجے میں کہا۔

"نہیں اس طرح کا ایکشن واقعی احمقانہ بات ہے۔ ہمیں تو اس راستے کا بھی علم نہیں ہے۔ ہم کہاں جائیں گے"۔ صفدر نے کہا۔

"راستہ بھی وہ لوگ خود بتائیں گے"...... تنویر اپنی بات پر اڑا ہوا تھا۔

"وفاعی لیبارٹریوں کے راستے باہر سے کھلتے ہی نہیں ہیں لازماً اندر سے کھلتے ہوں گے اس لئے ویسے بھی ہم بغیر اس ڈاکٹر مارٹن سے

راستہ کھلوائے اندر داخل ہی نہیں ہو سکیں گے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ٹھیک ہے پھر بیٹھے یہاں سوچتے رہو"...... تنویر نے کہا۔

"تنویر نے فوری طور پر بات درست کی ہے۔ یہاں رک کر واقعی سوچنے سے مسئلہ حل نہیں ہو سکتا اس لئے ہمیں آگے جانا چاہئے۔ ہو سکتا ہے کہ کوئی راستہ سامنے آجائے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیپ کو سٹارٹ کیا اور پھر اسے تیزی سے موڑ کر وہ جھنڈ سے باہر آیا اور سڑک پر پہنچ کر وہ اس طرف کو بڑھنے لگا جدھر پورٹ ورتھ چھاؤنی کا راستہ تھا۔ تھوڑی دیر بعد دور سے ایک فوجی چیک پوسٹ نظر آنے لگ گئی۔ سڑک کے درمیان لوہے کا مخصوص راڈ موجود تھا جبکہ سائیڈ پر دو کمرے تھے جن کے باہر چار مسلح فوجی بڑے چوکنے انداز میں کھڑے تھے۔ عمران نے جیپ ایک سائیڈ پر کر کے روک دی۔

"آؤ نیچے۔ ان کے انچارج سے بات کرنی ہو گی"...... عمران نے کہا اور پھر نیچے اتر آیا۔ اس کے نیچے اترتے ہی جولیا اور دوسرے ساتھی بھی نیچے اتر آئے۔ فوجی حیرت سے انہیں دیکھتے ہوئے ان کی طرف بڑھنے لگے۔

"چیک پوسٹ کا انچارج کون ہے"...... عمران نے قدرے تحکمانہ لہجے میں ایک فوجی سپاہی سے پوچھا۔

"کیپٹن آرتھر۔ آپ کون ہیں"...... فوجی سپاہی نے کہا۔

"کہاں ہے کیپٹن آرتھر۔ اس سے بات ہو گی۔ ہمارا تعلق ایک کاری ایجنسی سے ہے"...... عمران نے کہا۔

"ادھر دوسرے کمرے میں چلے جائیں"...... فوجی سپاہی نے ایک ے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو عمران اپنے ساتھیوں سمیت سرے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ اسلحہ ان کی جیبوں میں تھا اس لئے جیپ کی طرف سے بے فکر تھے۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت جب رے میں داخل ہوا تو وہاں ایک نوجوان کیپٹن موجود تھا اور یہ کمرہ باقاعدہ آفس کے انداز میں سجایا گیا تھا اور کیپٹن جو یقیناً آرتھر تھا ایک آفس ٹیبل کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کے اندر داخل ہونے پر وہ بے اختیار چونک کر انہیں دیکھنے لگا۔

"آپ چیک پوسٹ کے انچارج ہیں"...... عمران نے ڈاف کے لہجے میں کہا۔

"جی ہاں۔ میرا نام کیپٹن آرتھر ہے۔ آپ کون ہیں"...... کیپٹن آرتھر نے حیرت بھری نظروں سے عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہمارا تعلق بھی ایک سرکاری ایجنسی سے ہے۔ کیا آپ ایچ ڈی کے بارے میں جانتے ہیں"...... عمران نے کہا تو کیپٹن بے اختیار چونک پڑا۔

"جی ہاں۔ اوہ بیٹھیں"...... کیپٹن آرتھر نے کہا اور عمران اپنے ساتھیوں سمیت کرسیوں پر بیٹھ گیا۔

" میرا نام ڈاف ہے اور یہ میری اسسٹنٹ ہیں مس میگی اور یہ
ہمارے ساتھی ہیں۔ ہمارا تعلق ایچ ڈی سے ہے۔ میں سیکشن انچارج
ہوں۔ ڈاف سیکشن کا انچارج اور ہم نے سپیشل لیبارٹری کو چیک
کرنا ہے کیونکہ اطلاع ملی ہے کہ وہاں کسی سائنس دان کا رابطہ غیر
ملکیوں سے ہے"....... عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔
" اوہ۔ اوہ۔ یعنی آپ کا مطلب ہے کہ کوئی سائنس دان غداری
کر رہا ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے جناب"....... کیپٹن آرتھر نے کہا۔
" آپ فوجی ہیں۔ آپ ان معاملات کو نہیں سمجھ سکتے۔ آپ برائے
کرم لیبارٹری انچارج ڈاکٹر مارٹن سے میری بات کرا دیں"۔ عمران
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
" لیکن جناب قانون اور ضابطے کے مطابق پہلے آپ کی کنفرمیشن
کی جائے گی پھر آگے بات ہو سکتی ہے"....... کیپٹن آرتھر نے کہا۔
" ٹھیک ہے لیکن کیسے کنفرمیشن کرو گے"....... عمران نے کہا تو
کیپٹن آرتھر نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک ٹرانسمیٹر نکال
کر میز پر رکھا اور پھر اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنے لگا۔ عمران اور
اس کے ساتھی خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔
" ہیلو۔ ہیلو پورٹ ورتھ فرسٹ چیک پوسٹ سے کیپٹن آرتھر
کالنگ ۔ اوور"....... کیپٹن آرتھر نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔
" یس ۔ انٹر سیکشن ہیڈ کوارٹر۔ اوور"....... چند لمحوں بعد ہی ایک
آواز سنائی دی تو عمران چونک پڑا۔ وہ شاید سیکشن کے الفاظ سے چونکا

تھا لیکن وہ خاموش بیٹھا رہا۔
" چیف سے بات کرائیں۔ اوور"....... کیپٹن آرتھر نے کہا۔
" ہیلو۔ میک اٹنڈنگ یو۔ چیف آف انٹر سیکشن۔ اوور"۔ چند
لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔
" سر میں چھاؤنی کی فرسٹ چیک پوسٹ سے انچارج کیپٹن آرتھر
بول رہا ہوں۔ ابھی میرے آفس میں چار مرد اور ایک خاتون آئے
ہیں۔ ان میں سے ایک صاحب نے کہا ہے کہ ان کا نام ڈاف ہے اور
ان کی ساتھی خاتون کا نام میگی ہے اور باقی ان کے ساتھی ہیں اور ان
کا کہنا ہے کہ ان کا تعلق ایچ ڈی کے ڈاف سیکشن سے ہے اور وہ یہاں
لیبارٹری کو چیک کرنے آئے ہیں کیونکہ انہیں اطلاع ملی ہے کہ
لیبارٹری کے کسی سائنس دان کا رابطہ غیر ملکیوں سے ہے وہ اس
سلسلے میں انچارج ڈاکٹر مارٹن سے بات کرنا چاہتے ہیں۔ میں نے
کنفرمیشن کے لئے آپ کو کال کی ہے۔ اوور"....... کیپٹن آرتھر نے
جواب دیا۔
" ڈاف اور میگی یہاں موجود ہیں۔ بات کراؤ میری ان سے۔
اوور"....... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔
" ہیلو میں ڈاف بول رہا ہوں۔ اوور"....... عمران نے ٹرانسمیٹر کو
اپنی طرف کھسکاتے ہوئے ڈاف کے لہجے میں کہا۔
" ڈاف تم بغیر مجھے اطلاع دیئے یہاں کیسے آ گئے ۔ اوور"۔ دوسری
طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"مجھے معلوم تھا کہ آپ کو اطلاع کر دی جائے گی اس لئے۔
اوور"....... عمران نے جواب دیا۔

"یہ تم نے کیا کہا ہے کہ ڈاف سیکشن کے انچارج ہو۔اس کا کیا
مطلب ہوا۔اوور"....... میک نے کہا۔

"میں نے درست کہا ہے۔چیف باس نے مجھے علیحدہ سیکشن کا
چیف بنا دیا ہے۔اوور"....... عمران نے کہا۔

"اوکے میں چیف سے بات کر کے پھر تم سے بات کرتا ہوں۔
کیپٹن آرتھر۔اوور"....... میک نے کہا۔

"یس سر۔اوور"....... کیپٹن آرتھر نے ٹرانسمیٹر کو اپنی طرف
گھسیٹتے ہوئے کہا۔

"ڈاف اور اس کے ساتھیوں کو عزت سے بٹھاؤ۔میں ابھی پھر
کال کرتا ہوں۔اوور اینڈ آل"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس
کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کیپٹن آرتھر نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"سر۔آپ کیا پینا پسند کریں گے"....... کیپٹن آرتھر نے اس بار
مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تم بہرحال کنفرم تو ہو گئے۔اب ہم یہاں فارغ بیٹھے رہیں گے
تم ہماری بات اس دوران ڈاکٹر مارٹن سے کرا دو ہو سکتا ہے کہ
ہمیں لیبارٹری جانا ہی نہ پڑے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے
کہا۔

"اس سے میرا براہ راست تو کوئی تعلق نہیں ہے جناب۔چھاؤنی

انچارج کرنل پیٹر سے ان کا رابطہ ہے اور کرنل صاحب تو چھاؤنی کے
ین آفس میں ہوں گے"....... کیپٹن آرتھر نے جواب دیا۔

"اوکے پھر ہم کرنل پیٹر سے جا کر مل لیتے ہیں۔میک کی کال
آئے تو تم انہیں بتا دینا۔وہ اگر کوئی بات کرنا چاہیں تو کرنل پیٹر
کے آفس میں کر لیں گے"....... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"مم۔مم۔مگر سر"....... کیپٹن آرتھر نے بھی اٹھتے ہوئے قدرے
ہچکچانے کے سے انداز میں کہا۔

"ڈونٹ وری۔ہم سرکاری آدمی ہیں۔آؤ میگی"....... عمران نے
کہا اور کیپٹن آرتھر نے اس بار اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ ان کے
پیچھے ہی باہر آ گیا۔

"انہیں جانے دو"....... اس نے سپاہیوں سے کہا۔

"یس سر"....... سپاہیوں نے جواب دیا اور عمران اور اس کے
ساتھی جیپ میں بیٹھ گئے تو راڈ ہٹا دیا گیا اور عمران نے جیپ تیزی
سے آگے بڑھا دی۔وہ جیپ کی رفتار لمحہ بہ لمحہ بڑھاتا جا رہا تھا۔اس
کے چہرے پر انتہائی سنجیدگی کے تاثرات تھے۔

"یہ میک جب چیف باس سے بات کرے گا تو چیف باس
لامحالہ ہمیں آگے بڑھنے سے روک دے گا کیونکہ اسے تو علم ہی نہ ہو
گا کہ ہم یہاں آئے ہیں اور ہم پھنس جائیں گے"۔جولیا نے کہا۔

"جو ہو گا دیکھا جائے گا۔اب اس کے سوا اور کوئی راستہ بھی
نہیں ہے"....... عمران نے مختصر سا جواب دیا اور جولیا نے اثبات

میں سرہلا دیا۔

"سب لوگ پوری طرح تیار اور محتاط رہیں گے۔ ہو سکتا ہے کہ
ہمیں اس کرنل پیٹر کو یرغمال بنانا پڑے یا اس کا میک اپ وغیرہ
کرنا پڑے یا کچھ بھی ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا اور سب نے
اثبات میں سرہلا دیئے۔ پھر تھوڑی دیر بعد وہ دوسری چیک پوسٹ پر
ایچ ڈی کا حوالہ دے کر آگے بڑھ گئے اور ایک سپاہی سے پوچھ کر
انہوں نے کرنل پیٹر کے آفس کا راستہ معلوم کر لیا۔ یہ ایک خاصی
بڑی عمارت تھی جس کے گرد برآمدہ تھا۔ ایک جگہ برآمدے میں چار
مسلح فوجی باقاعدہ گارڈز کی حیثیت سے کھڑے نظر آئے تو عمران سمجھ
گیا کہ یہی کرنل پیٹر کا آفس ہے۔ اس نے جیپ وہاں سامنے روک
دی اور پھر نیچے اتر آیا۔ اس کے پیچھے اس کے ساتھی بھی نیچے اترے اور
عمران تیز تیز قدم اٹھاتا برآمدے میں پہنچ گیا۔

"کرنل پیٹر آفس میں ہیں"...... عمران نے تحکمانہ لہجے میں ایک
سپاہی سے کہا۔

"یس سر"...... سپاہی نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا اور عمران
سرہلاتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ اس کے ساتھی خاموشی سے اس کے پیچھے
تھے۔ کمرے کا دروازہ بند تھا۔ عمران نے اسے دبایا تو دروازہ کھل گیا
اور عمران اندر داخل ہوا تو یہ ایک خاصا بڑا اور شاندار انداز میں سجا
ہوا آفس تھا جس میں موجود بڑی سی آفس ٹیبل کے پیچھے ایک ادھیڑ
عمر کرنل بیٹھا ہوا تھا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو اندر داخل

تے دیکھ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"آپ کا تعلق ایچ ڈی سے ہے"...... کرنل پیٹر نے اٹھتے ہوئے

"ہاں۔ کیپٹن آرتھر نے آپ سے ہمارا تعارف کرا دیا ہو گا۔ میرا
م ڈاف ہے اور یہ مس میگی ہیں اور یہ باقی ہمارے ساتھی ہیں"۔
ران نے مسکراتے ہوئے کہا اور مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

"تشریف رکھیں"...... کرنل پیٹر نے عمران سے مصافحہ کرتے
ہوئے کہا اور عمران اپنے ساتھیوں سمیت کرسیوں پر بیٹھ گیا۔

"آپ کو کیپٹن آرتھر نے ساری تفصیل بتا دی ہو گی۔ آپ برائے
کرم میری بات ڈاکٹر مارٹن سے کرا دیں"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں لیکن انٹر سیکشن کے چیف صاحب کی طرف سے کال آ
جائے تو زیادہ بہتر ہے"...... کرنل پیٹر نے کہا۔

"میں نے صرف بات کرانے کے لئے کہا ہے۔ لیبارٹری میں
جانے کی تو بات نہیں کی۔ چیف میک جس طرح سیکشن انچارج
ہیں اس طرح میں بھی سیکشن انچارج ہوں"...... عمران نے بڑے
بھاری لہجے میں کہا۔

"اوکے"...... کرنل پیٹر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا
اور پھر سامنے پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھا کر اس نے نمبر پریس
کرنے شروع کر دیئے۔

"کرنل پیٹر بول رہا ہوں۔ ڈاکٹر مارٹن سے بات کرائیں"۔

کرنل پیٹر نے کہا۔

" رسیور مجھے دے دیں تاکہ مزید وقت ضائع نہ ہو"....... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور ہاتھ بڑھا کر اس نے خود ہی کرنل پیٹر سے رسیور لے لیا۔

" ڈاکٹر مارٹن بول رہا ہوں"....... اسی لمحے ایک آواز سنائی دی۔ بولنے والے کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ بوڑھا آدمی ہے۔

" ڈاکٹر مارٹن میں ایچ ڈی کے ایک سیکشن کا انچارج ڈاف بول رہا ہوں۔ آپ کو پاکیشیا سے میزائلوں کے ایندھن کے سلسلے میں جو فارمولا حاصل کر کے پرائم منسٹر صاحب کے ذریعے دیا گیا تھا اس کی حفاظت کے لئے آپ نے کیا طریقہ استعمال کیا ہے"....... عمران نے کہا۔

" کیا۔ کیا مطلب۔ آپ کون ہیں اور کیوں یہ بات پوچھ رہے ہیں"....... دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

" ڈاکٹر مارٹن آپ سائنس دان ہیں اس لئے آپ کو تفصیل نہیں بتائی جا سکتی۔ صرف اتنا بتایا جا سکتا ہے کہ پاکیشیا کے ایجنٹوں کی ایک ٹیم یہ فارمولا واپس حاصل کرنے اور سپیشل لیبارٹری کو تباہ کرنے کے لئے شیٹ لینڈ پہنچی ہوئی ہے۔ ایچ ڈی ان کے خلاف کام کر رہی ہے لیکن یہ لوگ انتہائی خطرناک ہیں اس لئے ہم اس بارے میں اطمینان چاہتے ہیں کہ فارمولا محفوظ ہے۔ اگر وہ لوگ کسی طرح لیبارٹری میں داخل بھی ہو جائیں تو فارمولا حاصل نہ کر پائیں"۔

عمران نے کہا۔

" یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ۔ لیبارٹری میں وہ کیسے داخل ہو سکتے ہیں۔ ویسے آپ بے فکر رہیں فارمولا میرے خصوصی سیف میں موجود ہے"....... دوسری طرف سے غصیلے لہجے میں کہا گیا۔

" لیکن آپ تو اس پر کام کر رہے ہوں گے اس صورت میں فارمولا سیف میں کیسے رکھا جا سکتا ہے"....... عمران نے کہا۔

" آپ سائنس دان نہیں ہیں اس لئے آپ ان باتوں کو نہیں سمجھ سکتے۔ فارمولا واقعی سیف میں ہے البتہ اس کا ورکنگ پیپر بنا لیا گیا ہے اور اس ورکنگ پیپر کے ذریعے کام ہو رہا ہے"....... ڈاکٹر مارٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ڈاکٹر مارٹن یہ سیف کس طرح محفوظ ہے آپ اس کی تفصیل بتائیں"....... عمران نے کہا۔

" سوری یہ میرا کام ہے آپ کا نہیں"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

" کیا نمبر ہے ڈاکٹر مارٹن کا"....... عمران نے کریڈل پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

" کیوں کیا ہوا"....... کرنل پیٹر نے چونک کر پوچھا۔

" اچانک رابطہ ختم ہو گیا ہے"....... عمران نے کہا تو کرنل پیٹر نے نمبر بتا دیئے تو عمران نے وہی نمبر پریس کر دیئے۔

" یس"....... دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر مارٹن سے بات کراؤ"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"ہیلو اب کیا ہے"...... دوسری طرف سے چیختے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"ڈاکٹر مارٹن آپ لیبارٹری کا راستہ کھولیں میں خود اس سیف کو چیک کرنا چاہتا ہوں۔ کرنل پیٹر ہمارے ساتھ ہوں گے"۔ عمران نے کہا۔

"نہیں۔ راستہ نہیں کھل سکتا اور اب مجھے فون نہ کرنا"۔ دوسری طرف سے چیختے ہوئے لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ایک بار پھر ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"کرنل پیٹر آپ لیبارٹری میں تو جاتے ہوں گے۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ کیا سیف واقعی محفوظ ہے۔ ڈاکٹر مارٹن تو خشک مزاج سائنس دان ہیں وہ معاملات کی نزاکت کو سمجھ ہی نہیں پا رہے"۔ عمران نے کرنل پیٹر سے کہا۔

"میں صرف ایک بار گیا تھا جب ڈاکٹر مارٹن اچانک بیمار ہو گئے تھے اور ملٹری کے خصوصی ڈاکٹر کو کال کیا گیا تھا۔ لیبارٹری تو خاصی بڑی ہے لیکن راستے سے دائیں ہاتھ پر ہی ایک عمارت ہے جس میں ان کا خصوصی آفس ہے۔ اسی آفس میں خفیہ سیف ہو سکتا ہے۔ میں نے بہرحال دیکھا تو نہیں"...... کرنل پیٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"راستہ یہاں سے کتنے فاصلے پر ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"یہاں سے تو قریب ہے۔ کیوں"...... کرنل پیٹر نے پوچھا۔

"اس لئے پوچھ رہا ہوں تاکہ تسلی ہو سکے کہ راستہ محفوظ ہے"۔ عمران نے کہا۔

"وہ تو ظاہر ہے محفوظ ہے۔ چٹان سے بند کیا گیا ہے اور یہ چٹان اندر سے ہٹتی ہے"...... کرنل پیٹر نے جواب دیا۔

"کیا آپ مجھے اس چٹان تک لے جا سکتے ہیں تاکہ میں تفصیلی رپورٹ چیف باس کو دے سکوں۔ صرف ایک نظر دیکھ کر ہم واپس آجائیں گے"...... عمران نے کہا۔

"اچھا ٹھیک ہے۔ آئیے"...... کرنل پیٹر نے اٹھتے ہوئے کہا لیکن اسی لمحے میز پر موجود فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل پیٹر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا لیکن عمران اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا اور اس کے اٹھتے ہی اس کے ساتھی بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے تھے۔ کرنل پیٹر دوبارہ بیٹھ گیا اور اس نے رسیور اٹھا لیا۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر خود ہی لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔ کرنل نے چونک کر عمران کی طرف دیکھا لیکن خاموش ہو گیا۔

"یس۔ کرنل پیٹر بول رہا ہوں"...... کرنل پیٹر نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔ وہ شاید دوسری طرف سے آنے والی آواز سننے کے لئے خاموش رہا تھا لیکن جب دوسری طرف سے کوئی نہ بولا تو کرنل پیٹر نے خود ہی بات کر دی۔

"کرنل پیٹر بول رہا ہوں۔ کون بات کر رہا ہے"۔ کرنل پیٹر

نے کہا۔

"چیف آف انٹر سیکشن جناب میک بات کریں گے"۔ دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"یس۔ کرائیں بات"...... کرنل پیٹر نے کہا۔

"ہیلو۔ میک بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک دوسری آواز سنائی دی۔

"یس سر۔ کرنل پیٹر بول رہا ہوں"...... کرنل پیٹر نے کہا۔

"کیا ڈاف اور اس کے ساتھی آپ کے آفس میں ہیں۔ مجھے فرسٹ چیک پوسٹ سے یہی بتایا گیا ہے"...... دوسری طرف سے سرد لہجے میں کہا گیا۔

"یس سر۔ وہ یہاں موجود ہیں۔ انہوں نے فون پر لیبارٹری انچارج ڈاکٹر مارٹن سے بات کی ہے اور صرف یہ پوچھا ہے کہ پاکیشیائی فارمولا محفوظ ہے یا نہیں اور اب وہ لیبارٹری کا راستہ باہر سے دیکھنے جا رہے تھے کہ آپ کی کال آ گئی"...... کرنل پیٹر نے جواب دیا۔

"آپ انہیں آفس میں روکیں میں خود آ رہا ہوں اور سنیں آپ نے انہیں میرے پہنچنے تک ہر صورت میں روکنا ہے"...... دوسری طرف سے سخت اور انتہائی سرد لہجے میں کہا گیا۔

"یس سر"...... کرنل پیٹر نے ایک بار پھر عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو عمران نے یکلخت رسیور کرنل پیٹر کے ہاتھ سے جھپٹ

لیا۔

"ہیلو میک میں ڈاف بول رہا ہوں۔ یہ تم نے کیا ہدایات دی ہیں۔ کیا تمہیں اب تک معلوم نہیں ہو سکا کہ میں بھی اب تمہاری طرح سیکشن چیف ہوں"...... عمران نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دوسری طرف سے کوئی بات سنے بغیر رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔ کرنل پیٹر کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا تھا۔ اس کے چہرے پر شدید الجھن کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"چلیں کرنل"...... عمران نے کرنل سے کہا۔

"وہ ہمارے انچارج ہیں جناب"...... کرنل پیٹر نے رک رک کر کہا۔

"مجھے معلوم ہے۔ انہوں نے آپ کو یہی ہدایت دی ہے کہ ان کے آنے تک ہمیں یہاں روکا جائے تو ہم چھاؤنی سے باہر تو نہیں جا رہے اور انہوں نے یہ تو نہیں کہا کہ آپ ہمیں باہر سے ہی وہ راستہ نہ دکھائیں۔ بے فکر رہیں ہم میک کے آنے تک یہیں رہیں گے اور پھر یہیں سے چیف سے بات ہو گی کہ میک نے یہ آرڈر کس حیثیت سے دیا ہے۔ چلیں۔ ان کے آنے میں بہرحال دیر لگے گی اور ہم اس دوران یہ چھوٹا سا کام کر سکتے ہیں"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے جناب آئیں"...... کرنل پیٹر نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے کسی فیصلے پر پہنچ گیا ہو۔ ویسے

بھی عمران نے اسے یہ کہہ کر تسلی دے دی تھی کہ وہ باہر نہیں جا
رہے اور پھر عمران نے جس لہجے اور جس انداز میں میک سے اس
کے سامنے بات کی تھی اس کے اثرات بھی لامحالہ اس پر مرتب
ہوئے تھے۔

"یہاں سے کتنی دور ہے۔ کیا پیدل جانا ہوگا یا جیپ پر"۔ عمران
نے دروازے سے باہر آتے ہوئے کہا۔

"پیدل جناب۔ تھوڑی دور ہے"...... کرنل پیٹر نے چونک کر
کہا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ کرنل پیٹر نے
پیدل جانے کا فیصلہ کیوں کیا ہے کیونکہ اسے خطرہ تھا کہ کہیں وہ
جیپ دوڑا کر واپس نہ چلے جائیں جبکہ عمران خود پیدل جانا چاہتا تھا۔

"آیئے"...... عمران نے کہا تو کرنل پیٹر برآمدے سے نیچے اترا اور
پھر وہ اس عمارت کی سائیڈ سے گھوم کر پیدل چلتے ہوئے آگے بڑھتے
چلے گئے۔ عمران کی نظریں ہر طرف کا بغور جائزہ لے رہی تھیں۔ اس
کے دونوں ہاتھ کوٹ کی جیبوں میں تھے۔ ویسے یہاں چھاؤنی کا انداز
اس قسم کا بنایا گیا تھا کہ یہاں سے اگر کوئی فرار ہونا چاہے تو آسانی
سے فرار نہ ہو سکتا تھا۔ پھر تقریباً پانچ سو گز کے فاصلے پر ایک پہاڑی آ
گئی جس کا بیرونی حصہ سلیٹ کی طرح صاف تھا۔ اس پہاڑی کے
تقریباً درمیان میں بنے ہوئے نچلے حصے میں ایک سرخ رنگ کی بڑی
سی چٹان موجود تھی۔ یوں لگتا تھا جیسے سرخ رنگ سے باقاعدہ چٹان
کے اوپر پینٹ کیا گیا ہو۔

"اس سرخ چٹان سے راستہ اندر جاتا ہے"...... کرنل پیٹر نے
کہا۔

"یہ چٹان کھلتی اور بند ہوتی ہوگی کتنی وزنی ہے"۔ عمران نے
پوچھا۔

"جی۔ جیسے عام موٹی پہاڑی چٹانیں ہوتی ہیں ویسے ہی ہے۔ کبھی
چیکنگ تو نہیں کی"...... کرنل پیٹر نے الجھے ہوئے لہجے میں جواب
دیتے ہوئے کہا۔

"کیا اس لیبارٹری سے کوئی راستہ پہاڑی کی دوسری طرف بھی
کھلتا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ ڈاکٹر مارٹن کو معلوم ہوگا"...... کرنل پیٹر
نے جواب دیا۔

"مجھے اس کی موٹائی معلوم کرنی ہوگی"...... عمران نے کہا اور
اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ہاتھ باہر نکالا تو ایک پتلا سا
باکس اس کے ہاتھ میں تھا جو چاروں طرف سے بند تھا البتہ اس کے
ایک کونے میں سرخ رنگ کا چھوٹا سا بٹن لگا ہوا تھا۔ عمران تیزی
سے آگے بڑھا اور اس نے ڈبے کے اس حصے سے ایک سٹک ہٹا دی
جو بٹن والے حصے کے عقب میں تھی اور پھر اس ڈبے کو اس نے
جیسے ہی چٹان کے تقریباً نچلے حصے پر رکھا وہ چٹان سے چمٹ گیا۔
عمران نے بٹن کو مخصوص انداز میں تین بار پریس کیا اور پھر پیچھے
ہٹ کر کرنل پیٹر اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ آکر کھڑا ہو گیا۔

"ابھی یہ آلہ چٹان کی ضخامت کو چیک کرے گا"۔۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کرنل پیٹر سے کہا کرنل پیٹر نے نہ سمجھنے کے سے انداز میں سر ہلا دیا۔ ظاہر ہے وہ ایک فوجی تھا اس کا اس قسم کے آلات کے بارے میں علم نہ ہونے کے برابر تھا لیکن چند لمحوں بعد یکلخت ایک انتہائی خوفناک دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی عمران اپنے ساتھ کھڑے کرنل پیٹر کی طرف بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور دوسرے لمحے کرنل پیٹر کی چیخ اس خوفناک دھماکے میں دب سی گئی۔ عمران نے ایک لمحے میں اس کی گردن توڑ دی تھی۔

"اسے اٹھاؤ اور اندر چلو"۔۔۔۔۔۔ عمران نے اسے چھوڑتے ہوئے کہا تو کرنل پیٹر کے گرتے ہوئے جسم کو پیچھے کھڑے صفدر نے سنبھال لیا۔ دھماکے سے ہر طرف گہرا گرد و غبار سا پھیل گیا تھا اور وہ سب بھی اس گرد و غبار کی زد میں تھے لیکن عمران اس گرد و غبار میں آگے بھاگا جا رہا تھا اس لئے اس کے ساتھی بھی سانس روکے اس کے پیچھے بھاگ پڑے تھے۔ دھماکے کی بازگشت ابھی تک سنائی دے رہی تھی اور پھر وہ ٹوٹے ہوئے حصے میں سے گزر کر دوسری طرف پہنچ گئے۔

"یہ بند کیسے ہو گی۔ اب تو ملٹری اندر داخل ہو جائے گی"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"صفدر اس کرنل کو یہیں پھینکو اور تم کیپٹن شکیل کے ساتھ یہاں رکو اور جو اندر داخل ہونا چاہے ان پر فائر کھول دو۔ جب تک میں نہ کہوں کوئی اندر نہیں آئے گا"۔۔۔۔۔۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے"۔۔۔۔۔۔ کیپٹن شکیل اور صفدر دونوں نے جواب دیا۔

"تنویر اور جولیا دونوں میرے ساتھ آؤ ہم نے اب اس ڈاکٹر مارٹن کو یرغمال بنانا ہے۔ آؤ"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔ ابھی وہ دوڑتے ہوئے تھوڑی ہی دور گئے تھے کہ انہیں دور سے کئی افراد اس راستے کی طرف آتے دکھائی دیئے۔ ان کی تعداد چار تھی اور یہ چاروں ہی ادھیڑ عمر اور بوڑھے تھے۔ انہوں نے مخصوص ایپرن پہن رکھے تھے۔ سب سے آگے ایک بوڑھا آدمی تھا۔

"یہ سائنس دان ہیں اور شاید یہ بوڑھا ڈاکٹر مارٹن ہو گا جیسے ہی اس کی شناخت ہو تم نے باقیوں کو گولیوں سے اڑا دینا ہے"۔ عمران نے تنویر اور جولیا سے کہا۔

"کون ہیں آپ اور یہ دھماکہ کس طرح ہوا ہے اور آپ لوگ کیسے اندر آ گئے"۔۔۔۔۔۔ سب سے آگے آنے والے نے چیختے ہوئے عمران اور اس کے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آپ ڈاکٹر مارٹن ہیں"۔۔۔۔۔۔ عمران نے بھی چیخ کر جواب دیتے ہوئے کہا۔ ویسے وہ اس کی آواز سے ہی پہچان گیا تھا کہ یہی ڈاکٹر مارٹن ہے لیکن وہ اسے بہرحال کنفرم کرنا چاہتا تھا۔

"ہاں۔ مگر یہ سب کیا ہے"۔۔۔۔۔۔ ڈاکٹر مارٹن نے جواب دیا۔ اب وہ ایک دوسرے کے کافی قریب آ چکے تھے اور اس کے ساتھ ہی یکلخت مشین پسٹل کی تڑتڑاہٹ فضا میں گونجی اور ڈاکٹر مارٹن کے ساتھ

آنے والے باقی تینوں ادھیڑ عمر آدمی چیختے ہوئے نیچے گرے اور تڑپنے لگے۔ یہ فائرنگ تنویر نے کی تھی۔

"کیا۔ کیا۔ یہ کیا ہوا"...... ڈاکٹر مارٹن نے بوکھلائے ہوئے انداز میں مڑتے ہوئے کہا لیکن اسی لمحے عمران جو دوڑ کر اس کے قریب پہنچ چکا تھا، کا بازو گھوما اور ڈاکٹر مارٹن بھی چیختا ہوا اچھل کر نیچے گرا ہی تھا کہ عمران کی لات حرکت میں آئی اور ڈاکٹر مارٹن کا جسم یکلخت بے حس و حرکت ہو گیا جبکہ باقی تینوں بھی اب بے حس و حرکت ہو چکے تھے۔ عمران نے جھک کر اسے اٹھایا اور کاندھے پر لاد کر وہ بجلی کی سی تیزی سے دوڑتا ہوا اس عمارت کی طرف بڑھنے لگا جدھر سے یہ چاروں باہر آتے دکھائی دیئے تھے۔ تنویر اور جولیا دونوں اس کے ساتھ ساتھ دوڑ رہے تھے۔

"ساری عمارت میں گھوم جاؤ اور جو نظر آئے اسے اڑا دو اور تنویر تمہارے پاس ایکس ٹی ون موجود ہے۔ اس کو کسی مین مشین کے پیچھے فٹ کرو اور اسے وائرلیس ڈی چارج کرو"...... عمران نے دوڑنے کے دوران باقاعدہ ہدایات دیتے ہوئے کہا اور تنویر نے بھی دوڑتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔ چند لمحوں بعد وہ اصل عمارت میں داخل ہوئے تو عمران نے کاندھے پر اٹھائے ہوئے ڈاکٹر مارٹن کو ایک طرف ڈالا اور ادھر ادھر کا جائزہ لینے لگا جبکہ تنویر اور جولیا تیزی سے دوڑتے ہوئے آگے بڑھ گئے تھے۔ عمران کو اصل فکر صفدر اور کیپٹن شکیل کی تھی کیونکہ ایک لحاظ سے وہ انہیں موت کے دہانے

میں چھوڑ آیا تھا۔ دوسری طرف پوری فوجی چھاؤنی تھی لیکن اسے معلوم تھا کہ وہ لوگ لیبارٹری کے اندر بم وغیرہ نہ ماریں گے اور یہ دونوں فائرنگ سے بہرحال بچ بھی سکتے ہیں اور انہیں روک بھی سکتے تھے۔ تھوڑی دیر بعد جولیا دوڑتی ہوئی واپس آئی۔

"یہاں اور کوئی آدمی نہیں ہے صرف مشینیں ہی مشینیں ہیں"۔ جولیا نے قریب آکر کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آؤ میرے ساتھ اب ہم نے اس ڈاکٹر مارٹن کا آفس تلاش کرنا ہے"...... عمران نے جھک کر ڈاکٹر مارٹن کو اٹھاتے ہوئے کہا۔

"وہ ادھر قریب ہے۔ اس کے باہر آفس کی پلیٹ لگی ہوئی ہے۔ آؤ"...... جولیا نے کہا تو عمران ڈاکٹر مارٹن کو اٹھائے تیزی سے اس کے پیچھے دوڑ پڑا اور پھر دونوں چند لمحوں بعد آفس میں موجود تھے۔ عمران نے ڈاکٹر مارٹن کو قالین پر لٹایا اور پھر جھک کر اس کا منہ اور ناک دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد ڈاکٹر مارٹن کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو عمران نے ہاتھ ہٹا لیا اور پھر تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر مارٹن نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں اور اضطراری طور پر اٹھنے کے لئے اس کا جسم سمٹنے لگا تو عمران نے جھک کر اسے دونوں بازوؤں سے اٹھایا اور ایک جھٹکے سے اٹھا کر ساتھ پڑی ہوئی کرسی پر بٹھا دیا۔

"کہاں ہے وہ سیف ڈاکٹر مارٹن جس میں پاکیشیائی فارمولا

ہے"....... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"کیا۔ کیا تم۔ تم"....... ڈاکٹر مارٹن نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا لیکن دوسرے لمحے اس کے منہ سے چیخ نکل گئی۔ عمران کا زور دار تھپڑ اس کے چہرے پر پڑا تھا۔

"بتاؤ ورنہ"....... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"وہ۔ وہ سامنے دیوار میں ہے۔ وہ۔ وہ"....... ڈاکٹر مارٹن کے حلق سے کراہتے ہوئے لہجے میں اس انداز میں آواز نکلی جیسے الفاظ خود بخود اس کے حلق سے باہر پھسل کر آگئے ہوں۔

"اٹھو اور اسے کھولو ورنہ ہڈیاں توڑ دوں گا۔ جلدی کرو"۔ عمران نے اسے بازو سے پکڑ کر بڑے بے رحمانہ انداز میں ایک جھٹکے سے اٹھا کر دیوار کی طرف اچھالتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر مارٹن لڑکھڑاتے ہوئے انداز میں آگے بڑھا۔ اس کا جسم کانپ رہا تھا۔ اس نے ایک جگہ دیوار پر ہاتھ رکھا تو سرر کی آواز کے ساتھ ہی دیوار درمیان سے ہٹ گئی۔ اب وہاں سیف موجود تھا۔

"سیف کھول کر فارمولا مجھے دو ورنہ تم سمیت تمہاری پوری لیبارٹری کو اڑا دیا جائے گا"....... عمران نے انتہائی سخت لہجے میں کہا تو ڈاکٹر مارٹن نے اس طرح سیف کھول دیا جیسے ٹرانس میں آیا ہوا کوئی آدمی کام کرتا ہے۔

"کہاں ہے وہ فارمولا۔ نکالو"....... عمران نے کہا تو ڈاکٹر مارٹن نے سیف کے درمیانی حصے میں موجود ایک فلم اٹھائی اور مڑ گیا۔

عمران نے فلم اس کے ہاتھ سے جھپٹ لی اور پھر ساتھ ہی موجود جولیا کو سر سے اشارہ کیا کہ وہ ڈاکٹر مارٹن کا خیال رکھے اور اس کے ساتھ ہی اس نے فلم پر لگی ہوئی چٹ پر ٹائپ شدہ باریک سے الفاظ کو غور سے پڑھنا شروع کر دیا۔ دوسرے لمحے اس کے چہرے پر اطمینان کے گہرے تاثرات ابھر آئے۔ یہ واقعی وہی فارمولا تھا۔ چٹ پر شوگران کی طرف سے گارنٹی درج تھی اور نیچے حکومت کی خصوصی مہر بھی موجود تھی۔ ڈاکٹر مارٹن خاموش کھڑا تھا۔ عمران نے فلم جیب میں ڈال لی۔

"اس لیبارٹری سے دوسری طرف نکلنے کا راستہ بتاؤ اور جلدی کیونکہ کسی بھی لمحے یہ لیبارٹری تباہ ہو سکتی ہے۔ جلدی بتاؤ تاکہ ہم تمہیں اپنے ساتھ لے جائیں اس طرح تم زندہ بچ جاؤ گے"۔ عمران نے ڈاکٹر مارٹن سے کہا۔

"کوئی راستہ نہیں ہے"....... ڈاکٹر مارٹن نے جواب دیا تو عمران اس کے لہجے پر ہی چونک پڑا۔ ڈاکٹر مارٹن کا لہجہ بتا رہا تھا کہ اب وہ تشدد کے ٹرانس سے باہر آ چکا ہے لیکن اسی لمحے عمران کا بازو ایک بار پھر گھوما اور ڈاکٹر مارٹن چیختا ہوا اچھل کر سائیڈ پر جا گرا۔

"بتاؤ"....... عمران نے جھک کر اسے گردن سے پکڑ کر ایک جھٹکے سے کھڑا کرتے ہوئے کہا۔

"بتاؤ"....... عمران نے بھیڑیئے کے سے انداز میں غراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس کی گردن کو زور سے جھٹکے دینے شروع کر دیئے۔

"وہ۔ وہ آخر میں ہے۔ لیبارٹری کے آخری حصے میں ہے"۔ ڈاکٹر مارٹن نے رک رک کر کہا۔

"چلو ہمارے ساتھ"...... عمران نے کہا اور پھر ڈاکٹر مارٹن کو اس نے بازو سے پکڑا اور گھسیٹتا ہوا واپس دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔ آفس سے باہر تنویر موجود تھا۔

"فٹ کر دیا ایکس ٹی ون"...... عمران نے تنویر سے پوچھا۔

"ہاں"...... تنویر نے جواب دیا۔

"دوسری طرف سے راستہ آخری کمرے سے کھلتا ہے جاؤ اور جا کر صفدر اور کیپٹن شکیل کو بلاؤ۔ تم سب نے دوڑتے ہوئے آنا ہے۔ جلدی کرو"...... عمران نے کہا تو تنویر سر ہلاتا ہوا عمارت کے بیرونی دروازے کی طرف دوڑ پڑا جبکہ عمران ڈاکٹر مارٹن کو بازو سے پکڑ کر انتہائی انداز میں دوڑتا ہوا جولیا کے ساتھ آخری کمرے کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ اچانک انہیں دور سے تیز فائرنگ اور بموں کے دھماکوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں تو جولیا بے اختیار اچھل پڑی۔

"وہ۔ وہ صفدر اور کیپٹن شکیل۔ وہ"...... جولیا نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"وہ خود اپنی حفاظت کر لیں گے"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ سب سے آخری کمرے میں پہنچ گئے ڈاکٹر مارٹن اب بری طرح ہانپ رہا تھا۔ اس کی حالت ایسی تھی جیسے وہ بے ہوش ہونے والا ہو۔

"بتاؤ کہاں ہے وہ راستہ۔ کھولو اسے جلدی کرو ورنہ تم بھی ہلاک ہو جاؤ گے۔ ہم تمہیں اس لئے بچانا چاہتے ہیں کہ تم بین الاقوامی سائنس دان ہو"...... عمران نے اسے چھوڑتے ہوئے کہا اور عمران کے منہ سے نکلا ہوا فقرہ سن کر ڈاکٹر مارٹن کے جسم میں جیسے یکلخت توانائی سی بھر گئی۔ وہ جلدی سے آگے بڑھا اور پھر اس نے ایک دیوار کی جڑ میں زور سے پیر مارا تو گڑگڑاہٹ کی تیز آواز کے ساتھ ہی دیوار درمیان سے کھل گئی اور اب دوسری طرف ایک طویل سرنگ سی نظر آ رہی تھی جس میں باقاعدہ سڑک سی بنی ہوئی تھی۔

"یہ کہاں جا نکلتی ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"پہاڑی سے باہر جہاں سمندر کا کنارہ ہے"...... ڈاکٹر مارٹن نے جواب دیا۔

"اس طرف کیا حفاظتی انتظامات ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"وہاں کوئی انتظامات نہیں ہیں۔ یہ راستہ مشینری کے لئے خصوصی طور پر بنایا گیا تھا"...... ڈاکٹر مارٹن نے جواب دیا۔

"سرنگ کا آخری دہانہ کیسے کھلتا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"آخر میں اسی طرح دیوار کی جڑ میں ابھرے ہوئے پتھر پر پیر مارا جاتا ہے"...... ڈاکٹر مارٹن نے جواب دیا۔

"جولیا تم یہیں رکو۔ آؤ ڈاکٹر مارٹن"...... عمران نے جولیا سے کہا اور پھر ڈاکٹر مارٹن کا بازو پکڑ کر تیزی سے آگے بڑھ گیا۔ جولیا کے چہرے پر حیرت ابھر آئی تھی لیکن وہ خاموش کھڑی رہی۔ کچھ دور آگے

جانے کے بعد عمران نے ڈاکٹر مارٹن کا بازو چھوڑا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی ڈاکٹر مارٹن کے حلق سے چیخ نکلی اور وہ اچھل کر نیچے گرا اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔

"سوری ڈاکٹر مارٹن تمہاری موت ضروری تھی کیونکہ تم نے اس فارمولے پر کام کیا ہے اس لئے تمہارا زندہ رہنا پاکیشیا کے مفاد میں نہیں ہے"....... عمران نے کہا اور پھر تیزی سے واپس مڑا لیکن دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر اچھل پڑا کہ جولیا وہاں موجود نہ تھی۔ عمران تیزی سے دوڑتا ہوا آگے بڑھا اور پھر جب وہ کمرے میں پہنچا تو اسی لمحے جولیا، صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر کے ساتھ دوڑتی ہوئی اندر آ گئی۔

"عمران صاحب پوری فوج اندر آ رہی ہے"....... صفدر نے ہانپتے ہوئے کہا۔

"آؤ۔ آؤ۔ ادھر جلدی کرو۔ ادھر آؤ"....... عمران نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا اور اس کے پیچھے اس کے ساتھی بھی اس سرنگ میں آ گئے تو عمران نے ایک مخصوص جگہ پر پیر مارا تو سرر کی آواز کے ساتھ ہی دیوار برابر ہو گئی۔

"آؤ جلدی آؤ۔ کوئی مسئلہ تو نہیں ہوا تھا۔ مجھے تمہاری بہت فکر تھی"....... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ انہوں نے فوری حملہ نہیں کیا۔ پھر جب وہ آئے تو ہم

نے پہلے بم مارا اور پھر فائر کھول دیا۔ اس طرح وہ رک گئے اور صرف فائرنگ کرتے رہے۔ پھر تنویر نے ہمیں بلایا تو ہم نے ایک اور بم مارا اور پھر اس قدر تیزی سے دوڑتے ہوئے واپس آئے کہ زندگی میں اس سے زیادہ تیز شاید پہلے کبھی نہ دوڑے ہوں گے"....... صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ وہ اب سرنگ میں دوڑ رہے تھے۔ سرنگ کافی طویل تھی۔ بہرحال اس کا اختتام آ گیا۔ یہاں بھی ایک چٹانی دیوار تھی لیکن عمران اس بارے میں پہلے ہی ڈاکٹر مارٹن سے پوچھ چکا تھا اس لئے اس نے جھک کر وہ ابھرا ہوا پتھر تلاش کیا اور پھر اس پر زور سے پیر مارا تو ہلکی سی گڑگڑاہٹ کے ساتھ ہی وہ دیوار سائیڈ پر ہٹتی چلی گئی اور دوسری طرف اب کھلی جگہ آ گئی تھی۔ وہ سب تیزی سے باہر آئے تو وہاں اونچی نیچی چھوٹی بڑی چٹانیں تھیں لیکن کچھ فاصلے پر سمندر کا کنارہ بھی نظر آ رہا تھا۔ یہ دراصل اس پہاڑی سلسلے کا اختتام تھا۔

"ڈی چارجر نکالو تنویر"....... عمران نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا تو تنویر نے جیب سے ڈی چارجر نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"اسے آن کر دو۔ یہ لیبارٹری تمہارے مخصوص ایکشن کی وجہ سے ہی اوپن ہوئی ہے ورنہ ہم تو بیٹھے پلاننگ ہی بناتے رہ جاتے اس لئے اب اسے تباہ بھی تمہارے ہاتھوں ہی ہونا چاہئے"....... عمران نے کہا تو تنویر نے ڈی چارجر کا بٹن پریس کر دیا۔ ڈی چارجر پر زرد رنگ کا بلب جل اٹھا تو عمران نے اطمینان بھرا سانس لیا کیونکہ اسے

اصل خطرہ یہی تھا کہ کہیں تنویر نے اس کو صحیح طور پر ڈی چارج نہ
کیا ہو تو پھر وہ کام نہ کر سکے گا لیکن زرد بلب جلنے کا مطلب یہی تھا کہ
ڈی چارجر درست کام کر رہا ہے۔ پھر تنویر نے دوسرا بٹن پریس کیا تو
زرد بلب بجھ گیا اور اس کے ساتھ ہی سرخ رنگ کا بلب ایک لمحے
کے لئے جلا اور پھر بجھ گیا۔ اس کے ساتھ ہی دور سے دھماکے کی ہلکی
سی آواز سنائی دی اور پھر گڑگڑاہٹ کی ہلکی آوازیں سنائی دینے لگیں۔

" ان کی یہ سپیشل لیبارٹری بھی تباہ ہو گئی۔ وری گڈ۔ چلو
پاکیشیا کی لیبارٹری کی تباہی کا جواب تو انہیں مل گیا"...... عمران
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" وہ فارمولا مل گیا ہے عمران صاحب"...... صفدر نے چونک کر
پوچھا۔

" ہاں"...... عمران نے اثبات میں سر ہلایا تو صفدر اور تنویر
دونوں کے چہروں پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے جبکہ کیپٹن شکیل
کی آنکھوں میں اطمینان کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔ تنویر چونکہ
پہلے ایکس ٹی ون نصب کرنے میں مصروف رہا تھا اور پھر وہ آفس سے
باہر کھڑا رہا تھا اس لئے اسے اندر کی پوزیشن کا علم نہیں تھا۔

" یہ تم نے ڈاکٹر مارٹن کو سرنگ میں لے جا کر کیوں ہلاک کیا
ہے"...... اچانک جولیا نے چونک کر اس انداز میں پوچھا جیسے اسے
اچانک اس بات کا خیال آیا ہو۔

" سرنگ کی لمبائی کا علم نہ تھا۔ اگر ڈاکٹر مارٹن کو وہیں مار دیا جاتا

تو اس کے خون کے دھبے انہیں بتا دیتے کہ یہاں خفیہ راستہ ہے۔
وہ اسے کھول لیتے اس طرح ہم پھنس جاتے"...... عمران نے جواب
دیا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" اب کہاں جانا ہے عمران صاحب"...... صفدر نے ادھر ادھر
دیکھتے ہوئے کہا۔

" لیبارٹری کی تباہی کے بعد اب اس پورے علاقے کو ملٹری نے
گھیر لینا ہے اس لئے اب ایک ہی صورت ہے کہ ہم سمندر میں اتر کر
تیرتے ہوئے کہیں جائیں ورنہ زمین پر تو ہم چیک ہو جائیں گے"۔
عمران نے کہا۔

" لیکن اس طرح ہمارا بھیگا ہوا لباس تو سب کے سامنے آ جائے
گا"...... صفدر نے کہا۔

" ہاں اور فارمولا بھی خراب ہو سکتا ہے۔ اوکے پھر زمین پر ہی
آگے بڑھنا ہو گا۔ اسلحہ ہاتھوں میں لے لو اور محتاط انداز میں چلو۔
خاص طور پر عقب اور اوپر پہاڑی چٹانوں کا خیال رکھنا"...... عمران
نے کہا۔

" عمران صاحب میرا خیال ہے کہ کسی غار میں ہمیں چھپ جانا
چاہئے۔ رات کو ہم یہاں سے نکل جائیں گے اور اس دوران وہ
یہاں چیک بھی کر لیں گے اور مطمئن ہو جائیں گے ورنہ ہمیں کسی
بھی چٹان کی اوٹ سے ہلاک کیا جا سکتا ہے"...... کیپٹن شکیل نے
کہا۔

"اوہ ہاں۔ تمہاری بات درست ہے۔ آؤ پھر کوئی مناسب غار ڈھونڈتے ہیں جسے یہ لوگ آسانی سے تلاش نہ کر سکیں"۔ عمران نے کہا اور پھر وہ تیزی سے آگے بڑھتے چلے گئے۔

میٹنگ ہال میں کرسیوں پر چیف باس کے علاوہ میک، مارتھر اور کروشر تینوں موجود تھے۔ ان سب کے چہرے بری طرح ستے ہوئے تھے۔ یوں دکھائی دے رہا تھا جیسے وہ اپنے کسی عزیز کو دفنا کر اس کے سوگ میں بیٹھے ہوئے ہوں کہ دروازہ کھلا اور چیف باس اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر بھی گہری سنجیدگی طاری تھی۔ اس کے اندر داخل ہوتے ہی وہ تینوں اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

"بیٹھو"...... چیف باس نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور پھر وہ خالی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"ایچ ڈی اب واقعی ایچ ڈی بن چکی ہے اور ہم سب کے لئے پھانسی کے پھندے تیار ہو رہے ہیں"...... چیف باس نے یکلخت پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا لیکن ان تینوں میں سے کسی نے کوئی جواب نہ دیا۔ وہ خاموش بیٹھے رہے البتہ ان کے ہونٹ بھنچے ہوئے

تھے۔

"بولو جواب دو۔ اب پرائم منسٹر اور گورنر جنرل کو کیا جواب دیا جائے۔ بولو۔ شیٹ لینڈ کی سب سے بڑی اور سب سے قیمتی لیبارٹری تباہ ہو چکی ہے۔ تمام سائنس دان ہلاک ہو چکے ہیں اور وہ لوگ جن کی تعداد صرف پانچ تھی اور جو یہاں اجنبی تھے صحیح سلامت نکل جانے میں کامیاب ہو چکے ہیں۔ بولو"...... چیف باس نے میز پر زور زور سے مکے مارتے ہوئے کہا۔

"چیف وہ زندہ واپس نہیں جا سکتے اور اگر گئے بھی ہی تو ہم دنیا کے آخری کونے تک ان کا پیچھا کریں گے"...... اچانک کروشر نے کہا۔

"باس یہ سب کچھ ڈاف کی وجہ سے ہوا ہے۔ اگر ڈاف ان کو فوری ہلاک کر دیتا تو یہ نتیجہ سامنے نہ آتا"...... میک نے کہا۔

"وہ میرے کہنے پر انہیں چیک کرنے کے لئے ہیڈ کوارٹر لے آیا تھا لیکن اس احمق نے چیک کرنے کے بعد انہیں ہوش دلا دیا اور یہاں سے معاملات بگڑ گئے۔ لیکن تم بتاؤ جب تمہیں اطلاع مل گئی تھی کہ وہ لوگ چھاؤنی میں موجود ہیں تو تم نے فوری طور پر کارروائی کیوں نہ کی۔ بولو"...... باس ایک بار پھر پھٹ پڑا۔

"باس میں نے کرنل پیٹر کو خصوصی طور پر حکم دے دیا تھا کہ وہ انہیں روکے رکھے کیونکہ مجھے یقین تھا کہ عام فوجی ان تربیت یافتہ افراد کو ہلاک نہ کر سکیں گے اور میں اس عمران کو جو ڈاف بنا ہوا تھا

آخری لمحے تک یہ بھی نہ بتانا چاہتا تھا کہ اسے پہچان لیا گیا ہے اور پھر میں فوری طور پر اپنے سیکشن ہیڈ کوارٹر سے وہاں پہنچا لیکن تب تک وہ لیبارٹری کا خفیہ راستہ تباہ کر کے اندر داخل ہو چکے تھے اور کرنل پیٹر اور لیبارٹری کی وجہ سے وہاں ان کے خلاف کوئی کارروائی ہی نہ کی گئی تھی۔ میں نے وہاں پہنچتے ہی کمان سنبھال لی اور پھر ہم لیبارٹری میں داخل ہوئے لیکن پھر ہمیں بھی بڑی مشکل سے اپنی جان بچانی پڑی کیونکہ لیبارٹری ایک خوفناک دھماکے سے یکلخت تباہ ہو گئی۔ اس کے بعد میں نے سارے ملبے کو چیک کیا لیکن وہاں کہیں بھی ان میں سے کسی کی لاش نہ ملی حالانکہ وہاں سے باہر جانے کا بھی کوئی راستہ نہ تھا لیکن اس کے باوجود میرے حکم پر فوج نے اس پورے سالٹ لینڈ کو گھیر لیا اور ہم نے پورے علاقے کا ایک ایک پتھر اور ایک ایک چٹان چیک کی لیکن ان کا کہیں پتہ ہی نہ چل سکا۔ یوں لگتا ہے جیسے وہ اچانک غائب ہو گئے ہوں۔ نہ ان کی لاشیں ملی ہیں اور نہ وہ زندہ دستیاب ہو سکے ہیں"...... میک نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"باس میں نے پورے شیٹ لینڈ میں چیکنگ شروع کرا دی ہے وہ لازماً کہیں نہ کہیں سے پکڑے جائیں گے کیونکہ جزیرے سے سوائے دو راستوں کے باہر نکلنے کا اور کوئی راستہ ہی نہیں ہے"۔ کروشر نے کہا۔

"میں نے اس بارے میں گریٹ لینڈ کی سیکرٹ سروس کے

چیف کرنل آرنلڈ سے بات کی ہے وہ تو عمران کا نام سن کر ہی تڑپ
اٹھا۔ اس نے بتایا کہ یہ لوگ ہمارے قابو کسی صورت بھی نہ آسکتے
تھے۔ اس نے شکایت کی کہ اگر میں پہلے اسے اطلاع دے دیتا تو وہ
اپنی ٹیم شیٹ لینڈ بھیج دیتا البتہ اب بھی اس نے وعدہ کیا ہے کہ وہ
گریٹ لینڈ میں ان کو چیک کرائے گا کیونکہ بہر حال وہ اگر یہاں سے
نکل بھی گئے ہوں گے تب بھی گریٹ لینڈ پہنچیں گے اور اگر نہیں
نکلے تب بھی وہ گریٹ لینڈ پہنچنے کی کوشش کریں گے کیونکہ گریٹ
لینڈ گئے بغیر وہ واپس نہیں جاسکتے"...... چیف باس نے کہا۔

"وہ نہیں نکل سکتے چیف"...... کروشر نے کہا۔

"بہر حال پرائم منسٹر صاحب نے حکم دیا ہے کہ انہیں ہر صورت
میں ہلاک کیا جائے۔ انہوں نے شیٹ لینڈ کو بے پناہ نقصان پہنچایا
ہے اس لئے اب میں نے فیصلہ کیا ہے کہ اگر یہ لوگ یہاں ہلاک نہ
ہوسکے تو پھر مارتھر کا پورا سیکشن پاکیشیا جا کر ان کے خلاف کام کرے
گا۔ ان کی ہلاکت کے بغیر اب ایچ ڈی چین سے نہ بیٹھے گی"۔ چیف
باس نے کہا لیکن پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک
کروشر کی جیب سے سیٹی کی آواز سنائی دی تو سب بے اختیار چونک
پڑے۔ کروشر نے جلدی جیب میں ہاتھ ڈالا اور ایک چھوٹا سا لیکن
طاقتور اور جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر باہر نکال لیا۔ سیٹی کی آواز اسی میں
سے سنائی دے رہی تھی۔ اس نے بٹن پریس کر کے اسے آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ ڈونلڈ کالنگ۔ اوور"...... ایک آواز سنائی دی۔

یس۔ کروشر بول رہا ہوں۔ اوور"...... کروشر نے کہا۔

"باس میں نے پاکیشیائی ایجنٹوں کا کھوج نکال لیا ہے۔ اوور"۔
سری طرف سے مسرت بھری آواز سنائی دی تو کروشر کے ساتھ ساتھ
تی سب بھی بے اختیار اچھل پڑے۔

"کہاں۔ کیسے۔ پوری تفصیل بتاؤ۔ اوور"...... کروشر نے انتہائی
رد لہجے میں کہا۔

"باس یہ گروپ سیاحوں کے روپ میں کرسٹی ٹاؤن کی کوٹھی نمبر
ٹھارہ میں موجود ہے۔ اوور"...... ڈونلڈ نے جواب دیا۔

"میں نے کہا ہے کہ پوری تفصیل بتاؤ۔ اوور"...... کروشر نے
تیز لہجے میں کہا۔

"باس میں نے صبح پراپرٹی کرائے پر دینے والوں سے رابطہ کیا اور
پھر مجھے بتایا گیا کہ کل شام ایک ایکریمی سیاح جوڑے نے کرسٹی
ٹاؤن کی بڑی کوٹھی کرائے پر لی ہے۔ میں وہاں گیا اور میں نے جب
ایس کے ایس سے اندر چیکنگ کی تو وہاں جوڑے کی بجائے پانچ
افراد موجود تھے۔ گو یہ سب ایکریمی ہیں لیکن ان کی تعداد وہی پانچ
ہے۔ اوور"...... ڈونلڈ نے کہا۔

"کیا صرف اسی پوائنٹ پر ہی تم کنفرم ہو گئے ہو۔ اوور"۔ کروشر
نے کہا۔

"نہیں باس۔ ان میں جو گفتگو ہو رہی تھی وہ بھی میں نے سنی
ہے۔ وہ کسی ایسی زبان میں باتیں کر رہے تھے جو کم از کم ایکریمیا اور

یورپ میں نہیں بولی جاتی اس لئے لامحالہ وہ پاکیشیائی زبان ہی ہو سکتی ہے۔ اوور"...... ڈونلڈ نے جواب دیا۔

" اوہ۔ ویری گڈ۔ یہی اصل پوائنٹ ہے۔ تم اب کہاں ہو۔ اوور"...... کروشر نے انتہائی پرجوش لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی چیف باس کے چہرے پر پرجوش مسرت کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

" میں اسی کوٹھی کے سامنے ہی موجود ہوں۔ اوور"...... ڈونلڈ نے کہا۔

" تم وہیں رکو اور نگرانی کرو۔ میں خود آ رہا ہوں۔ اوور"۔ کروشر نے کہا۔

" یس باس لیکن ایک اور بات بھی میں بتانا چاہتا ہوں کہ انہوں نے اپنی گفتگو میں لیک سٹی کمرشل پلازہ کا نام بھی بار بار لیا ہے اور باس یہ ہمارا مین ہیڈ کوارٹر بھی ہے۔ اوور"...... ڈونلڈ نے کہا تو کروشر کے ساتھ ساتھ باقی سب بھی بے اختیار اچھل پڑے۔

" اس کی تم فکر مت کرو۔ وہاں تک وہ نہیں پہنچ سکتے اور ویسے بھی ہم پہلے ہی انہیں ہلاک کر دیں گے تم انتہائی احتیاط سے نگرانی کرو میں پہنچ رہا ہوں۔ اوور اینڈ آل"...... کروشر نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

" اس کا مطلب ہے کہ انہوں نے یہ معلوم کر لیا ہے کہ مین ہیڈ کوارٹر کہاں ہے اور اب وہ اسے تباہ کرنے کی منصوبہ بندی کر رہے ہیں"...... چیف باس نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"سر ڈاف سے انہوں نے معلوم کر لیا ہو گا۔ ڈاف کو اس کا علم تھا"...... میک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ہاں واقعی ایسا ہی ہو گا لیکن اب ان کا خاتمہ اس انداز میں کیا جائے کہ یہ کسی صورت بھی زندہ نہ بچ سکیں اور یہ کام فوری طور پر ہونا چاہئے"...... چیف باس نے کہا۔

" باس میں اس کوٹھی کو ہی میزائلوں سے اڑا دیتا ہوں"۔ کروشر نے کہا۔

" ہاں۔ لیکن پہلے چیک کر لینا کہ وہ اندر موجود بھی ہیں یا نہیں"...... چیف باس نے کہا۔

" باس۔ میزائل گنیں چیک ہو جائیں گی اور یہ لوگ انتہائی خطرناک ہیں۔ یہ اس قدر غافل نہیں ہو سکتے اس لئے میرا خیال ہے کہ ان پر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر دی جائے اور پھر ان کا خاتمہ کیا جائے"...... میک نے کہا۔

" نہیں۔ یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں۔ پوری کوٹھی کو میزائلوں سے اڑا دو۔ جاؤ"...... چیف باس نے کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا تو اس کے اٹھتے ہی باقی سب بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

" مارتھر تم اس وقت تک ہیڈ کوارٹر کی حفاظت کرتے رہنا جب تک ان کی ہلاکت یقینی نہیں ہو جاتی"...... چیف باس نے مارتھر سے کہا۔

" یس چیف"...... مارتھر نے جواب دیا۔

"تم نے مجھے فوری رپورٹ دینی ہے کروشر اور سنو اس بار اگر ناکامی ہوئی تو میں تم سمیت تمہارے پورے سیکشن کو موت کی سزا دے دوں گا"....... چیف باس نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"یس باس"....... کروشر نے جواب دیتے ہوئے کہا تو چیف باس تیزی سے مڑا اور اس دروازے کی طرف بڑھ گیا جہاں سے وہ اندر آیا تھا۔

"عمران صاحب آپ نے وہ فارمولا اپنے پاس رکھا ہوا ہے یا اسے پاکیشیا بھجوا دیا ہے"....... صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔ وہ سب اس وقت شیٹ لینڈ کی ایک کوٹھی میں موجود تھے۔ لیبارٹری کی تباہی کے بعد انہیں وہاں اپنے مطلب کا ایک ایسا غار مل گیا تھا۔ وہ وہاں تقریباً دو تین گھنٹے تک موجود رہے تھے کیونکہ باہر سے انہیں فوجیوں کے دوڑتے اور چلتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دیتی رہی تھیں لیکن غار کے اندر کوئی داخل نہ ہوا تھا۔ وہ شاید اسے باہر سے ہی خالی دیکھ کر آگے بڑھ جاتے تھے۔ جب ہر طرف خاموشی طاری ہو گئی تو عمران نے انہیں علیحدہ علیحدہ شیٹ لینڈ کی مین مارکیٹ کے قریب سٹی پارک میں پہنچنے کا کہہ دیا۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے پلاننگ بھی بنا لی کہ انہیں اپنے طور پر میک اپ کا سامان بھی خریدنا ہے اور لباس بھی تبدیل کرنے ہیں کیونکہ فرسٹ چیک

پوسٹ کے کیپٹن اور وہاں موجود سپاہیوں اور اس کے علاوہ کرنل
پیٹر کے آفس کے باہر موجود سپاہیوں نے بھی انہیں اچھی طرح دیکھا
تھا اور ان سے ایچ ڈی کے ایجنٹس کو ان کے حلیوں اور لباسوں کی
تفصیل معلوم ہو گئی ہو گی اور پھر وہ ایک ایک کر کے اس غار سے
نکلے اور پھر وہ مین مارکیٹ پہنچ گئے۔ عمران کی جیب میں اتنی رقم
موجود تھی کہ اس سے لباس اور میک اپ کا سامان خریدا جا سکتا تھا
اس لئے عمران نے یہ رقم ان سب میں بانٹ دی تھی۔ سب سے آخر
میں عمران باہر آیا تھا اور پھر مین مارکیٹ پہنچ کر اس نے سب سے
پہلے میک اپ کا سامان اور اپنے ناپ کا لباس خریدا اور پھر ایک کلب
کے باتھ روم میں اس نے اپنا میک اپ اور لباس تبدیل کر لیا۔ پہلے
والے لباس کو خریدے گئے لباس کے ڈبے میں ڈال کر اس نے کلب
کے عقب میں موجود بڑے سے کوڑے کے ڈرم میں پھینک دیا تھا
مارکیٹ سے خریدے گئے ایک کھوکھلے کھلونے میں اس نے باتھ روم
کے اندر ہی فلم کا رول ڈالا اور پھر اس نے ڈبے کو ایک بین الاقوامی
کوریئر سروس کے ذریعے رانا ہاؤس کے پتے پر بھجوا دیا۔ ڈبے پر چونکہ
کھلونا پرنٹ تھا اور عمران نے کھلونا بھی ایسا چیک کیا تھا جس کے
کھلنے اور بند ہونے کا طریقہ کار خاصا پیچیدہ تھا اس لئے اسے یقین تھا
کہ اگر اسے چیک بھی کیا گیا تو اس کے اندر موجود فلم کو چیک نہ کیا
جا سکے گا اور اسے عام سا کھلونا سمجھ کر کلیئر کر دیا جائے گا اس لئے وہ
پوری طرح مطمئن تھا البتہ اس نے جان بوجھ کر پاکیشیا فون کر کے

جوزف کو اس پیکٹ کے بارے میں کچھ نہ بتایا تھا کیونکہ اسے خطرہ
تھا کہ اگر کال چیک ہو گئی تو پھر یہ فلم دوبارہ اس کے ہاتھوں سے
نکل جائے گی۔ اس کے بعد عمران نے ایک گیم کلب کا رخ کیا اور
پھر جب وہ وہاں سے نکلا تو اس کی جیبیں بھاری مالیت کی کرنسی سے
بھری ہوئی تھیں۔ اسے معلوم تھا کہ اب ہر کام کے لئے بھاری دولت
چاہئے ہو گی اس لئے اس نے کنویں کی مٹی کنویں میں ہی لگانے کے
لئے یہ دولت حاصل کی تھی۔ اس کے بعد عمران سٹی پارک پہنچا۔
وہاں ایکریمی میک اپ میں اس کے ساتھی موجود تھے۔ عمران نے
انہیں وہیں رکنے اور جولیا کو ساتھ آنے کا اشارہ کیا پھر جولیا کے ساتھ
وہ ایک اسٹیٹ ایجنٹ کے پاس پہنچ گیا۔ جہاں سے انہوں نے کیش
گارنٹی دے کر یہ کوٹھی حاصل کی اور اس کے بعد ایک بار پھر وہ سٹی
پارک پہنچے تھے اور پھر سب کو اس کوٹھی کا پتہ بتا کر عمران جولیا کے
ساتھ بسوں کے ذریعے سفر کر کے اس کوٹھی میں پہنچا تھا اور پھر ایک
ایک کر کے اس کے سارے ساتھی بھی وہاں پہنچ گئے تھے۔ چونکہ اب
رات پڑنے والی تھی اور وہ اس خوفناک آپریشن کی وجہ سے بے حد
تھک گئے تھے اس لئے انہوں نے رات کو آرام کیا تاکہ مزید کام
کرنے کے لئے فریش ہو جائیں۔ البتہ سارے ساتھی سوائے جولیا کے
باری باری رات کو پہرہ دیتے رہے تاکہ اچانک کوئی حملہ نہ ہو جائے
بہرحال رات بخیریت گزر گئی پھر صفدر نے مارکیٹ سے جا کر کھانے
پینے کا سامان خریدا اور ناشتہ وغیرہ کرنے کے بعد وہ اب پوری طرح

فریش ہو کر کوٹھی کے سٹنگ روم میں موجود تھے اور ان کے درمیان
آئندہ کے سلسلے میں بات چیت ہو رہی تھی۔ عمران کا اصرار تھا کہ
چونکہ انہوں نے فارمولا حاصل کر لیا ہے اس لئے مشن مکمل ہو چکا
ہے اور اب انہیں واپس جانا چاہئے لیکن تنویر کا اصرار تھا کہ اس ایچ
ڈی کے ہیڈ کوارٹر کو لازماً تباہ کرنا چاہئے اور وہ لوگ کسی نتیجے پر نہ
پہنچ رہے تھے کہ اچانک صفدر نے عمران سے یہ سوال کر دیا اور باقی
سب چونک کر عمران کی طرف دیکھنے لگے۔

" وہ تو میں نے بھجوا دیا ہے۔ اسے اپنے پاس رکھنا رسک تھا"۔
عمران نے جواب دیا۔

" لیکن وہ چیک بھی ہو سکتا ہے"...... جولیا نے بے چین سے لہجے
میں کہا۔

" میں نے فلم ایک کھوکھلے کھلونے میں ڈال کر اسے بطور کھلونا
بھجوایا ہے اور ایسی چیزیں عام جاتی رہتی ہیں اس لئے قوی یقین ہے
کہ چیک نہیں ہو گا اور اگر ہو بھی گیا تو ایک اور چیک کا سکوپ بن
جائے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار
ہنس پڑے۔

" عمران صاحب پھر تو آپ خواہ مخواہ بحث کر رہے ہیں۔ حالانکہ
آپ خود تنویر کی تائید کر رہے ہیں"...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے
ہوئے کہا۔

"وہ کیسے"...... عمران نے چونک کر کہا۔

" بڑی سیدھی سی بات ہے کہ اگر آپ کو فوری واپس جانا ہوتا تو
نہ آپ فارمولا کوریئر سروس سے بھجوانے کا رسک لیتے اور نہ ہی یہ
کوٹھی حاصل کرتے بلکہ نیا میک اپ کرنے کے بعد آپ کی ہر ممکن
کوشش ہوتی کہ جلد از جلد یہاں سے نکل جاتے"۔ کیپٹن شکیل نے
جواب دیا۔

" یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ فوری چیکنگ کی وجہ سے عمران صاحب
نے یہ کوٹھی حاصل کی ہو۔ سخت چیکنگ کب تک ہو گی۔ زیادہ سے
زیادہ چند روز اس کے بعد ہم آسانی سے نکل سکتے ہیں"...... صفدر
نے کہا۔

" تو پھر عمران کیوں واپس جانے پر اصرار کر رہا ہے"...... جولیا
نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" میں سوچ رہا تھا کہ شاید تمہیں میرے اصرار پر مان جانے کی
عادت پڑ جائے تو پھر سکوپ بن سکتا ہے"...... عمران نے مسکراتے
ہوئے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

" بس یہی بکواس کرنی آتی ہے۔ بہرحال اب یہ بات طے ہو گئی
ہے کہ ہم نے ایچ ڈی کا ہیڈ کوارٹر تباہ کرنا ہے"...... جولیا نے کہا۔

" لیکن عمران صاحب بہرحال یہ سرکاری تنظیم ہے۔ کیا ہمارے
ریڈ کے بعد یہ تنظیم ختم ہو جائے گی"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" نہیں۔ ختم تو نہیں ہو گی لیکن کم از کم آئندہ یہ لوگ پاکیشیا کے
خلاف کوئی مشن ہاتھ میں لینے سے پہلے ہزار بار سوچیں گے اور یہی

میں چاہتا ہوں"....... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب میرا خیال ہے کہ ہم میں سے کسی کو بہر حال باہر کی نگرانی ضرور کرنی چاہئے۔ یہ لوگ لازماً ہمیں انتہائی شدت سے تلاش کر رہے ہوں گے"....... اچانک صفدر نے کہا۔

"میرے خیال میں اس کی ضرورت نہیں ہے۔ کل رات سے ہم یہاں موجود ہیں۔ اگر وہ کوئی کھوج لگا سکتے تو رات کو ہی لگا لیتے"۔ جولیا نے کہا۔

"میرے خیال میں یہ کوٹھی اس وقت اسٹیٹ ایجنٹ سے حاصل کی گئی تھی جب ان کا آفس بند ہونے کے قریب تھا اس لئے وہ رات کو اس بارے میں معلومات حاصل نہ کر سکے ہوں گے"....... صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"صفدر کی بات درست ہے۔ ہمیں بہر حال چوکنا رہنا چاہئے"۔ عمران نے صفدر کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن پہلے تو تم خود ان باتوں کا خیال رکھا کرتے تھے اب صفدر کے کہنے پر تمہیں اس کا خیال آ رہا ہے"....... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں کوشش کر رہا ہوں کہ کم از کم تم سے ذہنی ہم آہنگی پیدا کر لوں"....... عمران نے جواب دیا تو جولیا بے اختیار اچھل پڑی۔

"ذہنی ہم آہنگی۔ کیا مطلب"....... جولیا نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرا بھی وہی خیال تھا جو تمہارا تھا۔ اس طرح ہم دونوں میں بہر حال اس پوائنٹ پر ذہنی ہم آہنگی تو پیدا ہو گئی ہے۔ آگے اللہ مالک ہے"....... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم سے خدا سمجھے۔ کہاں کی بات کہاں لے جاتے ہو"....... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن اسی لمحے صفدر خود ہی اٹھ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔

"دیکھا تم نے اسے کہتے ہیں جو بولے وہی کنڈی کھولے۔ نگرانی کی تجویز صفدر نے پیش کی اس لئے اب بے چارے کو خود ہی نگرانی کرنے کے لئے جانا پڑ گیا ہے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن عمران صاحب کیا ہم واقعی یہاں بیٹھے باتیں کرتے رہیں گے۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں ہیڈ کوارٹر پر ریڈ کر دینا چاہئے کیونکہ جتنا وقت گزرے گا ان کی چیکنگ بہر حال بڑھتی ہی جائے گی"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں رات کو یہ کام کرنا چاہئے۔ ایک تو ہمیں سہولت ہو جائے گی دوسری بات یہ کہ کل رات اور آج سارا دن گزر جانے کے بعد وہ یقیناً یہ سوچ کر مطمئن ہو جائیں گے کہ ہم شیٹ لینڈ سے نکل جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں"....... عمران نے جواب دیا اور اس بار کیپٹن شکیل سمیت باقی سب نے بھی اس کی تائید میں سر ہلا دیئے۔ پھر وہ بیٹھے ایسی ہی ہلکی پھلکی باتیں کر رہے

تھے کہ اچانک صفدر دوڑتا ہوا اندر داخل ہوا تو وہ سب بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا ہوا"...... عمران نے پوچھا۔

"ہماری نگرانی کی جا رہی ہے اور کسی مشینی آلے سے"۔ صفدر نے کہا تو سب اچھل پڑے۔

"مشینی آلے سے۔ کیا مطلب"...... عمران نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"بائیں سائیڈ پر کچھ فاصلے پر ایک پارک ہے۔ اس کی بنچ پر ایک آدمی بیٹھا ہوا ہے۔ اس کے پاس کوئی عجیب ساخت کا آلہ ہے وہ بار بار ہماری کوٹھی کی طرف دیکھتا ہے اور پھر آلے کو بھی۔ اس آلے سے ایک تار نکل رہی ہے جس کا بٹن شاید اس نے کان سے لگا رکھا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"کیا وہ اکیلا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں اس وقت تو اکیلا ہے"...... صفدر نے جواب دیا۔

"تنویر تم صفدر کے ساتھ جاؤ اور اس کو اٹھا لاؤ"...... عمران نے کہا تو تنویر سر ہلاتا ہوا تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ صفدر بھی اس کے پیچھے چلا گیا۔

"وہ لازماً کسی کو اطلاع دے چکا ہوگا اس لئے ہمیں یہ کوٹھی فوری طور پر چھوڑ دینی چاہئے"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں لیکن اس نے ہمارے حلیے اور لباسوں کی تفصیل بتا دی تو

پھر مسئلہ بن جائے گا اس لئے میں اس سے پہلے پوچھ گچھ کرنا چاہتا ہوں"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد تنویر ایک آدمی کو کاندھے پر اٹھائے اندر داخل ہو جبکہ اس کے پیچھے صفدر تھا جس کے ہاتھ میں ایک خصوصی ساخت کا آلہ تھا۔

"اوہ۔ یہ تو ایس کے ایس ہے"...... عمران نے آلہ لے کر اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

"اس کا کیا کرنا ہے"...... تنویر نے اپنے کاندھے پر لدے ہوئے آدمی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"اسے نیچے لٹا دو اور ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے کہا تو تنویر نے اسے قالین پر لٹایا اور پھر جھک کر اس کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگ گئے جبکہ صفدر آلہ عمران کو دے کر ایک بار پھر واپس چلا گیا تھا۔ چند لمحوں بعد اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو تنویر نے ہاتھ ہٹا لئے۔

"اس کی تلاشی لے لو پہلے۔ عمران نے کہا تو تنویر جو ہاتھ ہٹا کر سیدھا ہونے لگا تھا دوبارہ اس پر جھک گیا اور چند لمحوں بعد ہی اس نے اس کی جیبوں سے ایک مشین پسٹل اور ایک چھوٹا سا لیکن خاصی وسیع رینج کا ٹرانسمیٹر نکال لیا۔ اسی لمحے اس آدمی نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں اور اس کا جسم اٹھنے کے لئے سمٹنے ہی لگا تھا کہ عمران نے پیر اٹھا کر اس کی گردن پر رکھا اور اسے موڑ دیا تو اس آدمی

کا سمٹتا ہوا جسم یکلخت ایک جھٹکے سے سیدھا ہو گیا اور اس کا چہرہ مسخ ہو گیا۔ اس کے منہ سے خرخراہٹ کی آوازیں نکلنے لگیں۔ عمران نے پیر کو واپس موڑا تو اس کا چہرہ تیزی سے نارمل ہونے لگ گیا لیکن تکلیف کی شدت کے آثار بہرحال اس کے چہرے پر موجود تھے۔

"کیا نام ہے تمہارا"...... عمران نے پیر کو ذرا سا اور آگے کرتے ہوئے کہا۔

"ڈو۔ ڈونلڈ۔ میرا نام ڈونلڈ ہے"...... اس آدمی نے انتہائی تکلیف بھرے لہجے میں رک رک کر کہا۔

"ایچ ڈی کے کس سیکشن سے تمہارا تعلق ہے"...... عمران نے پیر کو دوبارہ موڑتے ہوئے کہا۔

"سس۔ سس۔ سپیشل سیکشن سے"...... ڈونلڈ نے جواب دیا۔

"تم نے کس طرح ہمیں چیک کیا ہے۔ بولو"...... عمران نے کہا۔

"میں نے پراپرٹی ایجنٹ سے رابطہ کیا انہوں نے بتایا کہ کل شام ایک ایکریمی جوڑے نے یہ کوٹھی لی ہے۔ میں یہاں آیا اور پھر میں نے اپنے آلے سے یہ کوٹھی چیک کی تو یہاں دو کی بجائے پانچ افراد تھے اور کسی ایشیائی زبان میں باتیں کر رہے تھے"...... ڈونلڈ نے رک رک کر تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کروشر تمہارا چیف ہے"...... عمران نے پوچھا تو ڈونلڈ نے

صرف آنکھیں جھپکا کر اثبات میں جواب دیا۔

"تم نے اسے ہماری یہاں موجودگی کی اطلاع دی ہے"۔ عمران نے کہا اور پیر کو موڑ دیا۔

"ہاں"...... اس بار ڈونلڈ نے انتہائی تکلیف بھرے لہجے میں کہا۔ لفظ اس کے منہ سے جیسے خود بخود نکل آیا تھا۔

"ہمارے حلیے اور لباس کی تفصیل بھی دی ہے اسے تم نے"۔ عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ صرف تعداد بتائی ہے اور زبان کے بارے میں بتایا ہے"...... ڈونلڈ نے جواب دیا۔ اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ سچ بول رہا ہے۔

"پھر کیا حکم دیا ہے کروشر نے"...... عمران نے پوچھا۔

"باس نے کہا ہے کہ میں وہیں رہوں وہ خود آ رہا ہے"...... ڈونلڈ نے جواب دیا تو عمران نے ایک جھٹکے سے پیر موڑا اور ڈونلڈ کے منہ سے خرخراہٹ کی آوازیں نکلیں اور اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں بے نور ہو گئیں۔

"آؤ ہمیں فوری یہاں سے نکلنا ہو گا"...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا۔

"میرے خیال میں کار ساتھ لے لی جائے۔ کار کے بارے میں انہیں معلوم نہیں ہو گا"...... جولیا نے کہا۔

"کار نکالنے تک وہ پہنچ بھی سکتے ہیں اور اس بار وہ شاید یہ کوٹھی

ہی میزائلوں سے اڑا دیں۔ اب تک ہماری یہاں موجودگی کی اطلاع
پہنچ چکی ہے۔ اب ہمارا انتظار کرنا فضول ہے اس لئے اب ہم نے
فوری طور پر ہیڈ کوارٹر پر ریڈ کرنا ہے۔ تم سب یہاں سے علیحدہ
علیحدہ نکل کر بسوں کے ذریعے لیک سٹی کمرشل پلازہ پہنچو گے۔ وہیں
جا کر آگے کا پروگرام بنائیں گے"...... عمران نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ڈائریکٹ ایکشن ہو گا"...... تنویر نے
چونک کر کہا۔

"ہاں اب اس کے سوا اور کوئی صورت نہیں ہے۔ یہ ایچ ڈی
انتہائی جدید ترین آلات استعمال کر رہی ہے اس لئے جس قدر جلد
ممکن ہو سکے ہمیں یہ مشن فائنل کر لینا چاہئے"...... عمران نے کہا
اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر وہ سب عقبی دروازے سے
ایک ایک کر کے باہر نکلے اور مختلف سمتوں میں اس طرح بڑھ گئے
جیسے اکیلے اکیلے باہر آئے ہوں۔ عمران اس کالونی سے نکل کر مختلف
بسوں کے ذریعے لیک سٹی کمرشل پلازہ پہنچ گیا۔ یہ آٹھ منزلہ پلازہ تھا
اور گراؤنڈ فلور پر بڑے بڑے شوروم تھے جبکہ اوپر کی تمام منزلوں پر
بڑے بڑے کاروباری اداروں کے دفاتر تھے۔ پلازہ میں خاصا رش تھا
اور عورتیں اور مرد کافی تعداد میں آ جا رہے تھے۔ عمران ایک طرف
خاموش کھڑا انہیں دیکھ رہا تھا۔

"عمران صاحب ہم سب پہنچ گئے ہیں"...... اچانک عقب سے
اس کے کانوں میں صفدر کی آواز پڑی تو عمران چونک پڑا۔

"اچھا لیکن اب ہمیں اس ہیڈ کوارٹر کا راستہ تلاش کرنا ہو گا۔
ب کو بلاؤ"...... عمران نے مڑے بغیر کہا اور ایک بار پھر پلازہ کے
ن گیٹ کو دیکھنے لگ گیا۔ اپنے بالکل عقب میں آہٹ سن کر وہ
ا تو اس کے سارے ساتھی وہاں پہنچ چکے تھے۔

"آؤ"...... عمران نے کہا اور پھر مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ آنے
نے والوں کا خاصا ہجوم تھا اس لئے وہ سب اطمینان سے چلتے ہوئے
ندر داخل ہو گئے۔ پلازہ خاصا بڑا تھا اور وہاں شوروم بھی خاصے بڑے
بڑے تھے۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت اس طرح ان کے شو کیس کو
دیکھتا ہوا آگے بڑھ رہا تھا جیسے وہ کوئی خاص چیز خریدنا چاہتا ہو لیکن
اس کی تیز نظریں ارد گرد کا جائزہ لے کر یہ چیک کرنے میں مصروف
تھیں کہ ہیڈ کوارٹر کا راستہ کہاں سے ہو سکتا ہے لیکن گراؤنڈ فلور کا
پورا راؤنڈ لگا لینے کے باوجود اسے کوئی ایسی جگہ نظر نہ آئی۔ وہاں
شوروم تھے یا اوپر جانے کے لئے چار بڑی بڑی لفٹیں تھیں۔ ایک
طرف سیڑھیاں بھی اوپر جا رہی تھیں۔

"کسی شوروم سے ہی راستہ جاتا ہو گا"...... عمران کے ساتھ چلتے
ہوئے صفدر نے آہستہ سے کہا۔

"جبکہ میرا خیال ہے کہ یہ راستہ عقبی طرف سے جاتا ہو گا"۔
جولیا نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ واقعی ہمیں چیکنگ کر لینی چاہئے"...... عمران نے کہا
اور پھر وہ مڑ گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے ساتھی بھی واپس مڑے

اور پھر وہ مین گیٹ سے نکل کر سائیڈ پر سے ہوتے ہوئے عقبی طرف
پہنچ گئے۔ یہاں ایک خاصی بڑی روڈ سی بنی ہوئی تھی لیکن یہ بند تھی۔
البتہ اس روڈ پر پلازہ کی دیوار بالکل سپاٹ تھی البتہ اس طرف ایک
کونے میں کوڑے کے چار ڈرم موجود تھے اور پانی اور سیوریج کی
پائپ لائنیں سب اسی طرف تھیں۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت
آگے بڑھتا رہا۔ وہ بے حد چوکنا نظر آ رہے تھے لیکن ہر طرف خاموشی
طاری تھی۔ پھر آخر تک چکر لگا کر وہ مڑ رہے تھے کہ اچانک ٹھک کی
آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے
اس کا سانس اچانک اس کے حلق میں پھنس گیا ہو۔ اس نے اپنا
سانس بحال کرنے کی کوشش کی لیکن بے سود۔ اس کے ذہن پر
تاریکی انتہائی تیزی سے پھیلتی چلی گئی۔

چیف باس اپنے آفس میں موجود تھا۔ اس کے جسم میں بے چینی
کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ اسے کروشر کی طرف سے حتمی اطلاع کا
انتظار تھا۔ تھوڑی دیر بعد سامنے رکھے ہوئے خصوصی ٹرانسمیٹر سے
کال آنی شروع ہو گئی تو اس نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر کا
بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ کروشر سپیکنگ۔ اوور"...... کروشر کی آواز سنائی دی
لیکن اس کی آواز میں جوش و جذبہ مفقود تھا اس لئے چیف باس کا چہرہ
بے اختیار مایوسی سے لٹک گیا تھا۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے۔ اوور"...... چیف باس نے سرد لہجے میں
کہا۔

"چیف ہم یہاں پہنچے تو میرا آدمی ڈونلڈ غائب تھا جس پر مجھے شک
ہوا کہ اسے چیک کر لیا گیا ہو گا اور یقیناً اسے اٹھا کر اندر لے جایا گیا

ہوگا اس لئے میں نے کوٹھی پر میزائل فائر کرانے کی بجائے اندر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کی اور پھر اس کے اثرات ختم ہونے پر جب ہم اندر گئے تو ڈونلڈ کی لاش ایک کمرے کے فرش پر پڑی تھی۔ اس کا چہرہ انتہائی حد تک مسخ تھا۔ اس کی گردن کچلی گئی تھی اور کوٹھی خالی تھی۔ عقبی دروازہ بھی کھلا ہوا تھا۔ اوور"...... کروشر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ وہ لوگ تمہارے پہنچنے سے پہلے ہی نکل گئے ہیں۔ اوور"...... چیف باس نے کہا۔

"یس چیف۔ بہرحال اب انہیں دوبارہ تلاش کرنا ہوگا۔ اوور"۔ کروشر نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ کرو تلاش۔ اوور اینڈ آل"...... چیف نے تھکے تھکے سے لہجے میں کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"نجانے یہ کس ٹائپ کے ایجنٹ ہیں۔ سمجھ نہیں آتی"۔ چیف باس نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے میز پر موجود فون کی گھنٹی بج اٹھی تو چیف باس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... چیف باس نے کہا۔

"ملٹری سیکرٹری ٹو گورنر جنرل صاحب بات کرنا چاہتے ہیں سر"...... دوسری طرف سے اس کے سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"کراؤ بات"...... چیف نے کہا۔

"ہیلو ملٹری سیکرٹری کرنل جوزف بول رہا ہوں"...... چند لمحوں

بعد دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"یس۔ چیف آف ایچ ڈی بول رہا ہوں"...... چیف نے کہا۔

"گورنر جنرل صاحب سے بات کریں جناب"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو میں برجر بول رہا ہوں جناب۔ چیف آف ایچ ڈی"۔ چیف نے اس بار خود ہی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"مسٹر برجر پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں آپ نے کیا کیا ہے"...... دوسری طرف سے انتہائی سرد لہجے میں کہا گیا۔

"جناب انہیں ایک کوٹھی میں ٹریس کر لیا گیا تھا لیکن وہ ہمارے آدمیوں کے وہاں پہنچنے سے پہلے نگرانی کرنے والے کو ہلاک کر کے نکل گئے ہیں۔ بہرحال پورے شیٹ لینڈ میں ان کی تلاش جاری ہے"...... چیف نے کہا۔

"لیکن مسٹر برجر جب انہوں نے لیبارٹری تباہ کر دی ہے اور اپنی لیبارٹری کا انتقام لے لیا ہے تو پھر اب وہ یہاں کیا کر رہے ہیں"۔ گورنر نے کہا تو چیف بے اختیار چونک پڑا۔

"سر دو صورتیں ہو سکتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ وہ چیکنگ سے بچنا چاہتے ہوں گے اور چھپ کر کچھ روز یہاں گزارنا چاہتے ہوں گے کیونکہ سخت ترین چیکنگ طویل عرصے تک نہیں کی جا سکتی دوسری صورت میں یہ بھی ہو سکتا ہے کہ انہیں فارمولا نہ مل سکا ہو اور ڈاکٹر مارٹن نے انہیں کوئی چکر دے دیا ہو اس لئے وہ اب فارمولا تلاش

کرنا چاہتے ہوں"...... چیف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
" فارمولا تو ڈاکٹر مارٹن کے پاس ہی تھا وہ کیسے چکر دے سکتے ہیں"...... گورنر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
" سر ڈاکٹر مارٹن کی لاش لیبارٹری کے عقبی بند راستے والی سرنگ میں پڑی ہوئی ملی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ ڈاکٹر مارٹن کو پہلے وہاں لے گئے۔ اس راستے کا علم بھی صرف ڈاکٹر مارٹن کو ہی تھا۔ اس طرح تو یہی محسوس ہوتا ہے کہ انہوں نے پہلے ڈاکٹر مارٹن سے وہ فارمولا حاصل کیا ہو گا پھر اسے ساتھ لے جا کر راستہ کھلوایا ہو گا لیکن شیٹ لینڈ میں ان کی موجودگی کی وجہ سے میں ایسا کہہ رہا ہوں کیونکہ اس کے علاوہ ان کی یہاں اس انداز میں موجودگی کی اور کوئی توجیہہ نہیں ہو سکتی"...... چیف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
" آپ کی بات درست ہے۔ بہرحال آپ نے ان کے بارے میں کیا پلان بنایا ہے"...... گورنر نے کہا۔
" ان کی تلاش جاری ہے سر اور اس کے احکامات دے دیئے گئے ہیں اور انہیں دیکھتے ہی ہلاک کر دیا جائے گا"۔ چیف نے کہا۔
" اوہ نہیں۔ انہیں زندہ پکڑو اور پھر ان سے معلوم کرو کہ انہوں نے وہ فارمولا حاصل کیا ہے یا نہیں اور اگر حاصل کر لیا ہے تو پھر ان سے وہ فارمولا دستیاب کراؤ۔ وہ فارمولا ہمارے لئے لیبارٹری سے بھی زیادہ اہم ہے اگر وہ فارمولا مل جائے تو کسی اور لیبارٹری میں اس پر کام ہو سکتا ہے"...... گورنر نے کہا۔

" جناب فارمولا اگر ہو گا تو ان کے پاس ہی ہو گا"...... چیف نے کہا۔
" اور اگر انہوں نے اسے کہیں چھپا دیا ہو تب"...... گورنر نے کہا۔
" ٹھیک ہے سر آپ کی بات درست ہے۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی"...... چیف نے ایک خیال کے آتے ہی کہا۔
" او کے جلد از جلد ان سے فارمولا دستیاب کراؤ اور پھر انہیں ہلاک کر دو۔ اگر آپ کی ایجنسی یہ کام نہیں کر سکتی تو پھر مجھے گریٹ لینڈ سے درخواست کرنی پڑے گی لیکن اس صورت میں آپ اس سیٹ پر نہیں رہیں گے"...... گورنر نے سخت لہجے میں کہا۔
" سر آپ کو گریٹ لینڈ سے درخواست کرنے کی ضرورت نہیں پڑے گی"...... چیف نے کہا۔
" میں بھی یہی چاہتا ہوں۔ گڈ بائی"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو چیف نے رسیور رکھا اور پھر میز کی دراز کھول کر اس نے ایک خصوصی ساخت کا ٹرانسمیٹر نکال کر میز پر رکھا اور اس کا بٹن پریس کر دیا۔
" ہیلو ہیلو چیف آف ایچ ڈی کالنگ۔ تم سیکشن چیفس باری باری کال کا جواب دیں۔ اوور"...... چیف نے کال دیتے ہوئے کہا۔
" یس سر۔ کروشر اٹنڈنگ یو سر۔ اوور"...... سب سے پہلے کروشر کی آواز سنائی دی۔

"یس سر۔ مارتھر اٹنڈنگ یو سر۔ اوور"....... کروشر کے خاموش ہوتے ہی مارتھر نے کال کا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر میک اٹنڈنگ یو سر۔ اوور"....... اور سب سے آخر میں میک نے کال کا جواب دیا۔

"سنو۔ گورنر صاحب کے حکم پر یہ طے کیا گیا ہے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو فوری طور پر ہلاک نہیں کیا جائے گا کیونکہ ان سے فارمولا وصول کیا جانا ضروری ہے اس لئے انہیں بے ہوش کر دیا جائے گا اور پھر مجھے رپورٹ دی جائے گی۔ اوور"....... چیف باس نے کہا تو باری باری تینوں نے اس کی کال کا جواب یس سر میں دے دیا۔

"اوور اینڈ آل"....... چیف نے کہا اور پھر خصوصی ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے اسے میز کی دراز میں رکھا اور پھر میز پر پڑے ہوئے ٹرانسمیٹر پر اس نے ایک فریکونسی ایڈجسٹ کی اور پھر اسے آن کر دیا۔

"چیف باس کالنگ کروشر۔ اوور"....... چیف باس نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ کروشر اٹنڈنگ یو سر۔ اوور"....... چند لمحوں بعد کروشر کی آواز سنائی دی۔

"کروشر کیا تم نے بین الاقوامی کوریئر سروس کو چیک کرانے کے انتظامات کئے ہیں۔ اوور"....... چیف باس نے کہا۔

"کوریئر سروس کی چیکنگ۔ وہ کس لئے سر۔ اوور"....... کروشر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"یو نانسنس۔ اگر انہوں نے فارمولا کسی کوریئر سروس کے ذریعے پہلے ہی بھجوا دیا ہو تو پھر۔ اوور"....... چیف نے کہا۔

"اوہ یس سر۔ آئی ایم سوری۔ اس کا مجھے خیال ہی نہیں آیا۔ میں ابھی بندوبست کرتا ہوں۔ اوور"....... کروشر نے معذرت خواہانہ لہجے میں کہا۔

"اوکے فوری انتظامات کرو۔ اوور اینڈ آل"....... چیف نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"تمہارا کیا قصور ہے۔ میرے ذہن میں بھی یہ بات گورنر جنرل صاحب سے باتیں کرتے ہوئے آئی ہے"....... چیف نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر ایک سائیڈ پر پڑی ہوئی دو فائلوں میں سے ایک اس نے اٹھا کر اپنے سامنے رکھی ہی تھی کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو چیف نے چونک کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"....... چیف نے کہا۔

"سر سیکشن انچارج مارتھر کی کال ہے"....... دوسری طرف سے اس کے سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"مارتھر کی۔ اچھا کراؤ بات"....... چیف نے چونک کر کہا۔

"باس میں مارتھر بول رہا ہوں"....... دوسری طرف سے سیکشن انچارج مارتھر کی آواز سنائی دی تو اس کا لہجہ سن کر چیف بے اختیار

چونک پڑا۔

"کیا بات ہے تم انتہائی جوش میں ہو"...... چیف نے کہا۔

"سر میں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو گرفتار کر لیا ہے۔ ویسے اگر آپ چند منٹ پہلے انہیں ہلاک نہ کرنے اور زندہ پکڑنے کا آرڈر نہ دیتے تو میں ان کا خاتمہ کر دیتا لیکن اب وہ بے ہوش اور زندہ ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو چیف باس کے ذہن میں یکلخت مسرت کی شدت سے دھماکے سے ہونے لگ گئے۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ کیا واقعی"...... چیف باس نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ وہ ہیڈ کوارٹر پر ریڈ کرنے آئے تھے اور آپ کو تو معلوم ہے کہ میں نے ہیڈ کوارٹر کی حفاظت کے لئے خصوصی انتظامات کئے ہوئے ہیں۔ یہ پورا گروپ ہیڈ کوارٹر کی عقبی سڑک پر پہنچ گیا تو انہیں چیک کر لیا گیا اور میں نے ان پر ریز فائر کر کے انہیں بے ہوش کر دیا اور اب یہ یہاں میرے سامنے آفس میں بے ہوش پڑے ہوئے ہیں۔ اب ان کا کیا کرنا ہے"...... مارتھر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا یہ واقعی وہی ہیں"...... چیف نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو۔

"یس سر۔ میں نے ان کی چیکنگ کی ہے۔ انہوں نے ماسک میک اپ لگائے ہوئے تھے جو میں نے اتار دیئے ہیں۔ ان میں سے

عورت تو سوئس نژاد ہے جبکہ باقی سب پاکیشیائی ہیں۔ پھر ان کی تلاشی لی گئی تو ان کی جیبوں سے انتہائی طاقتور اسلحہ بھی ملا ہے"۔ مارتھر نے جواب دیا۔

"فارمولا بھی دستیاب ہوا ہے یا نہیں"...... چیف نے چونک کر پوچھا۔

"نو سر۔ میں نے خصوصی طور پر سب کی تلاشی لی ہے لیکن فارمولا یا اس کی فلم وغیرہ کچھ نہیں ملا"...... مارتھر نے جواب دیا۔

"اوہ۔ پھر تو انہیں ہوش میں لانا پڑے گا۔ تم ایسا کرو کہ انہیں زیرو روم میں پہنچا کر ان کو کرسیوں میں جکڑ دو اور پھر مجھے اطلاع کرو میں خود وہاں آ کر ان سے پوچھ گچھ کروں گا"...... چیف نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور چیف نے رسیور رکھ دیا لیکن اس کے چہرے پر انتہائی مسرت کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ اب اس بات میں کوئی شک نہ رہا تھا کہ یہ پاکیشیائی ایجنٹ ہیں اس لئے اب کم از کم گورنر جنرل نے اسے جو دھمکی دی تھی اس کا جواب انہیں دیا جا سکتا تھا اور ان پر ثابت کیا جا سکتا تھا کہ ایچ ڈی گریٹ لینڈ کی کسی ایجنسی سے کسی صورت بھی کم نہیں ہے۔

عمران کی آنکھیں کھلیں تو چند لمحوں تک اس کا شعور سویا سویا سا رہا پھر آہستہ آہستہ اسے مکمل طور پر ہوش آگیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اسے احساس ہو گیا کہ اس کا جسم راڈز میں جکڑا ہوا ہے اور وہ کرسی پر بیٹھا ہے۔ اس نے ادھر ادھر نظریں گھمائیں اور پھر اس کے منہ سے بے اختیار ایک طویل سانس نکل گیا کیونکہ اس کے سارے ساتھی اس کے دائیں بائیں کرسیوں پر راڈز میں جکڑے ہوئے موجود تھے۔ سب سے آخر میں کیپٹن شکیل تھا اور ایک آدمی اسے انجکشن لگانے میں معروف تھا۔ عمران نے دیکھا کہ یہ ایک بڑا ہال کمرہ تھا اور ایک لحاظ سے ٹارچنگ روم ہی دکھائی دیتا تھا۔ اسی لمحے وہ آدمی صفدر کو انجکشن لگا کر واپس مڑا تو عمران کو ہوش میں دیکھ کر چونک پڑا۔

"تمہیں فوراً کیسے ہوش آگیا۔ تمہیں تو دس منٹ بعد ہوش آنا

چاہئے تھا"...... اس آدمی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میری گھڑی ہمیشہ دس منٹ آگے ہوتی ہے۔ بہرحال ہم شاید ہیڈ کوارٹر میں ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں"...... اس آدمی نے مختصر سا جواب دیا اور پھر تیزی سے مڑ کر وہ دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ عمران نے فوراً ہی راڈز کو کھولنے کا سوچا لیکن دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ اس کے دونوں ہاتھ بھی کرسیوں کے بازوؤں پر کڑوں میں جکڑے ہوئے تھے اور اس کی دونوں ٹانگیں بھی کرسیوں کے پایوں کے ساتھ کڑوں میں جکڑی ہوئی تھیں۔

"یہ تو واقعی ہیڈ کوارٹر کی جکڑ لگتی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے انداز میں کہا۔ اس کی تیز نظروں نے اب ہال کا جائزہ لینا شروع کر دیا تھا۔ اس کا خیال تھا کہ شاید ان راڈز کا سسٹم کسی سوئچ پینل میں ہو لیکن ایسی کوئی چیز اس کی نظر میں نہ آئی تو اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اسی لمحے اس کے ذہن میں ایک جھماکا سا ہوا اور وہ بے اختیار چونک کر ایک بار پھر اپنے ساتھیوں کو دیکھنے لگا اور پھر اس نے ایک بار پھر بے اختیار طویل سانس لیا کیونکہ اچانک اس کے ذہن میں جھماکا ہوا تھا کہ اس کے ساتھی اصل شکلوں میں ہیں۔ پہلے اس نے اس پر غور نہ کیا تھا لیکن اب خیال آنے پر جب اس نے دوبارہ دیکھا تو واقعی ایسا ہی تھا۔ پھر ایک ایک کر کے باقی ساتھی بھی ہوش میں آتے چلے گئے۔

"اوہ۔ ہم اصل شکلوں میں ہیں"۔۔۔۔۔۔۔ سب نے ہی چونک کر کہا۔

"ہاں۔ شاید ان لوگوں کو ایکریمی پسند نہیں ہیں"۔۔۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ ایچ ڈی کا ہیڈ کوارٹر ہے شاید"۔۔۔۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"ہاں ہم خود ہی تو کوشش کر رہے تھے ہیڈ کوارٹر کا راستہ تلاش کرنے کی۔ چنانچہ قدرت نے خود بخود انتظام کر دیا ہے"۔۔۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب انہوں نے ہمیں زندہ کیوں رکھا ہو گا"۔ صفدر نے کہا۔

"فارمولا حاصل کرنے کے لئے"۔۔۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی ہال کا دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کا چہرہ انتہائی سخت گیر سا نظر آ رہا تھا اور عمران اسے دیکھتے ہی چونک پڑا کیونکہ وہ اسے پہچانتا تھا۔ یہ گریٹ لینڈ کی ریڈ ۶ ایجنسی میں کام کرتا تھا اور اس کا نام اس وقت فالکن تھا۔ اس کے پیچھے ایک اور آدمی تھا جو گینڈے جیسی جسامت کا تھا۔ اس کے پیچھے وہی آدمی تھا جس نے انہیں انجکشن لگائے تھے۔ اس نے ہاتھ میں مشین گن پکڑی ہوئی تھی۔

"تم یقیناً مجھے پہچان گئے ہو گے علی عمران"۔۔۔۔۔۔۔ سب سے آگے

آنے والے نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے سرد لہجے میں کہا اور پھر وہ سامنے موجود خالی کرسیوں میں سے ایک پر بیٹھ گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے پیچھے آنے والا گینڈے کی جسامت والا آدمی بھی بیٹھ گیا تھا جبکہ مشین گن بردار ان کے پیچھے بڑے چوکنے انداز میں کھڑا تھا۔

"ہاں۔ فالکن کو کون بھول سکتا ہے۔ سنا ہے بڑا خطرناک پرندہ ہوتا ہے"۔۔۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ گینڈے کے جسم والا چونک کر فالکن کو دیکھنے لگا۔

"ہاں۔ ریڈ ۶ ایجنسی میں میرا نام فالکن تھا لیکن یہ میرا کوڈ نام تھا۔ میرا اصل نام برجر ہے اور اب میں ایچ ڈی کا چیف ہوں"۔۔۔۔۔۔۔ فالکن نے بڑے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مجھے افسوس ہے برجر۔ لوگ تو ترقی کرتے ہیں لیکن تم نے شاید ترقی معکوس کی ہے"۔۔۔۔۔۔۔ عمران نے بڑے افسوس بھرے لہجے میں کہا تو برجر بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا۔ کیا مطلب"۔۔۔۔۔۔۔ برجر نے چونک کر کہا۔

"تم ہینگنگ ڈیتھ کے چیف ہو اور تمہاری اس تنظیم کا شناختی نشان پھانسی ہے اس لئے تم چیف جلاد ہوئے اور جلادی بہرحال کوئی معزز پیشہ نہیں ہے"۔۔۔۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم نے یہ شناختی نشان کہاں سے دیکھ لیا ہے"۔۔۔۔۔۔۔ برجر نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"پاکیشیا کی لیبارٹری تباہ کرنے والے تمہارے آدمیوں کی جیب

سے ایک کارڈ گر گیا تھا جو گو بعد میں لے لیا گیا لیکن بہرحال اس نشان کے بارے میں مجھے معلوم ہو گیا اور اسی کی وجہ سے تو ہم نے ہینگنگ ڈیتھ کو ٹریس کیا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

" اوہ۔ تو یہ بات ہے اسی لئے میری سمجھ میں نہ آتا تھا کہ تم نے ایچ ڈی کو کیسے ٹریس کر لیا۔ بہرحال تم نے ہماری انتہائی اہم لیبارٹری تباہ کی ہے اور انتہائی قیمتی اور قابل سائنس دانوں کو ہلاک کیا ہے اس لئے اب تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کی موت یقینی ہے لیکن میرا وعدہ کہ اگر تم لیبارٹری سے حاصل کرنے والا فارمولا ہمارے حوالے کر دو تو تمہارے ساتھ رعایت کی جا سکتی ہے"۔ برجر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" یہ فارمولا تمہارا نہیں ہے اور جہاں تک لیبارٹری کی تباہی اور سائنس دانوں کی ہلاکت کی بات ہے تو یہ کام تم نے پہلے کیا ہے"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اگر تم مارتھر کے آدمیوں کو وہاں پاکیشیا میں پکڑ لیتے تو دوسری بات تھی لیکن اب ہم نے تمہیں یہاں پکڑا ہے اس لئے اب تم مجرم ہو"...... برجر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" مارتھر۔ کون مارتھر"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

" یہ ہے سیکشن انچارج مارتھر جس نے وہاں پاکیشیا میں بھی مشن مکمل کیا اور یہاں بھی اس نے ہی تمہیں گرفتار کیا ہے۔ اگر فارمولے کی بات درمیان میں نہ ہوتی تو تمہیں ایک لمحہ ضائع کئے

بغیر ہلاک کر دیا جاتا"...... برجر نے اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے گینڈے کے جسم والے آدمی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ تو یہ ہے مارتھر جس نے پاکیشیائی لیبارٹری تباہ کرائی ہے اور وہاں کے سائنس دانوں کو ہلاک کیا ہے۔ ویری گڈ۔ مجھے اس کی تلاش تھی کیونکہ ہمارا اصل شکار یہی تھا۔ جہاں تک فارمولے کا تعلق ہے تو فارمولا تو لیبارٹری کے ساتھ ہی تباہ ہو گیا تھا"۔ عمران نے جواب دیا۔

" غلط بات مت کرو علی عمران۔ تم نے ڈاکٹر مارٹن کو عقبی راستے میں لے جا کر ہلاک کیا ہے اس سے یہ بات صاف ہو جاتی ہے کہ تم نے پہلے اس سے فارمولا حاصل کر لیا ہو گا اس لئے اگر تم فارمولا دے دو تو میں تمہارے بارے میں رعایت کر سکتا ہوں لیکن دو ٹوک جواب دو۔ ہاں یا ناں۔ اگر تمہارا جواب ناں میں ہوا یا تم نے کوئی ٹال مٹول کی تو پھر ہمیں فارمولے کی بھی پرواہ نہیں رہے گی"...... برجر نے یکلخت انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

" اگر میرے پاس فارمولا ہے تو حاصل کر لو۔ میں نے منع تو نہیں کیا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوکے پھر تمہاری موت ہمارے لئے فارمولا سے زیادہ اہم ہے"...... برجر نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے عقبی طرف کھڑے آدمی کی طرف ہاتھ بڑھایا تو اس آدمی نے مشین گن اس کے ہاتھوں میں دے دی۔ برجر کے

چہرے پر یکلخت انتہائی سفاکی کے تاثرات ابھر آئے تھے اور صاف
محسوس ہو رہا تھا کہ وہ اب ایک لمحہ بھی ضائع کرنے کا روادار نہیں
ہے جبکہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی حالت یہ تھی کہ وہ انتہائی
بے بسی کے عالم میں تھے۔ مارتھر بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا۔
" سنو۔ کیا تم واقعی فارمولا حاصل کر کے مجھے زندہ چھوڑ دو
گے "...... اچانک جولیا نے کہا تو برجر اور مارتھر دونوں تیزی سے جولیا
کی طرف مڑے۔
" اس کی تلاشی لی تھی مارتھر "...... برجر نے جولیا کو غور سے
دیکھتے ہوئے مارتھر سے پوچھا۔
" یس باس۔ اس کے پاس فارمولا نہیں ہے "...... مارتھر نے
جواب دیا۔
" اگر میں فارمولا تمہارے حوالے کر دوں تو کیا تم مجھے زندہ چھوڑ
دو گے "...... جولیا نے کہا۔
" یہ کیا کہہ رہی ہو مارگریٹ "...... اچانک عمران نے غراتے
ہوئے لہجے میں جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔
" تم ایجنٹ ہو اس لئے تم بے شک مرتے رہو لیکن میں صرف
تمہارے ساتھ دوستی کی وجہ سے مرنا نہیں چاہتی "...... جولیا نے
جواب دیتے ہوئے کہا۔
" اوہ۔ تو تم اس کی دوست ہو۔ میں یہی سوچ رہا تھا کہ سوئس
نژاد لڑکی کیسے پاکیشیا سیکرٹ سروس کی رکن ہو سکتی ہے۔ کہاں ہے

فارمولا مجھے دو۔ میرا وعدہ کہ تمہیں زندہ چھوڑ دیا جائے گا "...... برجر
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
" کسی عورت کو بلواؤ اور مجھے اس کے ساتھ علیحدہ کمرے میں بھجوا
دو۔ فارمولا تمہیں مل جائے گا "...... جولیا نے کہا۔
" یہ جھوٹ بول رہی ہے۔ میں اس قدر قیمتی فارمولا ایک عام
عورت کے حوالے کیسے کر سکتا ہوں "...... عمران نے کہا۔
" مارتھر میری لیڈی سیکرٹری کو بلاؤ "...... برجر نے عمران کی بات
سن کر مارتھر سے کہا۔
" یس چیف "...... مارتھر نے کہا اور اس نے عقب میں کھڑے
آدمی سے لیڈی سیکرٹری کو بلانے کے لئے کہا۔
" میری لیڈی سیکرٹری ابھی معاملہ صاف کر دے گی لیکن میں
تمہیں علیحدہ کمرے میں بھجوانے کا رسک نہیں لے سکتا "...... برجر
نے جولیا سے کہا۔
" کیا تم مجھ جیسی عام عورت سے ڈر رہے ہو۔ یہاں جہاں ہر
طرف تمہارے آدمی ہیں۔ میں حقیقتاً فارمولا تمہارے حوالے کر کے
اپنی جان بچانا چاہتی ہوں لیکن تم مجھ سے ہی خوفزدہ ہو رہے ہو "۔
جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
" چیف یہ لڑکی ہمارا کیا بگاڑ سکتی ہے پھر اس کے پاس ویسے بھی
کوئی اسلحہ نہیں ہے "...... مارتھر نے غصیلے لہجے میں کہا۔
" ٹھیک ہے "...... برجر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور

عمران دل ہی دل میں جولیا کی ذہانت کی داد دینے لگا۔ اس نے واقعی انتہائی اچھوتی ترکیب سوچی تھی اور اسے معلوم تھا کہ جولیا حالات کو کنٹرول کرنے کی صلاحیتیں رکھتی ہے اس لئے وہ مطمئن تھا اس نے جولیا کو جھوٹی اس لئے کہہ دیا تھا کہ کہیں برجر جولیا کی رہائی سے پہلے ہی ان پر فائر نہ کھول دے اور اس کی یہ بات واقعی کارآمد ثابت ہوئی تھی کیونکہ برجر نے جولیا کی بات کا یقین نہیں کیا تھا۔ برجر اور مارتھر دونوں دوبارہ کرسیوں پر بیٹھ گئے تھے۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک نوجوان لڑکی اندر داخل ہوئی۔ اس کے ساتھ وہ آدمی تھا جو اسے بلانے گیا تھا۔

"سیلی اس لڑکی کے پاس فارمولا ہے جو تم نے اس سے حاصل کرنا ہے۔ تم اسے علیحدہ کمرے میں لے جاؤ اور فارمولا اس سے حاصل کرو۔ یہ آدمی کمرے کے دروازے پر رکے گا اور یہ سن لو کہ اگر یہ لڑکی تم پر وار کرنے کی کوشش کرے تو اسے اجازت ہو گی کہ تمہاری آواز سنتے ہی یہ اندر داخل ہو کر اسے گولی مار دے"....... برجر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن اس آدمی کی طرف بڑھا دی۔

"یس چیف"....... لڑکی نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اسے کھول دو اور ساتھ والے کمرے میں لے جاؤ"....... برجر نے مشین گن بردار سے کہا اور مشین گن بردار سر ہلاتا ہوا تیزی سے آگے بڑھا اور جولیا کی کرسی کے عقب میں پہنچ گیا۔ چند لمحوں بعد کٹاک

کٹاک کی آواز کے ساتھ ہی نہ صرف جولیا کے جسم کے گرد موجود راڈز غائب ہو گئے بلکہ اس کے ہاتھوں اور پیروں کے گرد موجود کڑے بھی کھل گئے اور جولیا اٹھ کر کھڑی ہو گئی جبکہ اس آدمی نے مشین گن کی نال جولیا کی پشت سے لگا دی۔ ادھر مارٹن نے بھی جیب سے مشین پسٹل نکال کر ہاتھ میں پکڑ لیا تھا اور وہ باوجود کرسی پر بیٹھے رہنے کے بے حد چوکنا دکھائی دے رہا تھا۔

"آؤ سیلی میں تمہیں فارمولا دے دوں"....... جولیا نے اٹھ کر آگے بڑھتے ہوئے سیلی سے مخاطب ہو کر کہا اور سیلی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ جولیا کے آگے بڑھتے ہی مشین گن بردار تیزی سے سائیڈ پر ہو کر جولیا کے عقب میں آگیا۔

"پوری طرح محتاط رہنا آرتھر"....... مارتھر نے اس آدمی سے کہا۔

"یس باس"....... آرتھر نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر وہ تینوں کمرے سے باہر نکل گئے۔

"کیا واقعی۔ اس لڑکی کے حوالے تم نے فارمولا کیا ہوا تھا"۔ برجر نے کچھ دیر بعد ایسے کہا جیسے اسے اچانک یہ خیال آیا ہو۔

"اب پریشان ہونے کی کیا ضرورت ہے۔ ابھی سب کچھ سامنے آ جائے گا"....... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مارتھر تم جا کر چیک کرو مجھے احساس ہو رہا کہ کہیں کوئی گڑبڑ ہے"....... برجر نے اچانک مارتھر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس چیف"....... مارتھر نے کہا اور اٹھ کر دروازے کی طرف

بڑھنے ہی لگا تھا کہ اچانک دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور دوسرے
لمحے ریٹ ریٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی مارتھر چیختا ہوا اچھل کر برجر
پر گرا اور برجر جو تیزی سے اٹھ رہا تھا یکلخت چیختا ہوا اچھل کر نیچے جا
گرا۔ دروازے سے جولیا ہاتھ میں مشین گن اٹھائے اندر داخل ہوئی
تھی۔

" برجر کو مت مارنا "...... عمران نے چیخ کر کہا تو جولیا نے بجلی کی
سی تیزی سے آگے بڑھ کر پوری قوت سے اٹھتے ہوئے برجر کی کنپٹی پر
جوتے کی نوک جڑ دی اور برجر ایک بار پھر چیخ مار کر نیچے جا گرا۔ اس
نے نیچے گر کر ایک بار پھر تڑپ کر اٹھنا چاہا لیکن اس دوران جولیا
مشین گن کو نال سے پکڑ چکی تھی۔ دوسرے لمحے مشین گن کا بٹ
برجر کے سر پر پڑا اور برجر اس بار نیچے گر کر ساکت ہو گیا۔

" گڈ شو۔ جلدی کرو ہمیں کھولو یہ ہیڈ کوارٹر ہے "...... عمران نے
تیز لہجے میں کہا تو جولیا دوڑتی ہوئی کرسیوں کے عقب میں گئی اور پھر
کٹاک کٹاک کی آوازوں کے ساتھ ہی سب سے پہلے عمران آزاد ہو گیا
جبکہ جولیا آگے بڑھ گئی۔ عمران آزاد ہوتے ہی تیزی سے آگے بڑھا اور
اس نے برجر کے ہاتھ سے نکلنے والا مشین پسٹل جھپٹا اور تیزی سے
دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

" گھبراؤ نہیں۔ یہ حصہ بالکل علیحدہ ہے میں راہداری کا آخری
دروازہ اندر سے بند کر کے یہاں آئی ہوں "...... جولیا نے اپنے
ساتھیوں کو آزاد کرتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا

دیا۔

" تم نے برجر کو گولی نہ مار کر واقعی انتہائی ذہانت کا ثبوت دیا
ہے۔ برجر ہمارے ہاتھ میں ترپ کے پتے کی طرح رہے گا "۔ عمران
نے مڑ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

" مجھے معلوم تھا "...... جولیا نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

" وہاں کیا ہوا تھا۔ تم نے کافی دیر لگا دی تھی "...... عمران نے
پوچھا۔

" میری کوشش تھی کہ لڑکی کے منہ سے آواز نہ نکلے اس لئے چند
لمحے اس کی گردن توڑنے میں مزید لگ گئے پھر میں نے سائیڈ پر ہو کر
ہلکی سی چیخ ماری تو وہ آرتھر دروازہ کھول کر تیزی سے اندر داخل ہوا
اور پھر اس کی گردن میں نے اس انداز میں توڑی کہ اس کے حلق
سے بھی آواز نہ نکل سکے۔ پھر میں باہر آئی اور راہداری کا آخری دروازہ
بند کر کے واپس پلٹی "...... جولیا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" مس جولیا آپ نے واقعی بے پناہ ذہانت سے کام لے کر اپنے
آپ کو آزاد کرایا ہے ورنہ ہمارے تو سوچ سوچ کر ذہن شل ہو گئے
تھے لیکن کوئی ترکیب سمجھ میں ہی نہ آ رہی تھی "...... صفدر نے کہا۔

" شکریہ "...... جولیا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" اس برجر کو اٹھا کر کرسی پر جکڑ دو اب پہلے اس سے ہیڈ کوارٹر
کے بارے میں پوری تفصیل معلوم کرنی پڑے گی "...... عمران نے
کہا تو تنویر اور صفدر نے فوراً ہی اس کے حکم کی تعمیل کر دی۔

"میرا خیال ہے کہ اس آخری دروازے پر کسی نہ کسی کو ضرور ہونا چاہئے ورنہ ہو سکتا ہے کہ کوئی اچانک اندر آجائے"...... جولیا نے کہا۔

"یہاں رکنے کا کیا جواز ہے جو نظر آئے اسے اڑا دو اور آخر میں یہاں بم نصب کر کے پورے ہیڈ کوارٹر کو بھی اڑا دیا جائے"۔ تنویر نے کہا۔

"نہیں۔ اوپر کمرشل پلازہ ہے اس لئے کوئی بم استعمال نہیں ہو گا البتہ اب اس مارتھر کے آدمی باہر موجود ہوں گے مجھے اگر ٹرانسمیٹر مل جائے تو میں اس برجر کے ذریعے اس کے تمام سیکشنز کو ہدایات دے کر فارغ کر دوں پھر ہم اس کو ساتھ لے کر یہاں سے آسانی سے نکل جائیں گے"...... عمران نے کہا۔

"ٹرانسمیٹر اس کمرے میں موجود ہے جہاں مجھے لے جایا گیا تھا"...... جولیا نے کہا۔

"اوکے تم جا کر وہ ٹرانسمیٹر لے آؤ اور صفدر اور کیپٹن شکیل اس دروازے کی سائیڈوں میں رکیں گے۔ تم نے کسی کو یہاں تک نہیں آنے دینا لیکن جب تک میں نہ کہوں فائرنگ بھی نہیں ہونی چاہئے"...... عمران نے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"میں بھی ان کے ساتھ ہی باہر جا رہا ہوں۔ یہاں سوائے پوچھ گچھ کے اور کیا ہونا ہے"...... تنویر نے کہا اور پھر وہ بھی اپنے ساتھیوں سمیت باہر چلا گیا۔ عمران نے آگے بڑھ کر برجر کا ناک اور

منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب برجر کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو عمران نے ہاتھ ہٹا لئے اور پیچھے ہٹ کر اسی کرسی پر بیٹھ گیا جس پر پہلے برجر بیٹھا ہوا تھا۔ تھوڑی دیر بعد برجر نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں اور پھر پوری طرح ہوش میں آتے ہی اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے اب وہ بھی بالکل اسی طرح جکڑا ہوا بیٹھا تھا جیسے پہلے عمران اور اس کے ساتھی بیٹھے ہوئے تھے۔

"یہ تمہارا ہی سسٹم ہے برجر"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو برجر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"کاش میں اس لڑکی پر اعتماد نہ کرتا"...... برجر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ تم نے کیوں اس پر اعتماد کیا ہے کیونکہ یہ سوئس نژاد تھی اگر یہ پاکیشیائی ہوتی تو تم کبھی اس پر اعتماد نہ کرتے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میں سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ کوئی غیر ملکی لڑکی بھی سیکرٹ سروس کی رکن ہو سکتی ہے۔ بہرحال اب تم کیا چاہتے ہو"...... برجر نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"مارتھر جس نے پاکیشیا کے خلاف مشن مکمل کیا تھا وہ ہلاک ہو چکا ہے۔ فارمولا واپس پاکیشیا پہنچ چکا ہے البتہ اب تم رہ گئے ہو۔ تمہیں ہلاک کرنے کے بعد تمہارے اس ہیڈ کوارٹر کو تباہ کیا جائے گا

اور پھر ہم اطمینان سے واپس چلے جائیں گے"...... عمران نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم کسی حالت میں بھی شیٹ لینڈ سے باہر نہیں جا سکتے۔ ایچ ڈی کے سب سیکشن تمہیں تلاش کر رہے ہیں"...... برجر نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ دوسرے لمحے اس کے چہرے پر مسکراہٹ کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ برجر کے بات کرنے کے انداز سے ہی وہ سمجھ گیا تھا کہ وہ یہاں آنے سے پہلے اپنے سیکشنوں کو ان کی تلاش ختم کرنے کا کہہ کر آیا ہے اور نفسیاتی طور پر ہونا بھی ایسا ہی چاہئے تھا لیکن پہلے عمران کو اس بات کا خیال نہ آیا تھا۔

"حالانکہ جب مارتھر نے ہمیں پکڑ لیا تھا ہمارے میک اپ بھی صاف ہو گئے تھے اور ہماری تعداد بھی پوری تھی تو لامحالہ تم نے تمام سیکشنز کو کہہ دیا ہو گا کہ اب ہماری تلاش بند کر دی جائے اور تمہارا لہجہ بھی بتا رہا ہے کہ ایسا ہی ہوا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اس کے باوجود تم یہاں سے زندہ نہیں نکل سکتے۔ یہ ہیڈ کوارٹر ہے اور مارتھر کا سیکشن بہرحال اس کی حفاظت کر رہا ہے"...... برجر نے کہا۔

"تمہارا قدوقامت ہمارے ایک ساتھی سے ملتا ہے اس لئے تمہاری گردن توڑ کر تمہیں ہلاک کر دیا جائے گا اور پھر تمہارے روپ میں ہم سب اطمینان سے یہاں سے نکل جائیں گے اور شیٹ

لینڈ سے بھی باہر پہنچ جائیں گے"...... عمران نے جواب دیا۔ اسی لمحے جولیا ٹرانسمیٹر اٹھائے اندر داخل ہوئی اور عمران کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گئی۔

"ٹھیک ہے۔ اب میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ بہرحال مجھے افسوس ہے کہ میں نے آخری لمحے میں غلطی کی ہے اور ظاہر ہے اب اس غلطی کا خمیازہ تو مجھے بھگتنا ہی ہو گا"...... برجر نے جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"گڈ شو۔ اس کا مطلب ہے کہ تم ابھی تک فالکن ہو۔ تو پھر سنو تمہاری تنظیم نے پاکیشیا کی لیبارٹری تباہ کر دی اور سائنس دانوں کو ہلاک کر کے فارمولا لے اڑے اور یہ کام مارتھر نے کیا تھا۔ ہم نے جواب میں شیٹ لینڈ کی لیبارٹری اڑا دی۔ تمہارے سائنس دان ہلاک کر دیئے اور مارتھر کو بھی ہلاک کر دیا۔ ہمیں تلاش بھی اسی کی تھی ورنہ کسی سرکاری تنظیم یا اس کے چیف یا ہیڈ کوارٹر کا خاتمہ کر کے ہمیں کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ سرکاری سطح پر یہ کام لامحالہ دوبارہ ہو سکتے ہیں تمہاری جگہ کوئی نیا چیف لے لے گا۔ ہیڈ کوارٹر بھی بنا لئے جائیں گے اس لئے اب یہ فیصلہ تم نے کرنا ہے کہ ہمیں کیا کرنا چاہئے۔ تم ایجنٹ ہو اس لئے تم میرا مطلب آسانی سے سمجھ سکتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"میں تمہارا مطلب سمجھتا ہوں۔ تمہارا مطلب ہے کہ میں اپنی جان بچانے کے عوض تمہیں خاموشی سے شیٹ لینڈ سے واپس بھجوا

دوں۔ یہی مطلب ہے ناں تمہارا"....... برجر نے کہا۔

"ہاں"....... عمران نے جواب دیا۔

"سوری عمران۔ یہ ملک سے غداری ہے اور میں مر تو سکتا ہوں لیکن ملک سے غداری نہیں کر سکتا"....... برجر نے فیصلہ کن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گڈ۔ تمہارا یہ جواب مجھے پسند آیا ہے اس لئے اب تم زندہ بھی رہو گے اور ملک سے غداری بھی نہیں کرو گے"....... عمران نے کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے اٹھتے ہی جولیا بھی کھڑی ہو گئی۔

"ہم یہاں سے جا رہے ہیں۔ اگر تمہاری زندگی ہوئی تو کوئی نہ کوئی تمہیں آ کر رہا کر دے گا ورنہ تمہاری قسمت۔ آؤ جولیا"۔ عمران نے کہا اور دروازے کی طرف مڑ گیا۔ جولیا اس کے ساتھ ہی واپس مڑ گئی۔

"سنو۔ ایک منٹ"....... اچانک برجر کی آواز سنائی دی تو عمران واپس مڑا۔

"کیا بات ہے"....... عمران نے پوچھا۔

"تم اس ہیڈ کوارٹر سے کسی صورت زندہ باہر نہ جا سکو گے"۔ برجر نے کہا۔

"تو تمہیں تو خوش ہونا چاہئے پھر کیوں تم نے مجھے بلایا ہے"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں اس حالت میں اپنے کسی آدمی کے سامنے نہیں آنا چاہتا۔ یہ

بھی ایک لحاظ سے میری موت ہے اس لئے میں تمہیں ایک آفر کر سکتا ہوں کہ تم مجھے اس کرسی سے رہا کرا دو میں تمہیں ہیڈ کوارٹر سے باہر بھجوا دیتا ہوں اس کے بعد اگر تم شیٹ لینڈ سے نکل گئے تو تمہاری اپنی قسمت ورنہ میں پوری کوشش کروں گا کہ تمہیں زندہ شیٹ لینڈ سے باہر نہ جانے دوں"....... برجر نے کہا۔

"مجھے تمہاری شرط منظور ہے لیکن تمہیں ایک وعدہ کرنا ہو گا کہ تم ہمیں میک اپ کا سامان دو گے اور ہمارے یہاں سے جانے کے کم از کم دو گھنٹوں تک تم اپنے کسی سیکشن کو ہمارے پیچھے کام کرنے کا نہیں کہو گے۔ صرف دو گھنٹے"....... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے مجھے تمہاری شرط منظور ہے"....... برجر نے جلدی سے کہا۔

"جولیا اسے رہا کر دو"....... عمران نے جولیا سے کہا اور جولیا سر ہلاتی ہوئی اس کرسی کی طرف بڑھنے لگی جس پر برجر جکڑا ہوا موجود تھا۔

"شکریہ۔ تم فکر مت کرو میں شرط کی پوری پابندی کروں گا"۔ برجر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"اگر کرو گے تو خود ہی فائدے میں رہو گے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"آؤ میرے ساتھ"....... برجر نے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک آفس نما کمرے میں موجود تھے۔ برجر نے الماری سے انہیں میک اپ ماسک نکال کر

دے دیا تھا اور وہ سب میک اپ کرنے میں مصروف ہو گئے۔ جولیا
نے اپنے ساتھیوں کو عمران اور برجر کے درمیان ہونے والے
معاہدے کے بارے میں بتا دیا تھا اس لئے سب خاموشی سے میک
اپ کرنے میں مصروف تھے۔
"تم ہمیں یہاں سے کیسے نکالو گے"...... عمران نے کہا۔
"میں تمہیں ہیڈ آفس کے ایک خفیہ راستے سے خود جا کر باہر پہنچا
دوں گا"...... برجر نے جواب دیا۔
"اوکے آؤ لیکن دو گھنٹے والی شرط کا خیال رکھنا"...... عمران نے
کہا اور برجر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر جب عمران اور اس کے
ساتھیوں نے میک اپ کر لئے تو برجر انہیں اپنے ساتھ لے کر آفس
سے باہر نکلا اور ایک راہداری سے گزرتا ہوا وہ ایک طویل بند راستے
میں داخل ہو گیا۔
"یہ راستہ کہاں جا نکلے گا"...... عمران نے پوچھا۔
"کمرشل پلازہ سے کچھ فاصلے پر ایک گلی میں۔ وہاں سے تم سڑک
پر پہنچ سکتے ہو"...... برجر نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر
ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد اس راستے کا اختتام آ گیا۔ سامنے ایک دیوار
تھی۔ برجر نے آگے بڑھ کر اس دیوار کی جڑ میں پیر مارا تو سرر کی آواز
کے ساتھ ہی دیوار درمیان سے کھل گئی۔ اب واقعی دوسری طرف
گلی نظر آ رہی تھی۔ عمران نے براہ راست باہر جانے کی بجائے پہلے سر
باہر نکالا اور پھر ادھر ادھر دیکھا۔

"تم نے واقعی اپنا پہلا وعدہ پوا کر دیا ہے لیکن اب دوسرا وعدہ
بھی یاد رکھنا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"ہاں۔ میں دو گھنٹے تک تمہاری تلاش نہیں کراؤں گا لیکن اس
کے بعد جو کچھ ہو گا اس کی ذمہ داری مجھ پر نہ ہو گی"...... برجر نے
جواب دیا۔
"تم نے اپنے سیکشنز کو کیا کہہ کر ہماری تلاش سے روکا تھا"۔
اچانک عمران نے پوچھا۔
"میں نے انہیں بتایا تھا کہ تمہیں گرفتار کر لیا گیا ہے اس لئے
اب تمہیں تلاش کرنے کی ضرورت نہیں ہے"...... برجر نے جواب
دیا۔
"پھر اب ہمارے باہر جانے کے بعد تم کیا کرو گے"...... عمران
نے پوچھا۔
"یہ میرا مسئلہ ہے تمہارا نہیں۔ بہرحال تم نے مارتھر کو ہلاک کر
دیا ہے اس لئے میں ساری ذمہ داری مارتھر پر ڈال دوں گا کہ اس کی
حماقت کی وجہ سے تم نکل جانے میں کامیاب ہو گئے"...... برجر نے
جواب دیا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔
"اوکے اب مجھے یقین آ گیا ہے کہ تم واقعی دو گھنٹوں والا وعدہ
پورا کرو گے"...... عمران نے آگے بڑھتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے
اسے اپنے عقب سے برجر کی چیخ اور گرنے کا دھماکہ سنائی دیا تو وہ
تیزی سے مڑا اور اس کے ساتھ ہی اس کا چہرہ غصے کی شدت سے سرخ

ہو گیا کیونکہ برجر زمین پر پڑا تڑپ رہا تھا اور اس کی گردن جس انداز میں ٹیڑھی ہو گئی تھی اس کے بعد اس کا بچ جانا ناممکن تھا جبکہ تنویر اس طرح ہاتھ جھاڑ رہا تھا جیسے اس نے ہاتھوں پر اٹھایا ہوا کوئی وزن پھینک دیا ہو۔ اسی لمحے برجر کے جسم نے جھٹکا کھایا اور وہ ساکت ہو گیا۔

"تم نے معاہدے کی خلاف ورزی کی ہے"...... عمران نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"اس نے میرے اشارے پر یہ سب کچھ کیا ہے۔ معاہدہ تم نے کیا تھا اور تم نے اسے ہلاک نہیں کیا لیکن پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مفاد میں اس کی موت ضروری تھی"...... تنویر کے بولنے سے پہلے جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب دشمنوں کے ساتھ اس قسم کے معاہدوں کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی۔ دشمن دشمن ہی ہوتے ہیں"...... صفدر نے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"او کے چونکہ تم سب مل گئے ہو اس لئے اب سوائے اس کے کہ میں چیف کو تمہاری رپورٹ کر دوں اور کیا کر سکتا ہوں"۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"بے شک دے دینا رپورٹ۔ چیف دشمن کو ختم کرنے پر میری جواب طلبی نہیں کرے گا اور اب ہم اطمینان سے یہاں سے نکل سکتے ہیں ورنہ خواہ مخواہ ہمارے راستے میں رکاوٹیں کھڑی ہو جاتیں"۔

جولیا نے جواب دیا اور اطمینان سے آگے بڑھ گئی اور عمران نے ایسے منہ بنا لیا جیسے اسے اپنی بے بسی کا بڑی شدت سے احساس ہو رہا ہو۔ باقی ساتھی اس کے چہرے پر ابھرنے والے تاثرات دیکھ کر بے اختیار مسکرا دیئے۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

"بیٹھو"...... سلام دعا کے بعد عمران نے کہا اور پھر وہ خود بھی اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

"جولیا نے رپورٹ دی ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں، اور اس نے خصوصی طور پر ایچ ڈی کے چیف برجر سے آپ کے معاہدے کے بات لکھ کر پھر اس کی ہلاکت کے بارے میں تفصیل بھی لکھی ہے اور اس کے جواز بھی دیئے ہیں"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پھر تمہارا کیا ردعمل ہے"...... عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"ردعمل۔ کیسا ردعمل۔ جولیا کا فیصلہ درست تھا اس طرح آپ

اور ٹیم کے ممبران اطمینان سے وہاں سے نکل آئے اور معاہدہ آپ نے کیا تھا نہ کہ جولیا نے اور نہ کسی ممبر نے"...... بلیک زیرو نے چونک کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اگر ایسا ہونا شروع ہو گیا تو پھر کل کیا ہو گا۔ میں تو اس انداز میں کام ہی نہ کر سکوں گا"...... عمران کا لہجہ بے حد سرد ہو گیا۔

"آپ کا کیا مطلب ہے۔ کیا جولیا کو اس کی سزا دینی چاہئے"۔ بلیک زیرو نے چونک کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں کیونکہ مشن کے درمیان لیڈر کے احکامات کی خلاف ورزی اور اس کی رضامندی کے بغیر اقدام کرنا میرے نزدیک ناقابل معافی جرم ہے"...... عمران کا لہجہ بے حد سرد تھا۔

"لیکن عمران صاحب جولیا نے یہ کام بہرحال ٹیم اور پاکیشیا کے مفاد میں کیا ہے"...... بلیک زیرو نے جولیا کی حمایت کرتے ہوئے کہا۔

"تو کیا میں نے جو معاہدہ کیا تھا وہ ٹیم اور پاکیشیا کے مفاد کے خلاف تھا"...... عمران نے غصیلے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ نے معاہدہ اس لئے کیا تھا تا کہ آپ ہیڈ کوارٹر سے بحفاظت نکل سکیں اور دو گھنٹے بھی آپ نے اس لئے اس سے لئے تھے کہ آپ ان دو گھنٹوں میں وہاں سے نکلنا چاہتے تھے لیکن عمران صاحب آپ نے دیکھا تھا کہ پہلے آپ کے وہاں جاتے ہوئے انہوں نے آپ کا طیارہ فضا میں کریش کرا دیا تھا۔ کیا وہ اب ایسے کاموں سے باز آ سکتے

تھے۔ لامحالہ ٹیم کی جانیں خطرے میں پڑجاتیں"...... بلیک زیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو تمہارا کیا خیال ہے کہ میں یہ باتیں نہیں سمجھ سکتا۔ مجھے معلوم ہے کہ برجر نے ایسا کچھ نہیں کرنا تھا۔ اسے معلوم ہے کہ اسے کامیابی نہیں ہو سکتی وہ لامحالہ صرف تلاش کرانے کے احکامات دے کر خاموش ہو جاتا کیونکہ شیٹ لینڈ کے حکام کو فارمولے کی ہم سے زیادہ ضرورت تھی اور فارمولا حاصل کرنے کے لئے وہ ہمیں گرفتار کر سکتے تھے۔ فوری ہلاک نہ کر سکتے تھے۔ برجر نے جو کچھ کیا تھا صرف اپنی انا اونچی رکھنے کے لئے کیا تھا اور اگر برجر زندہ رہتا تو وہ اب کبھی بھی دوبارہ پاکیشیا کے خلاف مشن مکمل نہ کرتا لیکن اب جو نیا چیف آئے گا وہ ہو سکتا ہے کہ فارمولا واپس حاصل کرنے کے لئے دوبارہ کام شروع کرا دے اس طرح ہم ایک مستقل دردسر میں مبتلا ہو سکتے ہیں"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کی بات درست ہے لیکن جو کچھ آپ سوچ سکتے ہیں ظاہر ہے دوسرے ممبران تو اس گہرائی تک نہیں سوچ سکتے"...... بلیک زیرو نے ہلکی سی ہنسی ہنستے ہوئے کہا اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ اس کے چہرے پر بے پناہ سنجیدگی تھی۔ بلیک زیرو نے اس کی سنجیدگی کو دیکھ کر بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"صفدر بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی صفدر کی آواز

سنائی دی تو بلیک زیرو لاؤڈر سے صفدر کی آواز سن کر بے اختیار چونک پڑا۔ اس کا خیال تھا کہ شاید عمران جولیا سے بات کر کے اسے ڈانٹ ڈپٹ کرے گا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ حکم سر"...... صفدر کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا۔

"مجھے جولیا اور عمران دونوں کی طرف سے شیٹ لینڈ مشن کی رپورٹیں مل چکی ہیں۔ جولیا نے مشن کے دورن ٹیم لیڈر کے حکم کی خلاف ورزی کی ہے اور میں اسے برداشت نہیں کر سکتا۔ جولیا کو اس کی عبرتناک سزا بھگتنا ہو گی"...... عمران نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سس۔ سر۔ جولیا نے پاکیشیا کے مفاد میں یہ سب کیا ہے سر"۔ صفدر کی بوکھلائی ہوئی سی آواز سنائی دی۔

"مجھے عمران نے جو رپورٹ دی ہے اس میں اس نے واضح طور پر لکھا ہے کہ تم نے بھی جولیا کی کھل کر حمایت کی تھی اور اب بھی تم اس کی حمایت کر رہے ہو"...... عمران نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ انہوں نے درست رپورٹ دی ہے"...... صفدر نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ سوائے کیپٹن شکیل کے تم، تنویر اور جولیا نے مل کر ٹیم لیڈر سے بغاوت کر دی اور اس کی سزا جانتے ہو کیا ہو

سکتی ہے"...... عمران نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ اگر یہ ہماری غلطی ہے سر تو ہم اس کی سزا بھگتنے کے لئے تیار ہیں سر"...... صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر میرا حکم سنو۔ چونکہ تم نے جولیا اور تنویر کی حمایت کی ہے اس لئے اب تم نے میرے حکم پر جولیا اور تنویر دونوں کو اپنے ہاتھوں سے گولی مارنی ہے۔ یہی تم تینوں کے لئے کم سے کم سزا ہو سکتی ہے اور اگر تم نے میرے حکم پر عمل نہ کیا تو پھر تم عبرتناک موت کے حق دار بن جاؤ گے"۔ عمران نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا تو بلیک زیرو بے اختیار اچھل پڑا۔

"یس سر"...... صفدر نے سپاٹ لہجے میں جواب دیا تو عمران نے ایک جھٹکے سے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر انتہائی پتھریلی سنجیدگی نمایاں تھی۔

"یہ۔ یہ آپ نے کیا کیا۔ اس کا کیا مطلب ہوا"...... بلیک زیرو نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"خاموش بیٹھے رہو۔ ٹیم لیڈر کے احکامات کی خلاف ورزی کی یہ کم سے کم سزا ہے"...... عمران نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا اور تیزی سے اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"عمران صاحب پلیز۔ پلیز عمران صاحب"...... یکلخت بلیک زیرو کرسی سے اٹھ کر دوڑتا ہوا عمران کی طرف بڑھا۔

"عمران تو پلیز ہے لیکن ایکسٹو پلیز نہیں ہے"...... عمران نے اسی

طرح سرد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن ایکسٹو اپنی جان نثار ٹیم کو پاکیشیا کے مفاد کی خاطر معاف بھی تو کر سکتا ہے۔ پلیز عمران صاحب"...... بلیک زیرو نے انتہائی منت بھرے لہجے میں کہا۔

"تو پھر کر دو معاف۔ میں نے منع تو نہیں کیا لیکن پھر مجھے نہ کہنا کہ آئندہ مشن کیوں کامیاب نہیں ہو سکا"...... عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"میں انہیں سمجھا دوں گا۔ وہ آئندہ ایسی غلطی نہیں کریں گے۔ پلیز عمران صاحب"...... بلیک زیرو نے تقریباً رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"لیکن اب تم انہیں کیا کہو گے حکم بھی تو ایکسٹو نے دیا ہے"۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"آپ اپنا حکم واپس لے لیں۔ میں خود ہی کچھ نہ کچھ کر لوں گا"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں۔ پہلے ٹیم لیڈر کے حکم کی خلاف ورزی ہوئی ہے اب اگر ایکسٹو نے حکم واپس لے لیا تو پھر پاکیشیا سیکرٹ سروس کی لٹیا مکمل طور پر ڈوب جائے گی اس لئے اب میں تم سے درخواست کروں گا۔ تمہاری منتیں کروں گا۔ آخر میں تم میری بات مان لینا لیکن یہ سن لو کہ آئندہ اگر ایسا ہوا تو پھر تمہیں بھی ویسی ہی سزا دی جائے گی جیسی حکم نہ ماننے والوں کو دی جاتی ہے"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا

اور بلیک زیرو کے انتہائی پریشان اور ستے ہوئے چہرے پر یکلخت
اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

"آپ بے فکر رہیں عمران صاحب آئندہ ایسا نہیں ہو گا اور میری
بات ماننے کا بے حد شکریہ"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران تیزی
سے مڑا اور آپریشن روم سے باہر آگیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی
سے اپنے فلیٹ کی طرف بڑھی چلی جارہی تھی۔

صفدر کے فلیٹ میں اس وقت صالحہ کے علاوہ پوری سیکرٹ
سروس موجود تھی۔ صالحہ اپنے کسی ذاتی کام سے ملک سے باہر گئی
ہوئی تھی۔ ان سب کے چہروں پر انتہائی حیرت اور الجھن کے تاثرات
نمایاں تھے۔

"یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے صفدر صاحب۔ چیف یہ حکم کیسے
دے سکتا ہے"...... صدیقی نے کہا۔

"اس نے حکم دیا ہے اور تم جانتے ہو کہ وہ اپنے حکم کی تعمیل
کرانا بھی جانتا ہے۔ میں نے حکم کی تعمیل نہ کی تب بھی اس کے حکم
کی تعمیل تو بہرحال کرا دی جائے گی۔ میں نے تم سب کو یہاں اس
لئے بلایا ہے کہ اس کا کوئی حل سوچا جائے"...... صفدر نے ایک
طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ جولیا اور تنویر ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھے
ہوئے تھے۔

"میرا خیال ہے کہ چیف نے غصے میں یہ حکم دیا ہے۔ وہ جلد ہی اپنا حکم واپس لے لے گا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"نہیں۔ وہ کوئی جذباتی اقدام نہیں کیا کرتا اس لئے اس نے جو حکم دیا ہے وہ سوچ سمجھ کر دیا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ عمران سے بات کی جائے وہ اس خوفناک سچوئیشن کو ڈیل کر لے گا"...... اس بار نعمانی نے کہا۔

"اس کی وجہ سے تو یہ سب کچھ ہو رہا ہے۔ وہ تو خوش ہو گا"۔ تنویر نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"نہیں عمران کا ہرگز یہ مقصد نہیں ہو گا کہ چیف اس کی رپورٹ پر اس طرح کا حکم صادر کر دے۔ ہمیں واقعی عمران سے بات کرنی ہو گی"...... صدیقی نے کہا۔

"صدیقی ٹھیک کہہ رہا ہے۔ عمران صاحب سے بات کرنی ہو گی۔ وہ کوئی نہ کوئی حل نکال لیں گے۔ یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ جو شخص ہم سب پر جان چھڑکتا ہو وہ اس قدر بے حس ہو جائے۔ صدیقی تم بات کرو"...... اس بار چوہان نے کہا۔

"اور اگر عمران نے حمایت کرنے سے انکار کر دیا تو پھر"۔ صفدر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں عمران کو یہیں بلوانا چاہیئے"...... نعمانی نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ ٹھیک ہے۔ میں بات کرتا ہوں اس سے"۔ صدیقی

نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے رسیور اٹھا لیا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ ساتھ ہی اس نے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

"حقیر فقیر پر تقصیر بندہ نادان علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بزبان خود بلکہ بدہان خود بول رہا ہوں"۔ دوسری طرف سے عمران کی مخصوص چہکتی ہوئی آواز سنائی دی اور تنویر کے بھنچے ہوئے ہونٹ مزید بھنچ گئے۔

"میں صدیقی بول رہا ہوں عمران صاحب"...... صدیقی نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اچھا چلو اس دور میں سچ بولنے کو مل جائے گا۔ بولو بھائی سچ بولو"...... عمران نے صدیقی کے لفظ کو استعمال کرتے ہوئے جواب دیا۔

"میں صفدر کے فلیٹ سے آپ کو کال کر رہا ہوں۔ یہاں پوری سیکرٹ سروس موجود ہے۔ آپ پلیز فوراً یہاں آ جائیں"...... صدیقی نے کہا۔

"کیوں۔ کیا کوئی خاص فنکشن ہے"...... عمران کی چونکی ہوئی آواز سنائی دی۔

"جی ہاں۔ خاص الخاص"...... صدیقی نے جواب دیا۔

"ارے واہ۔ مطلب ہے کہ صفدر نے خطبہ نکاح یاد کر لیا ہے۔ ویری گڈ۔ کیا واقعی"...... عمران نے کہا۔

"تنویر اور جولیا کی شادی ہو رہی ہے اور آپ نے گواہی دینی ہے۔

جلدی آئیں"...... صدیقی نے کہا تو اس کے سارے ساتھی بے اختیار اچھل پڑے۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم واقعی صدیقی بول رہے ہو"۔ عمران کی انتہائی بوکھلائی ہوئی آواز سنائی دی۔

"ہاں میں سچ کہہ رہا ہوں آجائیے شاید آپ کی وجہ سے جولیا ارادہ بدل دے ورنہ"...... صدیقی نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ۔ یہ تم نے کیوں کہا ہے"...... اس بار جولیا نے جو اب تک خاموش بیٹھی ہوئی تھی پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میرے ذہن میں اچانک یہی پلان آیا ہے اس طرح کام آسانی سے بن جائے گا۔ ہم عمران کو بتائیں گے کہ چیف نے یہ حکم دیا ہے اور چونکہ اس کے حکم کی تعمیل ہونی ہے اس لئے یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ مرنے سے پہلے جولیا اور تنویر شادی کر لیں اور اب اگر چیف کا حکم تبدیل نہ ہوا تو ایسا ہی ہو گا۔ مجھے یقین ہے کہ عمران چیف کے پیر پکڑنے سے بھی دریغ نہیں کرے گا"...... صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بات تو تمہاری ٹھیک ہے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم نے درست کہا ہے۔ اب واقعی ایسا ہی ہو گا"۔ یکلخت جولیا نے فیصلہ کن لہجے میں کہا تو تنویر بے اختیار چونک پڑا۔

"پھر۔ پھر تو مرنے کے لئے بھی تیار ہوں"...... تنویر نے بے

ساختہ لہجے میں کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے اور ماحول پر چھایا ہوا تناؤ یکلخت ختم ہو گیا۔

"لیکن عمران آئے گا بھی یا نہیں"...... چند لمحوں بعد صفدر نے کہا۔

"تم دیکھنا وہ اڑتا ہوا آئے گا"...... صدیقی نے کہا اور سب بے اختیار مسکرا دیئے اور پھر تھوڑی دیر بعد ہی کال بیل کی آواز سنائی دی تو صدیقی اٹھا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"ارے یہ کیا تم نے بھیرویں سنا دی۔ میں تو سمجھ رہا تھا کہ اس دور میں سچ سننے کو ملے گا لیکن"...... عمران کی پریشان سی آواز سنائی دی۔

"جو کچھ آپ کو بتایا گیا ہے وہ سچ ہے اور یہ سب کچھ آپ کی وجہ سے ہو رہا ہے"...... صدیقی کی آواز سنائی دی۔

"میری وجہ سے"...... عمران نے جواب دیا اور اسی لمحے وہ سٹنگ روم میں داخل ہو گئے۔

"ارے واقعی یہاں تو واقعی سب اکٹھے ہیں۔ کیا مطلب۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے میری زندگی میں یہ کیسے ممکن ہے"...... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب آپ نے چیف کو جولیا، تنویر اور صفدر کے خلاف رپورٹ دی ہے کہ انہوں نے ٹیم لیڈر کے حکم کی خلاف ورزی کی ہے۔ دی ہے ناں رپورٹ"...... صدیقی نے کہا۔

"ہاں لیکن اس رپورٹ کا شادی سے کیا تعلق"....... عمران کے چہرے پر حیرت تھی وہ اس طرح آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر سب کو دیکھ رہا تھا جیسے اس کی آنکھوں کی اچانک بینائی چلی گئی ہو جبکہ سب خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔

"آپ کو معلوم ہے کہ آپ کی اس رپورٹ کا کیا نتیجہ نکلا ہے"۔ صدیقی نے کہا۔

"مجھے کیسے معلوم ہو سکتا ہے۔ جو نتیجہ نکلنا ہے بہرحال چیف نے ہی نکالنا ہے لیکن تم تو کہہ رہے تھے کہ یہاں شادی ہو رہی ہے لیکن مجھے تو محسوس ہو رہا ہے کہ یہاں شادی کی بجائے کسی کی قل خوانی ہو رہی ہے"....... عمران نے کہا۔

"جو مرضی آئے سمجھ لیں۔ بہرحال میں آپ کو تفصیل بتا دیتا ہوں"....... صدیقی نے کہا اور پھر اس نے وہ ساری باتیں دوہرا دیں جو عمران نے خود ہی صفدر سے کی تھیں۔

"اوہ۔ اوہ ویری گڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ چیف مجھے اتنی اہمیت دیتا ہے۔ واہ لطف آگیا"....... عمران نے یکلخت مسرت بھرے لہجے میں کہا اور سب اس کے اس انداز پر یکلخت چونک پڑے۔ ان سب کے چہروں پر پتھریلی سنجیدگی عود کر آئی تھی۔

"تو آپ کو اس بات کا افسوس نہیں ہے کہ آپ کے ساتھیوں کو موت کی سزا دی گئی ہے"....... صدیقی نے بھی اس بار سخت لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"موت کی سزا۔ کیا مطلب۔ موت کی سزا درمیان میں کہاں سے آ گئی"....... عمران کے لہجے میں حیرت تھی۔

"چیف نے صفدر کو حکم دیا ہے کہ وہ تنویر اور جولیا کو گولی مار دے اور ظاہر ہے جب چیف کوئی حکم دیتا ہے تو اس پر عمل درآمد تو ہوتا ہے"....... صدیقی نے کہا۔

"ہاں ہوتا تو ہے لیکن ارے ہاں۔ واقعی یہ بات تو میں نے سوچی ہی نہ تھی۔ اوہ۔ تو تم اس لئے یہاں اکٹھے ہو تاکہ سزا پر عمل درآمد سے پہلے پیشگی فاتحہ خوانی کر لی جائے۔ ہاں ٹھیک ہے زمانہ بڑا بے حس ہے بعد میں کوئی کرے یا نہ کرے"....... عمران نے کہا۔

"تم ذلیل اور گھٹیا ہو۔ مجھے تم سے نفرت ہے۔ شدید نفرت۔ نکل جاؤ یہاں سے ابھی اور اسی وقت"....... یکلخت جولیا نے بپھرے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ارے اسے کیا ہو گیا ہے۔ کیا اس کے ذہن پر کوئی اثر ہوا ہے۔ چچ۔ چچ۔ بڑے افسوس کا مقام ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف کا ذہنی توازن خراب ہو جائے"....... عمران نے بڑے افسوس بھرے لہجے میں کہا۔

"میں مرنے سے پہلے تمہیں گولی مار دوں گا۔ سمجھے"....... تنویر نے بھی غصیلے لہجے میں کہا۔

"ارے اگر تم مرنا نہیں چاہتے تو اس میں اتنا غصہ دکھانے کی کیا بات ہے۔ چیف سے کہہ دو کہ تم مرنا نہیں چاہتے۔ بس بات

ختم"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"چیف اپنے حکم کی تعمیل کرانا جانتا ہے اور یہ بات آپ بھی سمجھتے ہیں عمران صاحب"...... صفدر نے یکلخت گمبھیر سے لہجے میں کہا۔

"کمال ہے نہ اس طرح مانتے ہو نہ اس طرح۔ اب بتاؤ میں کیا کروں"...... عمران نے بڑے بے بس سے لہجے میں کہا۔

"ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ مرنے سے پہلے جولیا اور تنویر کی شادی کر دی جائے اور یہ دونوں بھی تیار ہیں اس لئے آپ کو بلایا تھا"۔ صدیقی نے پرامید نظروں سے عمران کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ پھر تو یہ دونوں جنت میں بھی اکٹھے رہیں گے۔ اوہ نہیں ایسا نہیں ہو سکتا"...... یکلخت عمران نے کہا تو سب کے چہروں پر یکلخت امید کی کرن سی پھیل گئی۔

"ایک شرط پر ایسا نہیں ہو سکتا کہ آپ چیف کو کہہ کر یہ حکم واپس کرائیں"...... صدیقی نے کہا۔

"چیف میری بات نہیں مانے گا وہ ایک نمبر ضدی آدمی ہے۔ اس نے آج تک میرے باوجود انتہائی منت خوشامد کے کبھی کوئی بڑا چیک نہیں دیا تو اب کیسے میری بات مانے گا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آپ اپنی رپورٹ واپس لے لیں"...... صدیقی نے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ وہ مجھے گولی مار دے تو تنویر اور جولیا جنت

سے پہلے یہاں بھی اکٹھے رہیں۔ نہیں ایسا نہیں ہو سکتا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو پھر آپ خود ہی سوچیں کہ کیا ہونا چاہئے"...... صدیقی نے کہا۔ اس کے لہجے میں امید موجود تھی۔

"ایک حل ہو سکتا ہے کہ میں سر سلطان کو اطلاع دے دوں۔ سر سلطان اصول پسند آدمی ہیں وہ کیسے برداشت کر لیں گے کہ کسی پر مقدمہ چلائے بغیر اسے موت کی سزا دے دی جائے اس طرح معاملہ ختم ہو جائے گا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"چیف کے پاس اپنے حکم کی تعمیل کے سینکڑوں طریقے ہیں عمران صاحب۔ سر سلطان کیا کر لیں گے"...... اس بار صفدر نے کہا۔

"بات تو تمہاری ٹھیک ہے لیکن اب تم بتاؤ کہ کیا کیا جائے۔ ویسے ایک بات ہے تم نے ٹیم لیڈر کے حکم کی خلاف ورزی کی ہی کیوں تھی"...... عمران نے کہا۔

"میں نے جو کچھ کیا ہے وہ پاکیشیا کے مفاد میں کیا ہے اور بس"۔ تنویر نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ کل پاکیشیا کے مفاد میں چیف کو گولی مار دو۔ سر سلطان کو گولیوں سے اڑا دو۔ یہ کیا بات ہوئی"...... عمران کے لہجے میں یکلخت سختی عود کر آئی تھی۔

"عمران صاحب پلیز واقعی ہم سے غلطی ہو گئی تھی اور ہم وعدہ

کرتے ہیں کہ آئندہ ایسے نہیں ہو گا"...... صفدر نے کہا۔

" دیکھو یہ ضروری نہیں ہے کہ میں ہی ٹیم لیڈر رہوں۔ میں تم سے پہلے مر سکتا ہوں۔ موت کا کسی کو علم نہیں ہے۔ کل تم میں سے کوئی بھی ٹیم لیڈر بن سکتا ہے اور جس ٹیم کے ارکان اپنے لیڈر کے احکامات کی خلاف ورزی کریں وہ ٹیم کبھی کامیاب نہیں ہو سکتی اور ٹیم کی ناکامی پاکیشیا اور اس کے کروڑوں افراد کی ناکامی کا موجب بن سکتی ہے اس لئے تم یہ نہ سمجھو کہ میں اپنے حکم کی خلاف ورزی کے لئے ایسی بات کر رہا ہوں۔ یہ ایک اصول کی بات ہے اور شاید اسی لئے چیف نے اپنے دو بہترین ممبرز کو اس انداز میں موت کی سزا سنا دی ہے ورنہ میں جانتا ہوں کہ اسے جتنا خیال ٹیم کے ممبرز کا ہوتا ہے اس کا عشر عشیر بھی وہ اپنا نہیں کرتا"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" ہمیں اپنی غلطی کا اعتراف ہے۔ آئندہ ایسا نہیں ہو گا"۔ جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی تنویر نے بھی کھل کر اعتراف کر لیا۔

" اوکے اگر تمہیں اس بات کا احساس ہو گیا ہے تو میرے خیال میں اتنا ہی کافی ہے۔ چیف کو بھی وارننگ دینی چاہئے تھی۔ میں ٹیم لیڈر ہوں وہ مجھ سے پوچھے بغیر ٹیم کے ممبرز کو ایسی سزا کیسے دے سکتا ہے۔ میں کرتا ہوں اس سے بات"...... عمران نے کہا اور فون کی طرف ہاتھ بڑھا دیا۔

" نہیں عمران صاحب آپ اس انداز میں بات نہیں کریں گے۔

اس طرح چیف مزید بگڑ جائے گا"...... صفدر نے رسیور پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

" تو پھر تم بتاؤ کیا کیا جائے"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" اور جس انداز میں چاہیں بات کریں لیکن اس انداز میں نہیں"۔ صفدر نے کہا۔

" اوکے ٹھیک ہے۔ اب کیا کیا جائے۔ جولیا اور تنویر نے پروگرام ہی ایسا بنا لیا ہے کہ جس کو روکنے کے لئے چاہے مجھے چیف کے پیر کیوں نہ پکڑنے پڑیں یہ پلان تو بہرحال ختم کرانا ہو گا"۔ عمران نے کہا اور سب کے چہرے یکلخت کھل اٹھے کیونکہ ان سب کو معلوم تھا کہ عمران میں بہرحال ایسی صلاحیتیں موجود ہیں کہ وہ چیف کو اپنا حکم واپس لینے پر مجبور کر سکتا ہے۔ شرط صرف اس کے آمادہ ہونے کی تھی۔

" ایکسٹو"...... عمران کے نمبر ڈائل کرتے ہی دوسری طرف سے ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی چونکہ لاؤڈر کا بٹن پہلے سے پریسڈ تھا اس لئے دوسری طرف سے آنے والی آواز سب کو بخوبی سنائی دے رہی تھی اور ایکسٹو کی آواز سنتے ہی سب نے بے اختیار سانس روک لئے تھے۔

" علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ عمران نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ تمہارے پاس یہ ڈگریاں ہیں اس لئے انہیں دوہرا کر میرا وقت ضائع مت کیا کرو۔ بولو کیوں کال کی ہے"۔ ایکسٹو کا لہجہ کاٹ کھانے والا تھا۔

"جناب جس کے پاس ڈگریاں ہوتی ہیں وہ دوہراتا ہے جس کے پاس نہیں ہوتیں وہ بے چارہ تو اپنا اصل نام تک نہیں بتا سکتا"...... عمران نے کہا۔

"کیا مطلب ہوا تمہارا۔ کیا تم مجھ پر طنز کر رہے ہو"...... ایکسٹو نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا اور سب ساتھیوں کے چہرے یکلخت لٹک سے گئے۔ عمران نے بجائے منت کرنے کے الٹا ایکسٹو کو ناراض کر دیا تھا۔

"یہ طنز نہیں ہے جناب۔ ویسے ایک بات ہے اگر آپ کے پاس ڈگریاں ہوں بھی سہی تو یقیناً دو نمبر ہوں گی کیونکہ آپ خود اپنے آپ کو ایکس ٹو کہتے ہیں اور آج کل دو نمبر اسی کو کہا جاتا ہے۔ البتہ ایک ڈگری ایسی آپ کے پاس ہے جو ایک نمبر ہے اور وہ ہے چیف کی۔ اس لئے آپ جناب بجائے ایکسٹو کہنے کے صرف چیف کہا کریں"...... عمران نے کہا۔

"میرے پاس تمہاری فضول باتیں سننے کا وقت نہیں ہے۔ بولو کیوں کال کی ہے"...... ایکسٹو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"جناب میں صفدر کے فلیٹ سے آپ کو کال کر رہا ہوں۔ یہاں پوری سیکرٹ سروس جمع ہے تاکہ جولیا اور تنویر کی پیشگی قل خوانی

کر لی جائے اور جناب تنویر اور جولیا بہرحال آپ کی ٹیم کے ممبرز ہیں کیا آپ اس قل خوانی میں شامل نہیں ہوں گے"...... عمران کا لہجہ بدلتا جا رہا تھا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ ابھی تک صفدر نے میرے حکم کی تعمیل نہیں کی۔ کیوں"...... ایکسٹو کا لہجہ یکلخت سرد ہو گیا تھا۔

"آپ کے حکم کی تعمیل کے سلسلے میں ہی تو قل خوانی ہو رہی ہے جناب۔ ویسے جناب ٹیم لیڈر کے حکم کی خلاف ورزی میں آپ نے ان دونوں کو جو سزا دی ہے وہ واقعی دی جانی چاہئے اور گو آپ نے درست اقدام کیا ہے لیکن جناب ان لوگوں نے جو خوفناک پلان بنایا ہے وہ تو ٹیم لیڈر کے لئے ناقابل برداشت ہے"۔ عمران نے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیسا پلان"...... ایکسٹو نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جناب ان دونوں نے مرنے سے پہلے شادی کرنے کا پلان بنا لیا ہے اور اس طرح مرنے کے بعد ظاہر ہے یہ دونوں جنت میں اکٹھے رہیں گے اور بے چارہ ٹیم لیڈر یہاں جوتیاں چٹخاتا پھرتا رہے گا اس لئے آپ ٹیم لیڈر پر مہربانی فرمائیں اور اپنا یہ حکم واپس لے لیں۔ ویسے جولیا، تنویر، صفدر اور باقی ساری ٹیم نے وعدہ کیا ہے کہ وہ آئندہ ایسی غلطی نہیں کریں گے"...... عمران نے کہا۔

"میں اپنا حکم واپس لینے کا عادی نہیں ہوں۔ باقی ان کا ذاتی

مسئلہ ہے کہ وہ کیا کرتے ہیں اور کیا نہیں"...... ایکسٹو کا لہجہ انتہائی سرد تھا۔

"جناب آپ نے گنتی پوری کرنی ہے تو آپ ایسا کر لیں کہ تنویر کی جگہ یہ حکم میرے لئے دے دیں تاکہ کم از کم جنت میں ہی سہی۔ کوئی سکوپ تو بن ہی جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"غلطی تنویر نے کی ہے اس لئے سزا بھی اسے بھگتنی ہو گی"۔ ایکسٹو نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"لیکن جناب یہ تو بین الاقوامی قانون ہے کہ جسے سزا دی جائے اسے اپیل کرنے کا حق بھی دیا جائے"...... عمران نے کہا تو سب ساتھیوں کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے ۔ انہیں شاید عمران کی اس بات کی سمجھ نہ آئی تھی۔

"میرے حکم کے خلاف وہ کہاں اپیل کریں گے۔ بولو"۔ ایکسٹو نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"اللہ تعالیٰ کے پاس تو اپیل کر سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ہاں ٹھیک ہے۔ بے شک اپیل کریں مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے"...... ایکسٹو نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"شکریہ۔ بے حد شکریہ۔ بس میں یہی چاہتا تھا اب چلو اس خوفناک پلان پر تو عمل نہیں ہو گا"...... عمران نے یکلخت انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا تو وہاں موجود سب ساتھی بے اختیار اچھل پڑے۔

"کیا مطلب۔ کیا تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے۔ سزا پر ہر صورت میں عمل ہو گا۔ سمجھے"...... ایکسٹو نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"جناب ہمارے ہاں ایک محاورہ ہے کہ لو آپ لپنے دام میں صیاد آ گیا۔ مطلب ہے کہ جو جال شکاری نے دوسروں کے لئے بچھایا تھا وہ خود اس میں پھنس گیا اور آپ کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا ہے۔ یہ ایک بین الاقوامی قانون ہے کہ جب تک اپیل کا فیصلہ نہ ہو جائے اس وقت تک سزا کے حکم پر عمل درآمد نہیں ہو سکتا اور اب چونکہ اپیل اللہ تعالیٰ کے ہاں ہونی ہے اور ظاہر ہے اپیل جولیا اور تنویر نے کرنی ہے اس لئے جب یہ اپنی طبعی عمر پوری کر لیں گے اور اللہ تعالیٰ کے پاس پہنچ جائیں گے تو پھر ہی وہاں اپیل دائر کر سکیں گے اور اپیل کی اجازت بہرحال آپ دے چکے ہیں"۔ عمران نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا تو سب ساتھیوں کے چہروں پر انتہائی حیرت اور تعجب کے تاثرات ابھر آئے۔

"بات تو تمہاری ٹھیک ہے لیکن"...... ایکسٹو کی الجھی ہوئی آواز سنائی دی تو جولیا اور تنویر سمیت سب ساتھی بے اختیار اچھل پڑے۔

"جناب آپ سے یہی امید تھی کہ جو بات درست ہے اسے آپ درست ہی کہیں گے۔ ویسے بہتر یہی ہے کہ آپ خود ہی یہ سزا واپس لے کر انہیں وارننگ دے دیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا انہوں نے اپنی غلطی کا اعتراف کر لیا ہے اور کیا انہوں نے

وعدہ کر لیا ہے کہ آئندہ وہ ایسی غلطی نہیں کریں گے"...... ایکسٹو نے کہا۔

"جی ہاں"...... عمران نے جواب دیا۔

"اوکے میں اپنا حکم واپس لیتا ہوں لیکن آئندہ اگر ایسا ہوا تو پھر کوئی بات نہیں سنی جائے گی"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"آپ نے کمال کر دیا عمران صاحب۔ آپ نے تو بڑے بڑے وکیلوں کو مات دے دی"...... صفدر نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ نے واقعی کمال کر دیا عمران صاحب۔ چیف کے پاس بھاگنے کا کوئی جواز ہی نہ رہا تھا۔ آپ کی ذہانت واقعی حیرت انگیز ہے"...... باقی ساتھیوں نے کہا تو عمران نے اس طرح سینہ پھلا لیا جیسے اس نے واقعی کوئی کارنامہ سرانجام دے دیا ہے۔

"یہ سب ذہانت دراصل عمران صاحب نے اپنے مفاد کے لئے استعمال کی ہے"...... اچانک کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"لیکن پلان پر تو بہرحال عمل ہو گا"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب کیا کہہ رہے ہو تم"...... اس بار عمران نے

الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"صفدر ٹھیک کہہ رہا ہے"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا تو تنویر بے اختیار چونک پڑا اور پھر اس کے چہرے پر مسرت کے تاثرات تیزی سے پھیلتے چلے گئے اور عمران نے بے اختیار اپنی کھوپڑی پر خود ہی چپتیں مارنی شروع کر دیں۔

"اور استعمال کرو اپنی ذہانت کو"...... عمران نے ساتھ ساتھ رو دینے والے لہجے میں کہا اور کمرہ سب کے بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔

ختم شد

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور جدوجہد سے بھرپور ناول

مکمل ناول

فیوگی ٹاسک

مصنف
مظہر کلیم ایم اے

فیوگی ٹاسک ایک ایسی تنظیم جو ملک باچان کو توڑ کر ٹکڑوں میں تبدیل کرنا چاہتی تھی۔

فیوگی ٹاسک جس کا اسلحے کے حصول کے لئے پاکیشیا کے ایک گروپ سے خفیہ رابطہ تھا اور پھر یہ رابطہ ظاہر ہو گیا۔

وہ لمحہ جب عمران نے اسلحہ سپلائی کرنے والے پاکیشیائی گروپ اور خفیہ رابطے کو بے نقاب کر دیا۔ پھر کیا ہوا؟

وہ لمحہ جب عمران کو مجبوراً فیوگی ٹاسک کے خلاف حرکت میں آنا پڑا۔ کیوں؟

باٹوش عمران کا دوست اور باچان کا انتہائی فعال ایجنٹ جو کسی طرح بھی عمران سے صلاحیتوں میں کم نہ تھا۔ لیکن درپردہ وہ فیوگی ٹاسک کا ایجنٹ تھا۔

وہ لمحہ جب باٹوش فیوگی ٹاسک کے تحفظ کے لئے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مقابل آ گیا اور پھر عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے ایک ایک لمحہ بھاری ثابت ہوا۔

وہ لمحہ جب کیپٹن شکیل اور باٹوش کے درمیان جسمانی فائٹ ہوئی۔ ایسی فائٹ کہ جس کا تصور شاید عمران بھی نہ کر سکتا تھا۔ پھر کیا ہوا؟ کامیابی کس کے حصے میں آئی۔

انتہائی دلچسپ واقعات، تیز رفتار ایکشن اور سطر سطر پر پھیلے ہوئے
بے پناہ سسپنس سے بھرپور ایک منفرد اور یادگار ناول

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں یکسر منفرد انداز کا انتہائی دلچسپ ایڈونچر

شوشو پجاری افریقہ کے قدیم ترین قبیلے کا وچ ڈاکٹر جو جادو اور سحر کا ماہر تھا۔

شوشو پجاری جو روحوں کا عامل تھا اور اس نے پاکیشیا کے سرداور کی روح پر قبضہ کر لیا۔ کیا واقعی ——؟

وہ لمحہ جب سید چراغ شاہ صاحب نے عمران کو شوشو پجاری کے مقابلے پر جانے کے لئے کہا۔ لیکن عمران نے صاف انکار کر دیا۔ کیوں۔ اس کا نتیجہ کیا نکلا ——؟

قدیم افریقی وچ ڈاکٹروں، جادوگروں اور شیطان کے پجاریوں کے خلاف عمران اور اس کے ساتھیوں کا اصل مشن کیا تھا ——؟

ویلاگو ایک ایسا خوفناک اور دل ہلا دینے والا مقابلہ۔ جس کے تحت خوفناک آگ کے الاؤ میں سے عمران کو گزرنا تھا۔ ایسا الاؤ جس میں سے کسی انسان کے زندہ سلامت گزر جانے کا تصور بھی نہ کیا جا سکتا تھا۔

وہ لمحہ جب آگ کے اس خوفناک الاؤ میں سے شوشو پجاری زندہ سلامت گزر جانے میں کامیاب ہو گیا۔ کیسے ——؟

انتہائی حیرت انگیز، انتہائی دلچسپ، انتہائی خوفناک
اور
دل ہلا دینے والے واقعات سے بھرپور

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

مظہر کلیم ایم۔اے

یکے از مطبوعات

یوسف برادرز
پبلشرز، بُک سیلرز

پاک گیٹ ○ ملتان